ق

فی مسائل الاخلاق

والملقب بہ

حفیظ الفضیل

مولفہ عزیز صمدنی

سنہ ۱۹۴۳ء

مطبوعہ نامی پریس الہ آباد

فہرست مضامین عزیز الآفاق فی مسایل الاخلاق مولفہ عزیز صمدنی

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ

خَيْرًا كَثِيرًا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ○

عزیز الاخلاق کی اشاعت اور اوسکے استحقاق سے زیادہ قوم کی قدردانی نے مجھے یہ حوصلہ دلایا کہ مین مسائل اخلاقیہ کی توضیح اور مباحث تمدنیہ کی موشگافی کا سلسلہ جاری رکھکر قدردان قوم کو اونکی جانب توجہ کی تکلیف دون لہذا مین نے رذایل مع ضداد فضائل اخلاق کو اس کتاب مین بیان کیا کیونکہ فضائل تو اوس کتاب مین مشرح ہین -

مین نے ان امور اہمہ کے اظہار مین کسی شخصی توہین اور ذاتی مخالفت کو مدنظر نہین رکھا بلکہ اوسکو مکروہ جانکر بلا کسی تخصیص و خطاب کے ایک جہاندیدہ کی سرگزشت کے پیرایے مین لکھا اور ناظر شایق کی دلچسپی کو بڑہایا -

دریافت سے مقام کا نام دانش پور معلوم ہوا جس سے خیالاً
کو یقین کا درجہ ملنے کی امید ہوئی اور تصور پیدا ہوا کہ فی الواقع گذشتہ ایام
مین عقلمندون کی یہ بستی ضرور ہوگی جب تو ایسا نام تجویز کیا گیا اسی تخیل
نے یہ حوصلہ دلایا کہ یہان کے باشندونسے ملنا چاہئیے اونکی معاشرت
اور تمدن کا دیکھنا ضروری امر ہے اور یہی دیکھنا مدنظر ہوا کہ ماضیہ کیفیات (جنہون
نے خیالی تصویر کھینچی تھی) اب کچھ باقی بھی ہین اور حالیہ برتاؤ اور موجودہ
انداز کیسا ہے اخلاقی حالت کو تنزل ہے یا کوئی دوسرا رنگ اوسنے بدلا ہے
جا بجا گشت کرتے چکر لگاتے ہوئے چراغ جلنے کے وقت آبادی
کے اندر پہونچنا ہوا ایسے تنگ وقت مین جیسے بنا کچھ نہ کچھ دیکھ ہی لیا جو نادر
تاریخی بات (جسکی سیاحون کو خواہش ہوتی اور اسکے لئے قطع مسافت
بعیدہ کرتے) پائی نہایت غور و تعمق سے ضبط ذہن کر لیا اب یہ فکر ہوئی کہ
کہین قیام کیجئے اور اس کالے دشمن (رات) کے مہمان بنئے اسی تردد مین
عمدہ مقام کی تلاش تھی اور تلاش مین یہ بھی منظور رہا کہ ایسی جگہہ رات بسر ہو
کہ جہان دلچسپی ہو اور سیاح کی یہی دلچسپی ہے کہ تازہ حالات دریافت ہون
یا پرانی کیفیتون کی تحقیق ہو اسی تجسس مین ایک ایسے مقام پر وارد ہوا جسکو
دار العلم کہتے تھے اور جب محلہ کا نام ایسا سنا فوراً ذہن مین گذرا کہ آج مونہہ
مانگی مراد ملی اور اس سے بڑھکر کیا نعمت ملے گی یا ملتی کہ علم ہی کے گھر مین داخل
ہوگیا پس خدا کا شکر کرکے محلہ کے اندر قدم رکھا جس طرف نظر پڑی روشنی ہی
روشنی تھی یہی چراغ بتی کا ذکر نہین علمی طریق سے برقی مادہ کے لیمپ روشن

تھے وہ صفائی تھی کہ رات کو ذرہ اوٹھا لینا کوئی مشکل امر نہ تھا مناسب وسعت
مکانات کی کچھ ایسی واقع ہوئی تھی کہ تازہ ہوا کا ہر وقت آسانی گذر رہتا مکانات
کا خوش قطع ہونا اونکی اونچی کرسی اور طرز عمارت سے ظاہر تھا اور گویا بزبان
حال کہہ رہا تھا کہ بانی اور مقیم عمارت خوش سلیقہ و خوش طبیعت ہے (اگر زیادہ
کہا جائے تو فسانۂ عجائب یا اور کسی کتابی کی مبالغہ آمیز و غلو انگیز باتون کا
اس سچی حالت و عبارت واقعی پر گمان ہو جس سے حال کا انشا پرداز بیزار
ایک مکان کے قریب جا پہونچا ایک نہایت تمیز دار شخص نے تقدیم
کرکے معمولی سلام کے بعد مصافحہ کیا اور مزاج پوچھکر عرض کیا کہ حضرت ظاہری
انداز سے آپ تازہ وارد اور غریب الوطن معلوم ہوتے ہین بہت ناوقت ہو گیا
ہے اگر فرودگاہ کا مناسب انتظام نہوا ہو اور ناگوار خاطر بھی نہو تو اسی گھر
مین شب باشی فرما کے ماحضر کو قبول کیجئے اور میرے آقا و مخدوم مالک خانہ کو
ممنون فرمایئے جنکی جانب سے میری یہی خدمت مقرر ہے کہ جو مہمان اس راستہ
سے گذرے اوسکو تکلیف ورود دیکر التماس قدوم کیا جاوے اور جو ہوسکے
خدمت کیجاوے میرے آقا کو منظور یہ ہے کہ اس پیرایہ مین سیاحون سے ملاقات
ہو اور تجربہ و واقعات جدید سنے جاوین اگر آپ نے میری عرض قبول فرمائی
تو اونکو خبر کرتا ہون وہ آپ کو خود لیجاوینگے اگرچہ اس تقریب کے قبول کرنے
مین کوئی امر مانع نہ تھا مگر اس خیال سے تامل تھا کہ امرا کی صحبت اور اونکے آداب
و تسلیمات و مجرا و کورنشات کی بوچھار ایسی تکلیف دیگی جیسے اوس مسافر کو
برسات کا پانی ایذا دیتا ہے جسکے پاس بارانی اور چھاتہ نہو خادم نے گذرا

حال عرض کیا تو مالک باوقار نے اپنے بڑے لڑکے کو بھیج التماس
قدوم کیا اور اوس نے ان مختصر الفاظ مین عرض کیا کہ اس کفش خانہ کو اعزاز
دیجیے اور سنت ابراہیمی کا ثواب لیجیے اہل سخا ہمیشہ اپنے احسان سے
کسکو محروم نہین رکھتے یہ الفاظ انکسار کچہ ایسے سچے خلوص سے تھے کہ
بے تامل اوسکی معیت قبول کی اور سب لوگ اندر چل ہوے جسوقت احاطہ
اور عام مکانات سے گذر کے خاص مقام تک پہونچے تو دیکھا کہ ایک نگیرہ
نہایت سادہ طور کا بنا ہے جس مین ایشیائی بناوٹ کو بالکل دخل نہین ہان
صفائی اور اوجلاپن ضرور تھا دائین بائین کرسیان اور جابجا گل پڑی تھی
جنپر نہایت نرم و سادہ طریقے کی گابے بچھے تھے فرش نہایت صاف و ستھرا
تھا تخت صدر نشین مقام ممتاز پر لگا تھا مگر نہایت چھوٹا مسند و تکیہ بھی ویسا ہی
تھا آرایش یا سجاوٹ فضول کا نام نہین ایک صاحب نہایت خودداری
اور دلی انکسار کے ساتھ اوسپر متمکن تھے سیدھی سادی وضع نہ رندانہ اور
نہ عالمانہ متوسطانہ سب رنگ ڈھنگ تھا کچی داڑھی مونچھین کتری ہوئین قمیص و
عبائی عربی زیب تن کلاہ چارپاری سر پر بکمال حلم و وقار باعث اعزاز دربار
تھے روشنی سے تمام دیوانخانہ بلکہ تمام محلسرا جگمگا رہا تھا جسوقت مسافر سیاح
کو پیش نظر پایا وہ حضرت مسند سے اوٹھے لب فرش سے لیا اور تکلیف قدم
کا شکریہ بجالائے مزاج پوچھا مصافحہ و معانقہ ہوا کیونکہ معمولی سلام تو پہلے ہی
ہو چکا تھا مسند کے قریب پہونچکر ارشاد کیا کہ اسکو شرف جلوس دیجیے سیاح
نے نہایت ادب سے بہر تقریب و رسم استقبالیہ کی نسبت مناسب و

موزون جواب دیا جس سے مالک خانہ کے دلکو مسرت اور اوسکی قابلیت
کا یقین ہوا باوجود اصرار بلیغ کے شریک مسند ہوا اور سامنے ایک کرسی
پر بیٹھکر امیر قدردان کی مسافر نوازی کا شکریہ بجالایا جسکا جواب بھی ویسا ہی
ملا تھوڑی دیر کے بعد سیاح نے رخصت ہونا چاہا تو ارشاد ہوا کہ ابھی تو کچھ
بات چیت ہوئی نہین آپ نے اپنے ذخیرہ تجربات سے کوئی حصہ عنایت فرمایا
ہی نہین ہے پھر آپکا تشریف لیجانا چہ معنی - آمدن با جازت ورفتن بارادت
آپکے ملک کا کیا دستور ہے ورنہ یہان تو آمدن بارادت ورفتن با جازت مشہور
ومعمول ہے غرضکہ یہ اصرار اسقدر بڑھا ہوا پایا گیا جس مین تکلف وتصنع
نہ تھا مجبورانہ کیا بلکہ بمسرت تمام قیام شب قبول کیا بعد فراغ حوائج ضروریہ
دسترخوان بچھایا گیا تو ادب وانکسار سے ہر شخص حاضر ہوا ازانجملہ امیر گردون
حشم کے چند صاحبزادگان والاشان بھی تھے اونکے طرز کلام وطریقہ ادب
سے ظاہر تھا کسی بڑے لایق اتالیق کے تعلیم دیے ہوئے اور اپنے تہذیب
یافتہ پدر عالیقدر کے زیر سایہ شفقت تربیت پائے اور فیضان خدمت اکابر
علما کا پھل کھائے ہوئے ہین جس وقت یہ نونہالان باغ کامگاری تشریف لائے
تقدیم کرکے سلام کیا اور مستفسر حالات سیاح ہوئے اور ایسا طرز وانداز برتا
جس سے سیاح دوست ومسافر پسند طبیعت پائی گئی امیر عالیقدر کا ارشاد
ہوا کہ بعد تناول طعام یہ ذکر چاہیے تاکہ سب کو حضرت کی کیفیت ظاہر ہو جائے
اور مجھے اوس نعمت کا حصہ ملے جسکی تمنا ہے - کھانا بھی ذرا معمولی حد سے
بڑھا ہوا تھا کوئی بناوٹ وتکلف ایسا نہ تھا کہ جسپر یہ مثل صادق آسکے

زکمتی ہتی افسوس کہ وہی قوم بزدل ہوگئی طلب معیشت کی فکر ہی نہین
جس نے چاہا زیر و زبر کر ڈالا اور کیون نہ کر ڈالتے جبکہ اونکی اخلاقی
تعلیم و تمدنی تربیت نامناسب ہے ۔ آہ وہ کالی بلا یادہ کالی ناگن
جسکے کاٹے کا منتر ہی نہین جسکا زہر کسی تریاق سے زایل نہین ہوتا یا
وہ جن اونکے سر پر سوار ہے جسکے اوتار کا عمل کسی تجربہ کار عامل کے پاس
اسوقت نہین انکا رفیق شفیق ہی جسکو اہل علم التعصب کہتے ہین اور میرے
پندار مین وہ حکم العادۃ کالطبیعۃ کا رکہتا ہے جسکے لئے بزرگ مصلح قوم
سعدیؒ کا قول درست ہے ع خوے بد در طبیعتے کہ نشست ٭
نرود جز بوقت مرگ از دست ۔ اور میرے نزدیک تو اسوقت مرگ
سے بہی بدتر حال ہے اس سے تو موت ہزار ہا درجہ عمدہ ہے اور
سنئے ہر ایک کو یہی دعوی ہے کہ تعصب کا اثر ہم تک نہین پہونچتا مگر ذرا
غور سے تو کیا سرسری طور پر اوسوقت خود امتیاز کر لے کہ جسوقت کوئی
منصف مزاج صلح پسند نیک خو کم گو خیر جو صائب و متین و حلیم الطبیعۃ
کوئی کلمہ راست بے زریغ و تعصب بلکہ بلا رو رعایت کہتا تو حد مرتبہ
پیچ و تاب کہا کر رہجاتے برو کہنے کے مجال کہان سے لائین نہ وجاہت
ظاہری و نہ مادۂ علمی اور نہ معاشرت مجلسی اور نہ طریق سخن گوئی و نہ لہجہ
فصاحت و نہ مذاق بلاغت کمزور اور مار کہانے کی عادت مشہور ہے
کیا کہین اور کیا لکہین مگر پیٹہ پیچہے کے بڑے بہادر سورمان جو دل
مین آیا بک دیا بڑی آن وبان سے ارشاد کر رہے ہین کہ ابی بڑے

عبارتون کو ذرا درست کر کے جلا و رونق دیجئے اور نیز خطیر اشاعت مین
صرف فرمائیے یہ بھی نہ سہی یہی فرمائیے کہ اشاعت مضامین مفید جس سے
تمدنی و اخلاقی حالت درست ہو یہ کیا کوئی بری شے ہے جس پر آپ لاحول
بھیج رہے ہین کیا آپ تہذیب و تربیت کے مسائل کو برا جانتے اور
کیا فی الواقع وہ ایسے ہی ہین مہربانی کر کے ارشاد کیجئے ممنون فرمائیے
جواب ندارد کچھ ارشاد ہوگا کہینگے تو یہی کہینگے کہ خدا جب ہماری حالت
درست کرنا چاہے گا درست ہو جائے گی کسی کی خیرخواہی کچھ فائدہ
نہ دیگی افسوس کہ یہ جواب ایسا پچر اور بیہودہ ہے جسکا رد تھوڑی سی عقل والا
آدمی کر سکتا ہے جناب کیا خدا نے کہدیا ہے کہ بھلائی مین کسی کی شرکت نکرو
کیا معلمین ملت و امت نے نہین فرمایا کہ خدا نے تمام نعمتین سامنے کر دی
ہین اونکا لینا تمہارا کام ہے اور نعمتین کبھی بیعقلی سے کسی کو ملین ہین ذرا کہو تو
شامت و ادبار کے خوندر ہونا چاہئے جبکہ یہ مسلم ہے کہ ؎

بے اجل گرچہ کس نخواہد مرد ٭ تو مرو در دہان اژدرہا

اور مین اس قول پر قربان ہون ؎ اگر بینم کہ نابینا و چاہ است
وگر خاموش بنشینم گناہ است ۔ حضرت یہ فرمائیے الدال علی الخیر
کفاعلہ کس کا ارشاد ہے پھر کیون نہ مین راہ نیک بتلاؤن کیسے چپ ہون
چاہ جہالت مین سب قوم گری جاتی ہے ضلالت کا سامنا ہے کسطرح
اوس اندھے کنوئین کو بند نہ کرون یا تدبیر بیدار کرنے کی نہ بتاؤن ع
بنی آدم اعضاے یکدیگر اند ۔ کا مقولہ اگر سچا ہے تو میری حمیت ایمان

کا تقاضا یہ ہے کہ اونکی تکلیف و عسرت دیکھکر ملال کرون اور اونکے
رنج و مصیبت کی فکر کرون اور جبکہ تمام بنی نوع انسان ایک ہی
ہین پھر کیا وجہ ہے کہ آپ شریک میرے نہین ہوتے اگر آپ بنی آدم
کو اعضای یکدیگر نہین سمجھتے تو اسکی دلیل کیا ہے ورنہ میرے پندار مین تو یہ ہے
ع چو عضوی بدرد آورد روزگار * دگر عضوہا را نماند قرار
مگر جناب اسکا جواب کبھی عنایت نہوگا ہان اگر ارشاد ہوگا تو یہی کہ
اس درد سر سے کیا فائدہ ہے علحدہ بیٹھکر خدا کو یاد کرنا چاہئے۔ آہ کہ
اس طوفان بے تمیزی کا تموج کیسا الم انگیز اور ایذا رسان ہے جسکو ہر عاقل
جانتا ہے خدا کی عبادت یہی ہے کہ جب قوم پریشان ہو تو اوسکی [illegible]
و صلاح بقدر امکان کرے قوم کی گمرہی اور نادانی موروث تمام ذمایم
و قبایح کی ہے بلکہ سکوت ایسے وقت مین خدا کا کفران نعمت ہے یا
نافرمانی ہادیان امم ہے یہ کوئی نہین بتلاتا کہ ایسے حضرات مادرزاد
تربیت یافتہ پیدا ہوئے تھے یا کہ اونکی والدین نے کچھ تعلیم تہذیب کی
دی تھی اگر ایسا ہے تو کیون اپنی اولاد کو محروم رکھتے کیون اونکو بہائم
بناتے ہین کیا وہ اسی بخشش کے سزاوار و مستحق ہین ہرگز نہین اونکو تو
ایسی والدین کے طریقہ کو ناپسند کرنا چاہئے اور یہ کوئی عقوق نہین کیونکہ
دینی امور مین خلاف رائے والدین کرنے سے کوئی بیٹا عاق نہین سمجھا
جاتا گو کہ اپنی پندار ناقص مین جاہل والدین کچھ ہی سمجھین سمجھا کرین اونکی
سمجھ خدا انکو ہی مبارک کرے اور اونکا سایہ کسی پر نہ ڈالے بس جناب

پر فائز ہوتا کس باغ کی مولی ہے۔ اسراف وفضول خرچی اوسکے لئے تنگی اور
بدسلیقہ طور پر اپنے مصارف کو پورا کرنا اور اوس سے محض خیالی اور تہی
خوشی (ناموری) کا اپنے پندار مین بیہودہ صلہ ملنا پھر اس غضب کی
تمنا رحصول ناموری کہ مآل پر نظر کرنا اونکے نزدیک بیعقلی یا بخل و
کمینگی ہے۔ امر اول الذکر کی مدد سے امر آخر الذکر کا وجود ہوا اور پہلے
امر نے اعانت دی اور دوسری بات نے افلاس کا خیر مقدم کیا (دیکھو
نادر شاہ ہندوستان مین کیسے آیا محض بادشاہ ہند کی غفلت اور عدم حزم
نے اسکا خیر مقدم کیا بعض اراکین دولت نے مدد کی اگر محمد شاہ بیدار مغز
وخوش انتظام ہوتا مقدور تھا کہ اعضا رسلطنت ارادہ ایسا کرسکتے بس
حضرت اسوقت افلاس وادبار نے قومی حالت کو زیر و زبر کیا اور
کرے تو داخل استعجاب نہین وہ تو ہمارے ہی کردار ہین ہماری کرتوت
سے ہم پر تہیدستی و دست نگری نے غلبہ پایا ہی اور وہ غلبہ ایسا ہر غیر
محدود ہے (الا ماشاء اللہ) یہ تو فرمایئے کہ آپ سے کس نے کہا تھا کہ
اپنے مداخل ومخارج پر نظر نکرین تھوڑی حیثیت اور شاہانہ طبیعت خرابی
کی علامت۔ مشہور مثل ہے۔ سو روپیہ کی نوکری ہزار روپیہ کا خرچ
حوصلہ یہ کہ چیف جسٹس کی کوٹھی سے بڑھکر ہمارا گھر ہو فیچر اون سے
بڑھا رہے اب فرمایئے اگر یہ حوصلہ ہے تو کیسی گذر ہوگا سو روپیہ کے

٭ سچ ہے کہ انسان کچھ کھو کر سیکھتا ہے اور وہی خوشی نے تو قوم کو برباد کردیا ۱۲ مولف

مقدرت یہ نہین ہوسکتی کہ ہزارون کا ہم پلہ ہو حوصلہ بجھانے کے لئے
بجز اسکے کہ نا جائز کمائی کیجائے کہان سے روپیہ آئیگا اگر شامت
بخت نے یہ سوجھا یا رشوت لی موقوف ہوئے قیدخانہ تشریف لے گئے
مہاجن نے تمام اثاث البیت نیلام کرایا بال بچے دربدر حیران و پریشان
پھر رہے ہین میرے نزدیک یہ مصیبت اپنے ہاتھون سے خریدی گئی
اور کیون نہ خریدی جاے تعلیم و تربیت تو بیقاعدہ ہوئی ہے اپنے بدعادات
کی اصلاح کی طرف کبھی توجہ ہوئی اور کیسے ہوتی جبکہ اخلاقی مباحث
سے حضرت کو جانی عداوت آغاز شعور سے ہے مذہب و حکمت کو ایک
کبھی نہ سمجھا بلکہ یہی سمجھا کہ مذہب ہی سے خرابی و تباہی قوم پر نازل ہوتی
ہے اگر علم ہوتا تاریخ کی کتابین دیکھتے سوانح اکابر قوم و اخیار امت کی
دیکھتے اور کچھ غور و خوض سے کام لیتے یا اب لین ہم دیکھین کہ قوم (یہان
میری مراد عمومًا ہے) کس طرح بہرہ ور اور فائز المرام نہین ہوتی مصلحین امت
کا ارشاد ہے کہ جب انسان اپنے نفس کے جانب توجہ کریگا اور اوسکی تمام ہمت
بہجانے گا بہبود اوسکو ہوگی اور غیر کو بھی فائدہ پہونچے گا (یہان قضیہ
بالعکس ہے) اصلاح نفوس کہ جس سے فضائل محمودہ پیدا ہوتی اور مکارہ
خبیثہ دفع ہوتی حضرات کے ذہن مین نہین میرا مزعوم یہ ہے کہ نام کبھی تو
سنا ہوگا - مہذب قوم کی محض لباس و پوشاک و تراش و خراش کے
اختیار کرنے سے تہذیب نہین آجاتی کیا کوئی لال ٹوپی پہننے وار
پہننے سے ترکی اور کیا کوٹ پتلون لباس یورپین سے یورپین

ہوسکتا ہے ہرگز نہین ہوسکتا پوشاک جیسی چاہے انسان پہنے مجھکو
بحث نہین کلام تو یہ ہے کہ محض پوشاک پہنے سے ادعار تہذیب نہین
ہوسکتا بہتر ہے کہ دماغی اصلاح اور تزکیہ نفوس کیجانب بھی ہمت صرف
کرے اور اگر محض ڈریس بدلا اور مہذب ہوگئے تو حضرت بہروپیا اعلی
درجہ کا مہذب ہے ہان اخلاقی حالت درست ہے تو کیا کہنا اسی
کے لئے ہر لیفارمر قوم جان دے رہا ہے مین کس شمار و قطار
مین ہون -

جناب سیاح صاحب کہان تک سمع خراشی حضور کی کرون اور
کہان تک قومی نوحہ سناؤن میری دماغ سوزی اور میری خیرسگالی و قومی
ہمدردی و خیرطلبی و نیک خواہی تنہا کیا کرسکتی ہے مثل مشہور ہے کہ اکیلا ہنستا
اور روتا برا برہو اور ایک شخص کی قوت سے پہاڑ ہٹ نہین سکتا کیا
فرہاد کی کوہکنی سے شیرین ملی ہرگز نہین مگر ہان اوسکی طلب سچی تھی
ہمت باندہکر پہاڑ کھودنا شروع کردیا خدا ہر مصلح و خیرخواہ قوم کو ایسی ہی
ہمت عنایت کرے اور وہ یکدیگر ہوکر اپنی قوم کے جان نثار ہو جائین
اگرچہ رات تھوڑی رہگئی ہے مگر میرا جوش کم نہین حوصلہ کو
خضر کہان زبان تھکی مگر دل فرومانده نہین ہوا یہی چاہتا کہ آپ سی قدسوات
کے روبرو برابر عرض کئے جاؤن -

سیاح - حضور نے یہ کیا ارشاد کیا رات اور دن کو مین ہمیشہ اپنا ہی سمجھتا ہون
بشرطیکہ مشاغل خلاف طبیعت منوکسل اور واماندگی میرے پاس

بھٹکے کیا مجال دن بھر ماستہ چلا روح کو غذا نہین ملی تھی مردہ کی طرح طبیعت
سیری ہو گئی الحمد للہ کہ اوسکا تلافی خوب ہوا ایسے ایسے نادر خیالات اور
معقول نتائج اور مصالح قومی تو میری کیا بلکہ کسی کے دماغ مین نہونگے
جو آج حضور نے سنائیے خدا آپکو کامیاب کرے اور طلب صادق کو
استحکام دے اگر تکلیف نہو (کیونکہ امرا نازک مزاج ہوتے) تو کچھ اور
بھی ارشاد ہو۔

امیر کبیر۔ یہ کیا ارشاد ہوا مین اور نازک مزاج زمین و آسمان پلٹا کھا جاے
جب بھی میرے استقلال مزاج مین فرق نہین آسکتا مین مسکین و فقیر میری
طبیعت سے تھکاوٹ کو کیا نسبت کوئی صاحب میری جانب یا میرے
ناقص کلام کیجانب توجہ تو فرمائین پھر دیکھیے کہ کسطرح کی باتین سناؤن
جس سے ہر پست ہمت کے خیالات کو اُمنگ آ جاے پست ہمتی
پہ معنی دار و علو ر حوصلہ سے کام لے اچھا خاصہ انسانیت کا جامہ پہنکر
قوم کی بھلائی کی دھن لگجاے اور کیون نہو صحبت با اثر دارد بھی کوئی
بات ہے خالی از تجربہ یہ مقولہ نہین ہے صرف آپکے خیال سے عرض کیا
گیا تھا کہ سفر فرمائے ہوے آپ تشریف لائے اور آرام بھی نہین فرمایا تھا
کہ مین نے بک بک شروع کردی اور یہ لوگ جتنے ہن وہ سب بھی
بات چیت میری سنتے ہوتے ہین یا یہ فرمایئے کہ اس شیرینی
کا ذائقہ کچھ پائے ہوئے یا کہ میری رفاقت و مجالست
کا اثر لئے ہوئے ہین بلکہ میری نیابت مین یہہ سب

صاحب اور مقامات پر قوم کو تلقین و ہدایت فرماتے اور سوتی ہوئی جماعت
کو جگاتے پھرتے ہین اصل تو یہ ہی کہ مین کچھ بھی نہین ہون انہین لوگون
کی محنت کا نتیجہ یا ثمرہ ہی کہ بعض مقامات مین میری حاضری کی خواہش او استدعا
ہوتی ہے ورنہ مین پہلے ہی کہہ چکا کہ ایک متنفس چہ چیز کیسے اوٹھا ئے
جب تک بہت آدمیون کا زور نہو گرباعتبار کثرت قوم کی یہ معدودے چند
(جنکا شمار انہین پانچ انگلیون پر ہو سکتا ہے) کیا کر سکتے اب وہ وقت
ہے کہ قوم دیگر اقوام مہذب کو دیکھکر عبرت کا سبق لے اپنے رگ حمیت
کو جوش دے اب بھی کوئی وقت نہین گیا ہے صبح کا راہ بھولا ہوا اگر
شام کو منزل مقصود پر آپہونچے تو وہ گم کردہ راہ نہین کہلاتا اور سننے
خوب یاد آیا یہی چرچا ہو رہا ہے کہ ہمارا خدا خفا ہے بہو و کہانسے ہو خیر جو
خدا مہربان ہوتا انکو نعمتین اور دولتین بیحد اور زائد از شمار ملتی ہین لاکہہ کوشش
کرو کچھہ نہو گا مین نے کبھی اس قول کو دوست بھی بسمع قبول ورضا نہیں.
سنا اور نہ اس پوچ و بیچ خیال کو اس قابل سمجہا کہ کبھی کسی کے سامنے
کہا جاے اور اگر زبان سے نکلا تو محض لطف طبیعت یا مزاج کے تقاضے
سے - اس خیال سے کہ خداے تعالی کی تمام مخلوق یکسان ہے سب پر
نظر لطف و توجہ برابر ہی خفگی یا غصہ چہ معنی وارد اور بالفرض محض و سکنڈ
کے لئے خفا ہونا مان لیا جاے تو اوسکا جواب اس سے بہتر نہوگا کہ
تم بھی وہی بات اختیار کرو جس سے خدا خوش ہو اور اوسکی خوشنودی
محض جمع خرچ زبانی سے نہین ہوتی خدا کا خوش کرنا مشکل نہین ہے

جس منشا سے تمہارا [illegible] ہوا ہی اور اوسکے فرایض کو پورے طور پر اور
سچے دل اور پختہ خلوص سے ادا کرو وہ کیا ہین اوسکی عبادت کرو اور اوسکے
بندون کے حقوق کو ضایع نکرو اونکے حوایج اونکے تمنیات کو عمدہ طرح سے
روا کرو اگر کسیکو حاجت مند پاؤ حاجت روائی کا بندوبست کرو اور
اسوقت اس سے بڑھکر ہر انسان کے لئے اور کون مشکل بات ہے
کہ تعلیم عمدہ دیجاے عادات درست کئے جائین خراب خواہش اونکے
آس پاس نہ آنے پاے کھیتی کے اصول اور کاریگری کے مقاصد اہمہ
سمجھاے جائین اور اس اعلی مطالب کے تعلیم آج کل ہر کسیکے معاش
سے جداگانہ نہین ہوسکتی ایک تعلیم گاہ ہونا چاہئے اور ایسے اعلی
مقام کے قائم کرنے اور اوسکے ضروری اسباب و آلات کے فراہمی
کے لئے معقول مصارف چاہئے اور ان امور اہمہ کے لئے مدت معتدبہ
چاہئے کیونکہ پچھلے ڈہنگ کے مطابق طرز تعلیم باقی رکھنا یا سلسلہ
جاری کرنا مناسب زمانہ عندالعقلا وقت نہین ہے تعلیم پر کیا اثر
ہے ہر رسم کا رواج موجودہ حالت پر موزون ہوتا ہین یہ نہین کہتا
کہ پرانے سلسلہ تعلیم کی کتابین ناقص یا اونکے مولف معاذاللہ نافہم
ہین بلکہ میرا زعم یہ ہی کہ بہت بڑے اکمل اور سرآمد قوم تھے انکی تالیف بہی نفع
بخش تہی مگر اوسوقت کے لئے وہ تالیف موزون تھی اور اوس سے بہت
کام نکلتا تہا مگر زمانہ نے رنگ بدلا اوس سلسلہ کی تعلیم سے وقت ضائع
ہوتا اور نفع بظاہر کچھ مترتب نہین بلکہ اب وہ وقت ہی کہ تعلیم ہی عمدہ ہو

اور وقت بھی زیادہ صرف نہو میرے نزدیک یہ غیر مناسب نہوگا کہ نئی
تحقیق کے مطابق جو کتابین تالیف ہوئی ہین اونکو پڑہایے بجاے
غیر مفید شروح و تعلیقات کے پڑہانے مین وقت ضائع نکرے علمی
طریقہ سے جو عملی ذرائع پیدا ہوے ہین اونکا استعمال کرے مناسب
وقت یہ ہے کہ بادشاہ وقت کی زبان سیکھے اور اوس زبان مین جو
علوم ہین اون مین تبحر حاصل کرے کیونکہ مسلم ہوچکا ہے کہ سلطنت کا غلبہ
جب ممالک پر ہوتا ہر چیز پر قبضہ اوسکا ہوجاتا علیٰ ہذا علوم و فنون پر
بھی اقتدار ہوجاتا اور چونکہ سلطان عصر کے ہاتھ مین دولت ہوتی وہ
محقق جمع کرتا یا قدردانی سنکر خود بھی آجاتے تفتیش و تحقیق سے گذر کر
تدقیق مسائل باسانی ہوتی اور لب لباب رہ جاتا اوسکے سیکھنے مین وقت
ضائع نہین جاتا فرض کیجئے کہ آپ کی کتابون مین سب کچھ موجود ہے ذرا
اوسکا عمل دکھلا دیجئے ہرگز نہ دکھلا سکئے گا دولت کے خرچ کی مقدرت
نہین ہے اور وہان سب وسائل موجود ہین دنیا کے علوم اسطرح سیکھے
ہان دین کے علوم رہے اونکو بالقصد حاصل کیجئے اخلاقی حالت بے ان
علوم کے نہین سنبھلتی اور کیسے سنبھلے جبکہ مذہب و حکمت ایک ہی ہے
مگر حضرت دینی علوم مین بھی دشواریان پیدا کردی گئین ہین سیدہا سیدہا
راستہ چلے خالد و بکر کی منشا جرات پر لات مارے خدا کی تنزیل+ اور

+ قرآن و حدیث ۱۲ عزیز

صلحا و ہادیان ملت وقوم کی ارشاد پر عمل کرے اور اقوام تغیر پسند و تحقیق پرور
کے مباحث فضول بلکہ دل آزار و جان گداز کی جانب نظر اوٹھا کر ایک
سنت کیا بھی نہ دیکھے اونکو محض لاشے اور ناقابل قبول سمجھ لے کیونکہ عمر
تھوڑی ہے قوی ضعیف ہین اطمینان مفقود ہے اور مخالف موجود۔
علوم وفنون جدید کے صنائع بدائع ان گنتی ہین۔ جتنے ہوسکے اوسے
حصے لے اور کیسا حصہ کہ خود موجدین کو رشک آئے پھر اگر خدا اطمینان
دے اور طبیعت معنی آفرین کا ساتھ ہو تو اپنے ذخیرہ علمی وعملی سے قوم
کو فائدہ بخشے اور ادہر اودہر چل پھر کر کچھ اپنے تجربہ سے نئی نئی باتین
ایجاد کرے ایسا نکرے کہ اپنے ہی سینہ مین علوم وفنون کے خزانے کو
جمع کرے اور اپنے ہی ساتھ لیجائے اس سے فائدہ کیا اب یہ وقت نہین
ہے کہ اپنی تالیف اور نتیجہ اصابت رائے کو کوئی شخص مخفی رکھے اور نشر
علوم وفنون کے لئے ساعی جمیلہ نکرے علوم وفنون کا اظہار دو ہی طرح
سے ممکن ہے ۱ تالیف جدید کی اشاعت ۲ باقاعدہ تعلیم کا قائم ہونا
جسمین دنیا کے علوم وفنون کے ساتھ مذہبی تعلیم ضرور ہو اور تعلیم مذہبی
ایسے ہو جس سے حوصلہ مکابرہ و دل آزاری کا نہو بلکہ تعصب کی بیخ کنی ہو
اور تفسیر و حدیث کے پڑہنے سے مسلمانون کو حاصل ہوسکتا ہے اور
دیگر قوم کو اپنے ملت ومذہب کی کتب کی جانب رجوع فرمانا چاہئے۔
میری تمنا ہے کہ نیت شب بخیر کل اپنے تجربہ کے مطابق کچھ آپ ارشاد
کرین اس سے قوم کو فائدہ پہونچے گا اور بندہ ممنون ہوگا مین اعلان

اس ضد کا کئے دیتا ہون۔

سیاح۔ مجھے اسقدر قابلیت نہین کہ کچھ کہون اور میرا کیا اعتبار ہے ع مسافر [illegible]
قول ہے مگر انشاء اللہ اگر زندہ رہا تو جیسا ارشاد ہوگا بسر و چشم بجالاؤنگا

جلسہ برخاست ہوا تو میزبان نے سیاح کو فرودگاہ پر پہونچایا اور سامان شب باشی
دیکھکر خدام با ادب کو ہدایت فرمائی کہ حضرت کو کسی قسم کی تکلیف نہو اور آپ اپنی
آرامگاہ کی جانب توجہ فرمائیے۔

مکا[illegible] سیاح

پرجوش بیان۔ مکرم میزبان کے اشفاق کا شکریہ۔ عزیز الاخلاق
علم اخلاق مین جامع کتاب نہین ہے اور اوسکے نقص۔
جو فروگذاشت عزیز الاخلاق مین ہے اوسکے بیان کرنے سے
تکمیل عزیز الاخلاق کی۔ عزیز الاخلاق کی نسبت عام خیالات

سیاح کی پرجوش تقریر

صبح ہی سے مشہور کر دیا گیا تھا کہ دانش پور مین ایک سیاح تشریف لائے
ہین اور دار العلم مین بپاس خاطر روسا و عمائد کی شام کو اپنے تجربہ اور سیاحت کا
نتائج ارشاد کرینگے مغرب کے بعد ٹھیک ساڑھے سات بجے تقریر شروع ہوگی
جسمین مباحث اخلاقی و مسائل تمدنی کا مذکور ہوگا علی الخصوص فضائل محمودہ
کے عکس و ضد کا بیان اس خبر کے مشہور ہوتے ہی ہر شایق سر شام ہی سے آموجود

ہوالمحبوب
وعدہ وصل چون شود نزدیک ✽ آتش شوق تیز تر گردد

جوق جوق سامعین وشائقین تشریف لاتے اور مناسب مقام پر بیٹھتے جاتے
تھے جلسہ کے شروع ہونے کا سب کو انتظار تھا اللہ اللہ کرکے ساڑھے سات
بجے جناب **سیاح** ایک جماعت علماء و عقلا کو لئے ساتھ آئے۔

امیر کبیر والا تدبیر نے حضرت سیاح سے فرمایا کہ جناب یہ سب صاحب
آپ ہی کے دو کلمے سنا چاہتے اور دور دور کے رہنے والے ہین اگرچہ
آپکو تکلیف ضرور ہوگی مگر مصلح اور بہبود خواہ عام ہرگز اپنے تصدیع کا
خیال نہین فرماتے اصلاح قوم کے وسایل و اسباب کے بیان کرنے
مین رات کو رات اور دن کو دن ہرگز تصور نہین کرتے اور جو وقت کہ اسمین
صرف ہوتا اوسکو اپنی بہتر زندگی کا جوہر و خلاصہ اوقات سمجھتے ہین غالباً
میری اس درخواست کے آپ قبول کرنے مین مجھسے زیادہ موجودین کو
ممنون فرمائینگے۔

انبوہ کثیر و جم غفیر - بیشک موجودین کیا تمام قوم مشکور ہوگی مہربانی فرماکے
بسم اللہ کیجیے۔

سیاح - حضرات - آپ کا فرمانا بسر و چشم قبول و منظور ہے مگر میرے سلغ علمی کا
یہ اقتدار نہین کہ آپ جیسے اکابر قوم و علماء کے جلسہ مین کچہ کہون بجز
اسکے کہ بنایا جاؤن اور کچہ نہین۔

امیر کبیر - یہان کون ایسے عالم و فاضل ہین جنکے سامنے آپ جیسا عالم و
جہاندیدہ بات نکر سکے مبلغ علمی نہ سہی (اتھوڑی دیر کے لئے آپ ناخواندہ

سہی) آپکا تجربہ علمی کیا کچہہ کم ہے کیا دانشپور نام سنکر آپ سبہی کو دانشمند
وحکیم وعالم تصور کرتے کیا حضرت دہلی مین سب ہی عالم محدث
حکیم ہوتے۔

جماعت کثیر۔ ہرگز نہین دہلی تو اسوقت حضرت شیخنا وشیخ الکل مولانا سید
محمد نذیر حسین مجمع الحسنیین دام فیضہٗ کی ذات سے آباد ہو جنکی وجہ
سے علوم دین کی اشاعت ہے اللہم زد فزد۔

سیاح۔ جو کچہہ جانتا ہون عرض کرونگا حکم کی تعمیل ہوگی مگر یہ خیال رہے کہ اگر
میری تقریر مین کوئی لغزش یا بیان مین سخن پروری وتعصب کی بو آئے
تو روک دیا جاؤن اچہے سنئے۔

میزبان کی اشفاق کا شکریہ

حضرت۔ قبل اسکے کہ میرا سلسلۂ مکالمت شروع ہو اپنے میزبان ہکریم غریب نواز
مسافر پرور سیاح دوست کا شکریہ ادا کرتا ہون جنہون نے میرے حال پر توجہ فرما
کے اپنے دولت خانہ مین جگہہ دی میری حالت زار کا خیال نہ کیا اور اپنے دربار مین
شرکت کی دولت اعزاز بخشی اور سب سے بڑہکر تو یہ مہربانی کی کہ تر لقمے کہلواتے
ورنہ رات کو کہان ٹہوکرین کہاتا پہرتا۔ بی بی بہٹیاری کی ناز برداری کرتا پہر تمام
جسم کو نذار د کردیتے اور سب سے زیادہ احسان یہ ہے کہ میرے معظم میزبان محتاج
پرور نے اپنے عالی خیالات کی نعمت سے مجہے ذاتی حصہ دیا اپنے امیرانہ معاشرت
کا خیال نفرمایا میری ہدایت کے لئے وہ وہ نکات ارشاد کئے کہ سبحان اللہ سبحان اللہ
ع عمرش دراز باد کہ ذاتش غنیمت است۔ اور سب سے زیادہ مجہے فخر ومباہات
کا یہ موقع ہے کہ ایسے عالی دماغ بیدار دل نے مجہے اس قابل تصور کیا کہ تمدن

و اخلاق کے مقاصد کو بیان کرون اور اپنے اون خیالات کا اظہار کرون جو ایک بڑے سیاحت عالم و مصاحبت صلحا سے میرے دماغ مین متمکن ہین گو کہ مجھسے پہلے بہت لوگ کہہ چکے اور لکھا چل بسے۔

میرا سلسلہ کلام یہ ہے کہ مین نے علم اخلاق مین صدہا کتب دیکھے سوانح عمری اور روزنامے سیاحون کے بھی میری نظر سے ان گنتی گذرے مگر حسب زمانہ کوئی کتاب ایسی جامع نہین پائی جسمین ضروری مقاصد ہون اور پہر اسفار قدیم کی جانب ضرورت توجہ نرہی گو یا کوزہ مین سا تون سمندر بند ہون بیشک حنین و بو علی اسکویہ و طبرسے و فخر رازی و غزالی و ظہیر و ناصری و جلالی بڑے بڑے مبسوط رسالہ لکھہ گئے مگر اب وہ کیا ہمکو مدد دیسکتے نہ ہم اسقدر عربی جانتے اور نہ اتنی فارسی سمجھہ سکتے جو اصطلاح اونکی عبارت کی جان ہکین اور جب یہ نہین تو کیون نہ قوم کند نا تراشیدہ رہے رذایل خبیثہ کا کیسے غلبہ نہو بالضرور اب اس جانب توجہ ہو چلی ہے مگر ہنوز دہلی دور است ۔ میرا اقتضائے طبیعت اسوقت یہہ ہے کہ انہین مسایل کو بیان کرکے آپ کی سمع خراشی کرون۔

جماعت کثیر۔ یہ کتاب جناب نے ملاحظہ نہین کی تمام دنیا پہرے گھر کے اندر اونٹ تلاش نہ کیا حضرت یہ کتاب کیسی ہے جسکا نام عزیز الاخلاق ہے جسپر علما نے تقریظین لکہین جنسے ظاہر ہے کہ یہہ کتاب جامع و حاوی تمام اصول اخلاق و تمدن کی ہے آج کل جسکی ضرورت تھی وہ اسمین ہے

عزیز الاخلاق مکمل و کافی کتاب اخلاق نہین ہے

+ آخر مین اس کتاب کے ملاحظہ کیجیے ۱۲ سید محمد

جسکا بھی جا بجا تلاش کرے اور اس مرتبہ اس کتاب کی ایسی خواہش ہوئی کہ ہاتھوں ہاتھ
چند روز مین سب جلدین لوگون نے لے لین اور کیون نہ اوسکی خواہش
ہوتی جبکہ وہ جس امر کے لئے تالیف ہوئی ہے اوسمین اپنا آپ ہی نظیر
ہے اب اگر آپکے نزدیک وہ ان صفات سے خالی ہے جنکا ادعا اکابر
علما نے کیا ہی تو ارشاد کیجیے اور ہم سب کو احسانمند بنایئے اور اگر ایسے
مطالب نہین تو سکوت فرماکے یہ الفاظ واپس لیجیے کہ کوئی کتاب آجکل کے
حالات کے مطابق اخلاق مین نہین ہے۔

عزیز الاخلاق کی فروگذاشت کا بیان

سیاح۔ بزرگانہ نئے مین کتاب یا جماعت علما رکی نسبت جنھون نے اوسکو پسند فرمایا
کہنا نہین چاہتا اور نہ میری طبیعت مین یہ ہے کہ خواہ مخواہ کسی کی تالیف مین
کوئی نقص و سقم نکالون اور اس ذریعہ سے دنیا مین شہرت کا ذریعہ پیدا
کرون مین ہمیشہ اسی کا خواہان رہا اور ہون کہ عمدہ اور اچھی بات سے
تمام قوم کو فائدہ پہونچاؤن بری باتون سے بچانے کا بندوبست کرون
بیشک کتاب اچھی ہے مگر یہ ادعا کہ سب امور اس کتاب مین ہین محض لغو و
بیہودہ ہے ایک بڑی فروگذاشت یہ ہے کہ رذایل خبیثہ جو عکس و ضد فضائل
محمودہ کے ہین بتوضیح تمام بیان نہین کیے گئے اور اگر بیان بھی کیا تو مختصر
اور ایسا اختصار کہ جسمین علاج و تدارک بھی بیان نہین کیے اون اجزا ر
متروکہ کے بیان کرنے کی میری نیت ہے اور اس بیان سے میرا
مقصود نہین ہے کہ اپنی ناموری (وہمی خوشی) چاہون بلکہ اوسی تالیف
رسالہ کا ایک جزو یا ضمیمہ اسوقت اپنے تقریر کو قرار دونگا اور فی الواقع

متمم عزیز الاخلاق

وہ ایسا ہی ہے غالبًا جسکو مولف بھی قبول کریگا اگر آپ صاحبان
کو برا معلوم ہوا ہو تو معاف کیجئے معذرت قبول فرمائیے۔

جماعت کثیر ۔ کسی نے برا مانا اور نہ مانے گا آپ شوق سے بیان فرمائیے۔

منشی زود رقم ۔ مین لکھتا جاؤنگا اور اس کتاب کے ساتھ مجلد کراؤنگا دیر
نفر ملئے ۔

سیاح ۔ مجھے حکمت اور اوسکے اقسام و طریق عمل کی بابت کچھ کہنا منظور نہین
کیونکہ **عزیز الاخلاق** مین بشرح و بسط بیان کیا گیا ہے اور اگرچہ
مجھے زیادہ دعوی نہین مگر مشرح طور پر نکات حکیمانہ مولف رسالہ مذکور
سے بڑھکر کہہ سکتا ہون میری زبان اور نہ میرا تجربہ اور نہ ہمت سخن آرائی
اور نہ حوصلہ مکالمت قاصر ہے ہان اسوقت اطالت کلام اور
اضاعت وقت سے بندہ نفور ہے اور کیون نہو جبکہ کسی فیاض انسان
نے اسکو پسند نہین کیا (یہان فیاض سے مراد فیضرسان عالم ہے
نہ وہ کہ اسراف و بیہودہ خرچ سے اپنے کو نامور ثابت کرتا ہے) اجناس
فضیلت کو بھی مولف نے اپنے مقدور بھر اچھا لکھا طبرسی نے بھی
ایسکے قریب قریب لکھا ہے ہان **عزیز التہذیب** مین ضرور
طبرسی نہین و بوعلی ماسکویہ سے زیادہ لکھا ہے اور کیون نہ لکھتا جبکہ اونکی
اسفار پارینہ صدہا برس کی ہین اور اون سے کئی صدیون بعد وہ کتاب

+ مولف کی مجال کہ قبول نکرے ابھی جناب قبول کیا سر پہ کہا انسان سے بھول چوک ہو جاتی ہان کسی
شیطان صفت کو دعوی معصومیت کا ہوگا ۱۲ عزیز۔

لکھی گئی جسکا الفاظ و اقتباس عزیز الاخلاق مین ہے مین بھی کچھ
اوسی کا انتخاب اپنی زبان مین بیان کرونگا کیونکہ مولف اوسکا اگرچہ
ہندی نژاد ہے مگر عربی زبان مین وہ مبسوط رسالہ ہے اور مین نے حالت
زمانہ کے مطابق اپنے ہی زبان مین ضروریہ مباحث کا ہونا لابدی سمجھا
ہے مولف عزیز الاخلاق نے اگرچہ بذیل اکتساب فضایل حمیدہ
نفوس کا بیان کیا ہے جسمین شرعی طور پر (یا اگر کوئی برا نمانے تو کہہ سکتا
ہون کہ ٹھیٹھ ملّا اصول پر) ذکر ہے شرعیہ طریقہ پر جو تذکرہ ہوا اوس سے
مجھے اختلاف نہین ہے مگر آستانہ ضرور عرض کرونگا کہ اگر اوسمین فلسفی مذاق
ہوتا تو بڑا لطف ہوتا جیسا کہ عزیز التہذیب مین ہے اگر کوئی تھوڑا
کا دوست پیارا یہان موجود ہو اور برا نمانے تو یہ بھی کہونگا کہ اب ملّا طرز
کی تقلید نہین چاہیئے نیا لٹریچر تازہ انشاپردازی حکیمانہ مذاق تحریر
فصیحانہ روزمرہ جب تک نہو کوئی پسند نہین کرتا اور یہ بھی التماس
کرونگا کہ جس ظریفانہ طریقہ سے ضرب الامثال بمدگی بیان کی گئی
اگرچہ وہ بہت برجستہ اور صحیح اور سچے تھے اور پوری ایمانداری سے
بلا کسی اہانت شخصی کے لکھے گئے اور ہر منصف انشا پرداز فلسفی طبیعت
نے پسند بھی کئے مگر مولف کا دل ہی جانتا ہوگا کہ ابنا زمانہ
کس طرح پیش آئے اور اپنے آپ کو مورد کلام سمجھکر خیال کیا کہ شخصی توہین
ہے جسکی نتایج آل مولف کی پیش نظر ہوے ہونگے ماناکہ کیسکی نسبت

۱۲ الحمد للہ کہ حضور کو بھی عزیز التہذیب و عزیز الاخلاق کا مشکور و احسانمند بننا پڑا ۱۲ مولف

خاص خطاب نہ تہا لیکن دنیا دار لے تو ہنین سمجھتے بس مین جسقدر بیان
کرونگا اوس مین ایک خاص طرز ملحوظ ہوگا اور اوسکا سلسلہ کلام
ایسا ہوگا جس مین کچہ نہ کچہ مذاق حکیمانہ ضرور ہو -

آواز - بہلی اصطلاحات حکما کی ایک کتاب بہی آپ اپنی تقریر پر زور کے ساتہہ
منتہی مجلد کر لیجئے پہر بیان کیجئے تاکہ منتہی ارباب کشف و شمس و
عزیز المعطلیات کی لوٹ پوٹ کی ضرورت نہو یا پہر مولف عزیز الاخلاق
کی احسانمندی آج کل کے مڈل پاس کو نکرنی پڑے اور یہ بہی حضور
والا خیال فرمائین کہ اس تعلی کے دعادی کے ساتہہ آپکو کبہی ایسا موقع
نہ ملے کہ جناب کو مولف عزیز الاخلاق کے احباب کی معذرت کرنے
کی ضرورت ہو (خدا آپکو ایسے وقت سے بچائے)

جماعت کثیر - آمین ثم آمین -

سیاح - مجلس کے عنوان برے نظر آتے ہین -

امیر کبیر - ہرگز نہین — یہ سب جان نثار قوم ہین اور جو شخص فیاض زندگی
انکے ترفیہ مین صرف کرے اوسپر یہ لوگ قربان ہوتے ہین اب آیندہ
کوئی کلمہ آپکے مخالف مزاج کوئی نہ کہیگا انشاء اللہ -

سیاح - مین بہی ایسے الفاظ زبان سے نکالنا نہین چاہتا جو کسی کو
ناگوار ہو مگر نفس الامر کی اظہار مین چشم پوشی ظلم انصاف وتہذیب نفس پر
ہے پس سچی سچی کیفیت وحالت کی التماس مین کوئی برا مانے وہ خوش
رہے میری ذاتی حالت پر حملہ کرے مین نہایت ممنون ومشکور ہونگا الا

راست گفتاری چھوڑا ہی اور نہ چھوڑونگا خلاف راستی جو امر ہوتا ہی اوس مین
فاعل کو کیا بلکہ تمام قوم کو آیندہ مضرت پہونچنے کا گمان ہے اور چپ رہنا
موقع کا خیال نرکھنا اس سے بڑھکر دنیا مین بری بات نہوگی سرآمد قوم
اور پیشواے جماعت کے خلاف شان یہ امور ہین عزیز التہذیب
مین ہے کہ دنیا مین جیا کارہی ہے کہ اپنی قوم کا مقتدا ہوکر بہبود عام کے
لئے ساعی ہو اور اس مرتبہ تجمل کرے کہ ایک لفظ بھی نفع رسان زبان
پر نلاے اور اگر موقع پاے تب بھی دریغ نکرے ایسے منحوس کی زندگی
سے کیا فائدہ کسیکو پہونچسکتا ہی ہرگز نہین اوسکی موت ایسی زندگی کے
مقابلہ پر نہایت اچھی اور مناسب ہے تاکہ کسیکو یہ پچھتاوا نرہے کہ ہمارے
سردار نے کچھ نہ کہا جسکے ہم لوگ تسبیح پڑہتے تھے آپ یہ بھی تسلیم کرتے
ہونگے کہ مجرد اس عمل سے کوئی پیشوا قوم نہین ہوسکتا کہ اوسکے ہاتھ پر
عرفی رسم کے مطابق بیعت کیجاے اور سلسلہ ارادت وارشاد قائم وجاری
ہو بلکہ عقلا و مذہب کے نزدیک وہ مقتداء قوم ہے جو اصلاح قوم کرسکے
اندہے کنوئین مین ضلالت وجہالت کے نہ گرنے دے اگر فقید البصیرۃ ہونیکے
سبب سے کوئی چاہ نادانی مین گر پڑا تو اوسکو اپنی حکمت سے نکالے اور
اوس مین ایسا مادہ قابلیت پیدا ہو جاے کہ وہ اوروں کا ہادی ہو
پیشوا قوم ہرگز وہ نہین ہی کہ صرف پیری و مریدی سے اپنی معیشت پیدا
کرے اور معتقدین کو شرعی اور عرفی مصالح نہ بتلاے (اجی جناب

+ یہ کتاب عربی زبان مین مولفہ سید عبد العزیز صمدانی ہی ۱۲ سید محمد ابن موعت

وہ کیا بتلائین حضرت خود ہی کورے ہوتے ہین مردہ دوزخ مین جائے
یا جنت مین پیرجی کو حلوے سے کام ہے اسی پر عمل ہے) پھر جبکہ اکابر
قوم کا یہ حال ہے تو مقلدین اونکے کس شمار مین ہین جسکو زیادہ ضرورت
اس بحث کے دیکھنے کی ہو عزیز السنتہ و عزیز التہذیب
مین دیکھے جسکا خلاصہ یہ بیان کیا گیا ہی مگر افسوس کہ اوسپر عمل نہین ہوا جسکے
لئے قوم کی توجہ چاہئے۔

جماعت کثیر۔ عمل کی آپ نے ایکہی کہی یہ فرماتے کہ بڑے بڑے اہل تصنیف
اپنے ساتھہ یہ داغ لے گئے کہ ہماری تالیف شائع ہوجائے
مگر کتابین صندوقون مین رکھی رہ گئین کیڑون نے کھائین الحمدللہ
کہ مولف عزیز الاخلاق کی تصنیف کثیر النفع کا معتد یہ حصہ شائع
ہو گیا رہا یہ امر کہ واجب التعمیل ہو کہ نہین اسکا امتیاز ہر عاقل کرسکتا ہو مولف
نے اپنے حسن ظن سے بے امید صلہ حسبۃ اللہ سعی و کوشش اشاعت مین کی ہے
ما تاکہ مخالفین معاند یا حاسدین حاقد کی نظر مین بالعکس دکھلائی دے تو سے
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ سے کے مطابق مولف کا کیا
قصور ہے اور اوسکی تالیف مین کیا عیب و سقم ہو گیا۔ + اب وہ مطالب فرمائیے
جنسے ہمارے بصیرۃ کو ترقی ہو اور جنکا وعدہ بھی فرمایا گیا ہے۔

+ میری خوش طالعی ہے اگر قوم نے قدردانی فرمائی ورنہ کبھی کوئی ایسی تالیف شائع ہوئی ہے
جسکو ہر فرد بشر نے اچھی نظر سے دیکھا ہو بلکہ مولف جواب ہوا در جواب لکھتے لکھتے تنگ گئے اور [illegible]
عام سامنے گئے بس ہن کیا اور میری تالیف ہی کیا ہے ۱۲ مولف عفا عنہ

مباحث اخلاق

موضوع علم[1] - اضداد فضائل[2] - شعبۂ فضائل[3] - رذائل اخلاق[4]

موضوع علم کی تعریف

سیاح - حضرات - ہر علم کا ایک موضوع* ہوتا ہی جس طرح علم ہندسہ کے لئے مقدار اور علم طب کے لئے بدن انسان موضوع ہی کیونکہ علماء نے اوسکی یہہ تعریف بیان کی ہے کہ موضوع علم وہ ہے کہ غرض ذاتی کی بحث اوس علم مین کیجائے -

علم اخلاق کا موضوع

پس علم اخلاق کا موضوع حکماء نے نفس انسانی قرار دیا ہے اس لحاظ سے کہ اوسی سے بحسب ارادہ اوسکے نیک و بد افعال صادر ہو سکتے ہین -

عزیز التہذیب مین مذکور ہے کہ جیسے بدن انسان موضوع علم طب ہی اوسی طرح نفس انسان موضوع علم اخلاق قرار پایا ہے کیونکہ حیثیت اکتساب اخلاق محمودہ و دفع اخلاق مذمومہ کو اوس سے خاص تعلق ہے لہذا موضوع علم کا جان لینا لابدی امر ہے اور جبکہ موضوع علم کو نہ پہچانا تو علم کو کسطرح پہچان سکتا ہے پس طالب علم اخلاق کو چاہئے کہ پہلے نفس کو پہچانے کیونکہ نفس ایک دریا ہے جسکی نہرین مسایل اخلاق ہین -

---

* عزیز المنطق مین موضوع و مسایل و مبادی کے مباحث طولانی ہین ۱۲ شوکت علی رضوی

تمام فضائل نفسیہ و رذائل خبیثہ کا تعلق نفوس سے ہے

جبکہ تمام فضائل محمودہ و رذائل خبیثہ کا تعلق نفوس سے ہے اور نفوس کی تعریف اور تمام فضایل نفسیہ کے اجناس کی تفصیل عزیز الاخلاق مین مذکور ہی اگرچہ رذایل کا نام بھی لیا گیا ہی مگر مختصر طور پر۔ پس اضداد و فضایل بیان کر کے شبیہ فضایل (کہ جو دراصل فضائل نہین ہین) عرض کرونگا اوسکے بعد نیت ہی کہ اونکے تدارک و علاج کو بھی بتفصیل بیان کرون† تاکہ امراض متعلقہ کا ازالہ ہو جائے۔

اضداد فضایل

یہ تو مولف عزیز الاخلاق نے بھی لکھا ہے کہ فضائل اربعہ کے اضداد بھی ہین مثلاً جہل ضد حکمت جبن عکس شجاعت حرص مخالف عفت جور عدو سے عدالت اور یہ بھی ہر شخص جانتا ہے کہ ہر فضیلت کی بھی حد معین ہے جسکے اطراف و جوانب اعلی و اسفل مین بے پایان رذایل خبیثہ ہین مین علم ہیئت کے اوس مسئلہ کو اسوقت بیان نکرونگا جس سے مولف عزیز التہذیب نے افراط و تفریط کے حدود قائم کر کے اپنے بیان بسیط کو رونق دی ہے مگر اسقدر عرض ضرور ہے کہ مین صرف افراط و تفریط کو مد نظر رکھکر رذیلت کو بیان کرنا چاہتا ہون جسکی تفصیل یہہ ہے ۔

---

† خدا راست لائے مگر اسوقت تک آپ مولف عزیز الاخلاق ہی کے ممنون ہو رہے ہین اور آپکے وعدہ ونکا ابھی نامنین ہے فضل [illegible] سے ہی عمل ہی فرمائے ۔ ا شوکت علی دہلوی

موازنہ اضداد وفضائل	ضد	فضیلت
	سبکی ونادانی (سفاہت) اور دنیوی امور مین بیعقلی (بلاہت)	حکمت
	بے تامل وغور ہلاکت مین پڑنا (تہور) اور بزدلی (جبن)	شجاعت
	حرص (شرہ) اور بجہنا خواہش نفسانی کا (خمود متمنیات نفسانی)	عفت
	آزار (ظلم) اور مظلوم ہونا (انظلام)	عدالت

تعریف اضداد جو علمار تہذیب الاخلاق نے یہ لکھی ہی۔

سبکی ونادانی غیر واجب یا زاید از مقدار واجب قوت فکری کا استعمال کرنا اور یہ مرتبہ افراط کا ہے اسکو زیرکی وخرووری ومکاری وحیلہ سازی بھی کہتے ہین۔

امور دنیا مین بیعقلی یا حماقت بیکار رکھنا اس قوت کا بالارادہ ہونہ براہ خلقت۔ اور یہ تفریط ہے۔

بیباکی یا بے تامل وغور ہلاکت مین پڑنا (غیر جمیل وناحسن پیشقدمی کرنا) یہ افراط ہے۔

بزدلی اور معرکہ وجنگ سے ڈرنا (یا ایسی چیز سے خوف وحذر کرنا جس سے حذر غیر محمود وناپسندیدہ ہو) یہ تفریط ہے۔

شرہ یا غالب ہونا حرص کا (مقدار واجب سے زیادہ لذات پر حرص کرنا اور اوسکا خواہان ہونا) یہ افراط ہے۔

تمنا وخواہش نفسانی کا فرو ہونا (خمود حظ نفسانی) عقل و شرع نے جن امور کے تقدیم کی اجازت دے اونکے عدم طلب لذت

اور یہ بلادت بعدم غلقت سے ہو بلکہ بے اختیاری سے - ۸۹

سرعت فہم کا درجہ وسط ہے درمیان زود خیالی و دیر فہمی کے

صفائی ذہن وسط ہے درمیان التہاب و ظلمت کے -

سہولت تعلم وسط ہے مابین مبادرت و تعصب کے -

حسن تعقل وسط ہے درمیان صرف فکر و قصور فکر کے -

تحفظ کا درجہ اوسط ہے درمیان قصد (یا اہتمام زاید) و غفلت کے -

تذکر متوسط ہے درمیان درخواست (یا استعراض) اور اوس نسیان کے جسکے فروگذاشت توقف سے مراعات واجب اوسکے لئے لازم آجائین -

علیٰ ہذا القیاس دیگر رذایل انواع دیگر اجناس مین ہین - اور بعض رذایل کا نام بھی مشہور ہو جاتا ہے (مثلاً بیحیائی و بے شرمی یا ایسے محل پر شرم و حجاب کرنا جہان مناسب اور موقع نہو اور شرم بھی کرنا ضروری امر نہو -

یہ دونون حیا کی طرفین ہین -

اسراف و بخل سخا کے اطراف ہین اور عبادت کے جوانب فسق و عبادت شاقہ ہین یعنی ایسی شاقہ عبادت اور محنت بیفائدہ کرنا جسکی اجازت شرع مین نہو اور اوس سے انسان کا دم ناک مین آجائے)

* ایسی چیز کے ادراک کے لئے صرف فکر کرنا کہ جو تعقل مین مطلوب تر زاید ہو اور اوس چیز کے اور کے واسطے فکر و غور مین کوتاہی کرنا کہ جو تعقل تمام مطلوب ہین - وہ واضح ہو کہ مطلوب زاید یہ ہے کہ بحث و مضمون خانگی کیجا سے اور نماز کی بحث مین روزہ کی بحث ہو کما لایخفی عن التبصرۃ الاصول ۱۲ سید محمد

اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی فضیلت افراط کی وجہ سے رذیلت
کی حد کو پہونچے اور وہ ناقص اشخاص کی نظروں میں بالکل ایک سیرت اور
فضیلت محمودہ پائی جائے۔ مثلاً اسراف سخاوت میں اور شجاعت میں
تہور۔ جو افراط ہے اور بخل سخاوت میں اور جبن شجاعت میں تفریط ہے
ایسا ہی حال تواضع و حلم کا ہے میں نے نمونے کے طور پر اسکو مختصر عرض
کیا ہے عزیز الاخلاق و عزیز التہذیب میں غالباً اسکی تصریح ہوگی

شبیہ فضائل

اب میں اون امور کو بیان کرنا چاہتا ہوں کہ جو فی الاصل فضائل
نہیں ہیں بلکہ وہ فضائل سے شبیہ و متماثل ہیں اور جسکو دیکھکر عامی محض
دھوکے میں آکر فریفتہ ہو جاتا اور جب اوسکو یہ کیفیت ظاہر ہوتی نفرت کرتا
مگر اسکا انکشاف بلا تدقیق نہیں ہو سکتا ہے میں نے بہت لوگ ایسے
دیکھے ہیں کہ انمیں فضائل نہیں ہیں اور وہ اس برتاؤ سے پیش آئے کہ ہر شخص
اونکو مجمع فضائل بہیہ و محامد سنیہ تصور کرتا۔

حکمت شبیہ

تذکرہ

اخلاق ناصری میں ہے ایک شخص بالکل مسائل کلیہ کا مجمع نہتا مگر اوس نے
مسائل علم حکمت حفظ اور جمع فی الذہن کئے تھے کہ مناظرہ و مباحثہ کے وقت اون
حقایق کے نکتوں سے (کہ جو براہ چالاکی بطریق تقلید و نقل حاصل کئے تھے) ہر
نکتہ اور باریک بات کو اس طرح بیان کرتا تھا کہ سننے والے متعجب رہتے اور یقین
اوسکے وفور علم و کمال و کثرت فضل پر کرتے تھے حالانکہ وہ فی الواقع ایسا نہ تھا
محض اوسکے معارف و عقاید کا خلاصہ و حاصل صرف شک و حیرت میں ڈالنا انسان کا

+ خالباً کیا بلکہ یقیناً تشریح موجود ہے اب تکلیف نہ فرمائے گستاخی معاف رہے ۱۲ سید محمد

یعنی تہا یعنی جسطرح کہ بندر اور طوطے دینا نے جو ستا اور کرتے دیکہا وہ کہنے اور کرنے
لگے اون مین قوت اختراع نہین ہوتی یا جیسے بچے کہ کسی جوان کو گہوڑے پر سوار
دیکہتے تو آپ بہی لاٹہی یا بانس پر سوار ہوتے ۔ ایک اور حکایت سنیئے کہ ایک مولوی
صاحب تشریف لائے تہے پوشاک عالمانہ طرز وضع عالمانہ انداز امیرانہ تہا حسن محاضرہ
اور لطف محاکات اسمرتبہ تہا کہ اونکے مجلس وعظ مین ہر فریق وملت کے اشخاص بہ رغبت
شریک ہوتے تہے اور وقایق مواعظ اور عالمانہ نکتے پند ونصایح کے ایسے بیان
کرتے تہے کہ ہر شخص اونکے شستہ بیانی پر فریفتہ ہوجاتا تہا کسکی مجال نہی کہ انکو حاکی
کہہ سکتا اتفاقیہ اس فقیر ہرزہ گرد کے زبان سے مضمضہ واستنشاق صایم کی بحث نکل
گئی جنکے مباحث مین نے بیان کرکے ایک قطعی رائے اون سے چاہی چونکہ وہ محض
جاہل تہے اور بجز ترجمہ قرآن مجید کے کچہ نجانتے تہے یا راہ نجات وحقیقۃ الصلوۃ و
مفتاح الجنۃ کے سنے سنائے مسائل اونکے دولت وخزانہ کی کوٹہریان تہین اور
میری بحث اصول فقہ وسنت کے متعلق تہی جسمین توضیح وتلویح ومنار کے حوالے
تہے کیونکہ میرے والد ماجد نے اسمعاملہ مین ایک مبسوط تقریر لکہی تہی اور وہ کسی ایک مولوی
صاحب کی خدمت مین بہیجی تہی اور مین اوسکے خلاف تہا میرا استدلال حدیث
اور اونکا احتجاج رائے پر تہا لہذا وہ مطالب میرے ذہن مین متمکن تہی مین نے
قضیہ کو بالعکس جسوقت کیا اور اقتضا عکس کے نتایج مستخرج کئے تو مولویصاحب گہبرا
کے بغلین جہانکنے لگے اور فرمانے لگے ؎

پاے استدلالیان چوبین بود پاے چوبین سخت بے تمکین بود

پہر جب استدلال کی قوت وتمکین بخوبی دکہائے گئے تو مجہہ سے علحدہ فرمانے لگے کہ

حکایت

اسے قرۃ العین ہوں فقیر واعظ ہوں اکابر کی خدمت خصوص مولانا محمد ولایت علی
صاحب مرحوم خلیفہ حضرت سید احمد صاحب بریلوی کی برکت سے مجھے ایسا ملکہ
ہو گیا ہے کہ وعظ و پند سے اپنی شکم پروری کر لیتا ہوں۔ علم و عمل دوسری شے ہے
مجھے زیادہ نہ چھیڑو ورنہ میرے مرید اعتقاد ہو جاینگے۔

شبیہ عفت۔

ایسا ہی اگر کوئی عمل پرہیزگارونکا ایسے شخص سے سرزد ہو جو عفیف النفس
نہو مثلاً دنیاوی خواہشوں اور لذتوں سے محترز یار و گردان ہو جاسے
یا کسی انتظار کی وجہ سے (عام اس سے کہ مطلوبات دنیا یا آخرت کے
ہوں) کسی ماہیت میں کمی یا فقدان ہو یا آنکہ بعض اجناس کے نہ دیکھنے او
حاصل ہونے سے ذوق محبوب باقی نرہے اور عدم ممارست و تجربہ سے
غافل رہکر مثل جنگلیوں اور وحشیوں اور پہاڑیوں کے ہو جاسے یا کسی چیز
کی خورد و نوش سے ایسی بیماری و کندی قوے میں پیدا ہو جسکے سبب
سے خواہش نفس بہیمہ زایل یا قریب زوال ہو جاسے یا کسی نقصان خلقت
سے پیدایشی خلل ترکیب میں ہو جاسے یا کسی خوف و گھبراہٹ سے
انتشار غالب ہو یا کہ کوئی الم و مرض خاص کسی زیادتی و مداومت سے حادث
ہو جس سے ایسے موانع پیش آجائیں جنکی وجہ سے ایسے شخص کے اعمال
و افعال مثل عفیف اشخاص کے ہوں تو کوئی عاقل ایسے آدمی کو عفیف النفس
نہ کہے گا بلکہ یہ عمل مجبوری بنشار عصمت بی بی از بیچادری کے ہوگا
حضرات حاضرین فی الحقیقت عفیف وہی ہے کہ حد و حق عفت کا
خیال رکھے اور بہ نیت بقاے شخص و نوع انسانی کے بلا امید نفع و

دفع ضرر بقدر حاجت ہر مشتہیات کے نوع و [illegible] سے اگر جو شرعاً [illegible]
ناجائز نہون) متمتع ہو۔

تشبیہ سخاوت

ایسے ہی سخی وہ نہین ہے کہ تمتع کے لئے مال خرچ کرے یا نمود و ریا و
لاف زنی سے بغرض طمع ترقی جاہ و رتبہ قربت حکام دینا یا بالتشدد
دفع ضرر اپنے مال و نفس و ناموس خاندان کے ایسے آدمیون کو
دولت تقسیم کرے جو مستحق نہون یا ایسے اشخاص کو دے جو [illegible]
اور پھکڑباز اور ٹھٹھول کھلاڑی ہون یا بغرض جر منفعت و افزونی دولت
کے تاجرون اور سوداگرون کو روپیہ دے یا ایسے امور مین اسراف [illegible]
کرے جسمین صرف کا موقع نہو اور یہ موقع اونکو زیادہ ہوتا جنکو بے محنت
و صعوبت و خرخشہ وراثتاً ترکہ قرابت مندان سے دولت کثیر ملی ہو یا
کسی آسان طریقہ سے خزانہ ہاتھ لگا ہو۔

تذکر

(تذکرہ) کسی متبنیٰ کو بہت علاقہ و زر نقد دیا گیا اوسنے کبھی زر کثیر نہین دیکھا
تھا شوق چرایا کہ آغا میر (وزیر شاہ لکھنؤ) کی طرح شہرت فیاضی حاصل کرون مشیران
دولت یعنی مصاحبون نے یہ فقرہ جمایا کہ اسباب نشاط اور سامان عیش مین جسقدر
خرچ کیا جاے نیکنامی و ناموری زیادہ ہوگی اس تدبیر کی تعمیل مین یہان تک
اوس نو دولت شوم سیرت بوم خصلت نے مصارف کو بڑھایا اور تبذیر اسقدر
ہوئی کہ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین مین داخل ہوا اور کم مدت مین تمام [illegible]
اور ریاست برباد کر کے میان در بدر پھرنے لگے جناب یہ سخاوت نہین ہوتی غور کرنا
چاہئے کہ مال کی آمد مشکل اور خرچ نہایت سہل ہے عقلا کا قول ہے کہ جس طرح

کوئی شخص نہایت بھاری پتھر ایک بڑے اونچے پہاڑ کی چوٹی پر لیجائے اور وہاں سے
اوسکو ڈھلکا دے بعینہ یہی مثال مداخل و مخارج کی ہے بھاری پتھر کا پہاڑ کی چوٹی
پر لیجانا جیسا مشکل ہے ویسا ہی روپیہ حاصل کرنا دشوار ہے ایسا ہی پتھر کا نیچے
پھینکنا اور جلد تہ زمین پر آجانا آسان ہے اوسی طرح روپیہ کے صرف کی کیفیت ہے
کہ بہت جلد روپیہ خرچ ہو جاتا ہے مال کی احتیاج ضروری امر ہے تدبیر عیش کے
لئے اور نفع بخش ہے اعمال حکمت و فضیلت کے واسطے۔ کیونکہ پسندیدہ وجوہ سے
اب مال ستھرے اس لحاظ سے کہ اچھے پیشے و حرفے تھوڑے ہین اور نیک
و برگزیدہ و دیانت دار کو اوسکا پیدا کرنا نہایت دشوار بلکہ ناممکن ہو رہا ہے ہان غیر
محتاط اشخاص جنکو پروا و اندیشہ اکتساب مال کی حالت کا نہین ہے اونکو روپیہ
پیدا کرنا وجوہ ناجائز سے کوئی مشکل نہین۔

حضرت سلیمانؑ کے صحایف مین ہے کہ توانگری کے ساتھ حکمت ہوشیار
و بیدار ہے اور درویشی کے ساتھ غافل و سوتی ہوئی ہے مجھے تجربہ سے معلوم
ہوا کہ قدر انسان علم (حکمت و اخلاق) سے ہے اور قدر علم کی مال سے۔ یہ ایسا نکتہ
جامع و مانع ہے کہ اس سے بڑھکر کیا ہوسکتا پس اگر مال موقع سے خرچ کیا جاوے تو
دانائی ہے۔ ورنہ حماقت ہے جو شخص وجوہ جائز سے مال پیدا کرنے اور برے
طریقون سے روپیہ لینے کو حرام جانتے اونکو مال کا بہت تھوڑا حصہ بلکہ قریب
قریب نہونے کے حاصل ہوتا اونکو اپنے طالع یا زمانے کی سختی کی شکایت ہوتی
اور نہایت تنگی و عسرت سے بسر اوقات کرتے بخلاف اسکے وہ لوگ کہ جو وجوہ خیانت
اور سبیل ناقص سے مال جمع کرتے نہایت کشادہ دست فراخ عیش اور محسود

وضبط عوام ہوتے مگر عاقل اپنے دلکو تسلی دیتا کہ مین برائی سے بری و پاک ہون
اور کبھی اپنی معاف چادر تقوی پر خیانت و سرقت وظلم وندامت وفضیحت وعار کی
ناپاکی وگندگی کے دہبے لگنے نہین دیتا اور نہ فریب و دغا بازی ومکاری وبیوفائی
اور ترویج اسباب نجث ومنا وست اغیار ومساعدت ملوک اور مزاولت
فواحش وقبایح وتحسین شنایع وفضایح وچغل خوری وعیب گوئی اور غیبت ودیگر
شر وفساد سے مدد لیتا ہے جیسا کہ مال طلب اشخاص کیا کرتے اور اسکے وسیلہ سے
راحت (تو کیا بلکہ افعال بد) حاصل فرماتے معاذ اللہ ومعاذ اللہ ثم معاذ اللہ عاقل
خوش نیت و بادیانت نہ شاکی طالع وگردش روزگار کے ہوتے اور نہ کبھی حسد اسباب
دولت ومال کے کرتے ہین -

ایک بادیانت کا قصہ

ایک میر صاحب کا قصہ سنئے جسکے نتایج سے آپ مسرور ہونگے وہ یہ ہے کہ مین
مراد گنج من اعمال پنجاب مین مقیم تھا ایک صاحب دیکھے کہ جنکے چہرہ سے ظاہر تھی
نجابت اور ایمائی عظمت برستی تھی مگر پوشاک اور رسمی لباس سے شکستہ حال اگر کرتہ ثابت تو
عمامہ ندارد کی کیفیت تھی پورا جوڑا بدلا تو پھٹکر اوترتا تھا اور اس شکستگی کی وجہ محض دیانت
وایمانداری تھی اگرچہ اونکا سلسلہ تعلق ایسا تھا کہ جسمین شام تک ناجائز طور سے لاکھو
بالضرور ایسا ملجاتا (اگر وہ اپنی طبیعت بدل دیتے) کہ عمدہ پوشاک وخوراک سے
متوسطانہ حالت مین بسر کرتے اور معقول پس انداز بھی ہو رہتا قضارا گھانی سے بیمار
ہوے اور کیسے بیمار جسمین خرچ علاج زیادہ ہوا اور پھر کوڑہ مین کھاج بعض نامعقولون
کے سعایت سے حاکم ناخوش ہوا تو کچھ جرمانہ ہوگیا لوگون نے یہ خیال کیا کہ اب تو
شکست ہوا شاید کی خبر نہین معاف کیا کرینگے ناجائز کمانے لگے تو پھر کیا کرینگے لوگ منتظر

سمجہتا کہ اونکو اونکے اون نصایح کا جواب ہو جو دیانت کے بارہ مین کرتے تہے مگر
اس شیر خدا نے اونکو موقع ایسا ندیا بلکہ اپنے عہد پر قائم رہکر اپنے کنا دقت لباس
اور کہنگی اسباب کو بالکل بُرا سمجہا اور اپنے نفس پر جبر فرما کے اپنے روزمرہ مصارف
کو کم کر کے (یا کہ بہو کہون مر کے) قرض و زیرباری کو ادا کیا واہ رے بہادر کہ ایسی
سخت و صعب حالت مین بہی ناجائز وسائل کے مداخل کی جانب تو یہ نہ کی صرف
کمی مخارج کو (کہ جو اوسکی ذات سے متعلق تہی) مقدم سمجہا اور رضا برانہ بتقضائے الہی
راضی ہوکر شکایت طالع نفرمائی اور یہی سخاوت کو صحیح سمجہا۔

مندرین کا فسانہ

اور سنئے ۔ ایک بہلا مانس عفیف النفس کریم الطبع برسر روزگار رہتا اوسکا
مداخل ڈہائی ہزار سالانہ کے قریب ہوگا مگر قبایل وعشایر کی خبرگیری اولادون کی
فرمایش کی تعمیل اور اونکی نازبرداری نے ایسے سرمایہ والے کو اسمرتبہ مجبور کیا بلکہ
پیس ڈالا) اور ناچار کر رکہا تہا کہ ناک مین دم زندگی سے تنگ مصیبت شدید مین
اپنی زندگی بیچا کے دن پورے کرتا تہا سواری بہی لچر تہی خانہ بہی ستڈ پٹ کپڑے
بہی واجبی تہے جب کوئی ناگزیر مصارف آجاتے گویا اوسکو موت کا سامنا ہوتا اور
پہر حکام دنیاوی کے نفاقت بہلا کیون نہ غیر معمولی مخارج پیدا ہون طرہ اسپر یہ کہ اوسکا
ہم پیشہ و معاصر ظاہری ٹہاٹ سے زرق برق سواری شکاری سے درست وچست
تعمیل احکام فرمایش مین ہر طرح سے مستعد ہون اور تمام طبقہ اور جمہور ایسا ہی ہو تو
ان میان کو کون پوچہے (بقول شخصے نقار خانہ مین طوطی کی آواز) اپنی دیانت
وامانت کا سبق کسکو دین آپ ہی پڑہین آپ ہی سنین کوئی چندہ احباب نے
کیا اور چوردن کے بہائی گرہ کاٹ ایک ممتاز شخص نے سب معاصرین ہم حرفہ کے

تا مر رقم تجویز کی چونکہ قطعی منحصر علیہ تھی کون اونکے ارشاد مین دم مار سکتا تہا بیچارہ
بھی پانچسو کے گھاٹے مین آگیا اب مکان پر آیا اوپر کی سانس اوپر نیچے کی سانس اندر کس
اپنا دکھ روئے کس سے امید دردرسی رکہے اب اوس روپیہ کے ادا کی صورت کیا ہو
اور کہان سے آئے خیانت و رشوت و ربوا جملہ نا جائز وسایل پر تو ہوش سنبہالتے
ہی اپنے کسی بزرگ نیک سیرت و خوش طینت کے فیض خدمت کے اثر سے لعنت
بھیج چکا تہا تلقین بھی تھی تو دیانت داری کی ترغیب بھی تھی تو اسی نیکوکاری کی
اگر کسی کو عذاب اخروی سے ڈرایا جاتا تو اسی مکارہ سے پہر فرمایئے کہ ایسے خشک
کے پاس کون آئے کسکا انسے کام (بے ایمانی کا) نکلا تہا جو انکے اس آڑے
وقت مین کام آئے یا ساتہ دے اگر روپیہ نہین پہونچتا یا تعمیل حکم منحصر علیہ کے نہین ہوتے
تو یاران دنیا اور معاصرین نیچے جہاڑ کے پیچہے پڑ جانے کا خوف عذاب گور و حشر
کی وحشت سے بدرجہا بڑہا ہوا تہا اور کیون نہ ڈر ہوتا جبکہ اونکے رزق کی بضاعت
محض یہی ڈہائی ہزار روپیہ سالانہ تہا جسکے سلب و ضبط کا دغدغہ حضرت عزرائیل کے
سلام و مجرے سے زیادہ تہا نوبت باینجا رسید کہ اپنے کسی قریب عزیز کو استمداد
و استعانت کا خط لکہا وہ حضرت اہل دنیا کیون نہ ہوں فرمانے لگے ہان توجہ
فرمائی تو دو ہفتہ کے بعد والا نامہ بہیجا جسکا یہ مضمون ہے " جان برادر سلامت
پہونچا اونکے آنے سے بیشک مسرت ہوئی مگر آپکے سوء تدبیر کا بڑا صدمہ ہوا میرے
پندار مین یہ تہا کہ بفضلہ ڈہائی ہزار سالانہ تو نواب صاحب کی سرکار سے ملتا ہے
اور آپ کے مشاغل ایسے ہین اور سرکار کا اعتبار ایسا ہے کہ آپ کو بے خرخشہ اور پندرہ
ہزار سالانہ حاصل ہونا مشکل نہین کیا فضول خرچی کرتے ہو مگر اوسے امید نہین ہمیشہ آپکو

شرابی حالت مین سب نے دیکھا ہے لاحول ولاقوة پانچسو روپیہ اب منگانے مجھے
بیچتے شرم آتی اب ایک روز مین بالائی آمدنی سے بے تردد فراہم کر لیجیے اور آیندہ
تو اسراف نہ کیجیے اور آمدنی بڑہا سے ملا و مولوی بکا کرے ہین اہی دنیا اور روپیہ
والسلام خیر ختام" بس جناب اس سو کے جواب نے اس بیچارہ کو ایسا [illegible]
مردہ کردیا کہ ہوش و حواس ندارد اور یہی فکر تہی اور قلقستار کہ الٰہی میری روٹی کیسے بچے مسافر
مین بال بچے کیسے بسر کرینگے روزگار جاتا رہا تو سخت مصیبت ہوگی نواب کے موہنہ
لگے تمام اہل زمانہ دہم پیشہ ہین اور آج الحمد للہ مین نے تجہی سے عہد کیا ہے کہ جو
جائز و اکتساب جمیل و طیب سے کماؤنگا نقض عہد نہین کر سکتا یہ شکر ہے کہ میرے
بسر کے لئے کافی روپیہ ہے ان بیہودہ مزاجون سے بچائے کیونکہ بچانا تیرا ہی کام
ہے - بالآخر تمام افکار و مشاورت کا یہ نتیجہ مستخرج ہوا کہ ایک بہلے آدمی سے مراسلت
کی اوسنے قرض حسنہ دیا تو جان مین جان آئی اب اوس نیک نیت کی خوش معاملت
دیکہیے کہ اپنی سواری علیحدہ کردی دو سو روپیہ قرض ہین جس کی قیمت سے دیا اور رفتہ
رفتہ بحسن تدبیر وہ قرض بہی دیدیا لا تو خدا کا شکر کیا کہ اے معبود مطلق تو نے بہلے ایمان
پر قائم رکہا اور عہد بہی نہ ٹوٹا کوئی ناجائز کمائی میرے ہاتھ نہ آئی سواری بہی ہوہی
جائیگی اس درمیان مین نواب قضا کر چکے تھے تمام چپڑ قنائی ادہر اودہر ہو گئے تھے
اونکے جانشین بڑے دیانت پسند و متدین پرور تہے اس شخص کی دیانت و امانت
دیکہکر محظوظ ہوئے اور اپنا معتمد قرار دیکر پانچسو روپیہ ماہانہ اضافہ فرمایا اور ریاست سے
سواری و خلعت ملا خدا کی اس غیر مترقب مرحمت کو دیکہکر وہ نیک صفت نہایت
مرتبہ سپاسگزار ہوا اور نہایت خضوع و خشوع سے مناجات کی مگر کبہی وہ شخص اپنی

یونہا ہی کیون نہو جاسے مگر تحصیل علوم مین ہمت پست کرنا جوانمردی نہین
ہے صحبت نیک اختیار کرکے مجتنب اور محترز صحبت اشرار سے رہے
محاسبہ اپنے اعمال کا روزانہ کرتا رہے سستی و کاہلی و کسل گوارا نکرے کیونکہ یہ
یہ مورث نسیان ہی اور نسیان سے علم زایل ہوتا ہے اپنے عیبون کو بخوبی پہچا
اور اونکے چھوڑنے کی تدبیر فرمائے اپنے دوستون سے اگرچہ وہ اسوقت
کمیاب ہین) عیب اپنے دریافت کیا کرے اگر خیر خواہ نکلے تو مخالف و
دشمن سے یہ کام لے اپنے دوست اور دشمن کو اپنا آئینہ بناے اونکین
عیب معلوم ہو آپ نکرے اور جنکا وے لوگ عیب ظاہر کرین اوسکو بھی
آپہی چھوڑے حکیم اقلیدس+ اپنے شہر کے تمام دریدہ زبانون کی پوشیدگی مین سخت
زبانیان سناکرتا تھا اور اونکو چپکے سے بولا کر اونکی اُجرت و مزدوری دیتا اور اس ذریعہ
اپنے قبایح و ذمایم کو دریافت کرکے نفس کو تنبیہ و توبیخ قرار واقعی کرتا اُن ذمایم کے ترک کی
کوشش اور سکی بلیغ کرنا اور اگر کسی موقع پر وہ کسی سے اپنا عیب دریافت
کرتا تو پھر مرتکب عیب نہوتا اتفاقیہ کسیکو بدگوئی اپنی کرتے ہوے بھی پاتا
تو چھپ جاتا اور تمام باتین سنتا لہذا عاقل انسان کو چاہئے کہ جو فعل کرے
خواہ کرنے کی نیت ہو تو خود مخالفت کرے اور اس ترکیب سے نتیجہ و
مآل دریافت کرلے اور مخالفت عقل کی نکرے تجاوز راہ و رسم شرعی کا

+ اقلیدس صاحب کتاب ہندسہ نہایت منکسر مزاج تھا پچھلے زمانہ مین بادشاہ حکما سے درخواست
تابل کرتے تھے تا کہ نسل کے بقا سے حکمت قائم رہے چنانچہ اقلیدس نے ایک دراز زبان عورت اختیار کی جو سلاطت
(درازی زبان) مین مشہور تھی اور اس عورت کا اختیار کرنا محض قوت غضبی کی پست کرنیکے لئے تھا کہ اسکی درازی زبانی کام دیتا رہے

ہونے سے مجملہ آداب پر انسان کو عبور ہو سکتا ہے بہت جوان کہ خدمت سفہا
مین مبتلا ہو جاتے تو سفاہت (نادانی و بیخردی) اور شتم (دشنام)
و بیہودگی کے ایسے عادی ہوتے کہ استماع انواع قبایح درکنار خود مرتکب
کبایر سیئات کے ہوتے اور کبھی انکو کسی کے درد و رنج پر افسوس اور تاثر
نہین ہوتا بلکہ ہنستے اور بے تکلف مزاح ناجائز کیا کرتے اور اوسکا نام
اپنے اصطلاح مین خوش طبعی (معاذ اللہ) تجویز کیا ہے پس ایسے صاحبون سے
احتراز و اجتناب چاہیے اور ہمیشہ صبر و حلم کا عادی ہو خصوصاً حضرات
جنکے نظم و نسق و نفع و ضرر عام سپرد ہو۔

جالینوس نے شناخت انسان کی بحث مین نہایت مختصر مگر
بہت حاوی و جامع الفاظ سے لکھا ہے کہ جو آدمی اپنے نفس کو دوست رکھتا ہے
اور اسکی معایب مخفی رہتی اگرچہ اثر ظاہر ہو مگر ادراک نہین کر سکتا اسکی تدبیر یہ ہے کہ فاضل کامل کی دوستی
اختیار کرے اور زیادہ محبت و مصاحبت کے بعد اوسکو متنبہ کرے کہ علامت آپ کی
دوستی کی یہی ہوگی کہ آپ مجھے میرے عیوب نفس سے خبر دینا واجب سمجھین تاکہ اون سے
اجتناب کیا جاوے اور اسی بات مین مضبوط عہد و پیمان لے لے اگر کوئی کہے کہ مجھہ
مین کوئی عیب نہین ہے تو اوسکے اس قول کو مکروہ و غیر مقبول ظاہر کرے اور کبھی نہ مانے
بلکہ ایسے دوست پر بعوض محبت عتاب چاہیے تاکہ وہ بخوبی یقین کرے کہ تہمت خیانت
کی دی گئی ہے اور پھر یہی کہتا رہے کہ جناب عنایت تو آپکی یہی ہوگی کہ میرے معایب بتاتے
اور جب بتائے تو مشکور رہو اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ ایک مہاتے دوست کو عادت
سچائی کی ہوگی اور تمکو عدم ارتکاب جرائم کی عادت پیدا ہوگی اور اپنے دوست

نزد اہل معنی این کاخ سپنج	نیست چون ویرانہ خالی ز رنج
دور باش از دوستی مال و جاہ	زانکہ مالت مار و جاہت است چاہ
من گرفتم خود توئی بہرام گور	خواہی افتاد آخر اندر دام گور
گرنہ گورے گور می بین گفتمت	یک زمان بیکار منشین گفتمت
ہیچ کس را نیست زین منزل گزیر	از گدا و شاہ و از برنا و پیر
ایکہ بر ما بگذری دامن کشان	از سر اخلاص الحمدے بخوان

علاج امراض نفسانی

حاضرین سبحان اللہ سبحان اللہ اس کلام عارفانہ نے نفس کی خوب تنبیہہ کی جس طرح کہ بیماریان بدن مین انسان کے ہوتی ہین ویسی امراض نفسانی بھی ہین امراض جسمانی کے علاج ضد سے ہوا کرتی ہے اسیطرح ان بیماریونکی دوا و تدارک مخالفت سے ہوتی ہے مثلاً حدوث مرض حرارت کے سبب سے ہے تو اجزا بارد اور اگر برودت سے ہی تو گرم دوا دیجاتی ہی ایسے ہی اگر مرض جبن سے ہو تو شجاعت سے علاج کیا جاے تا کہ رفتہ رفتہ جبن پر شجاعت کا اثر پہونچے تو اوسکے لئے ضرور ہے کہ حدوث مرض و اسباب و علامات مرض دریافت کر کے علاج پر امادہ ہو اور جب یہ جان لے تو اعتدال کا خیال رکھے تا کہ انحراف مزاج سے جو مرض حادث ہوا ہے وہ بخوبی رفع ہو جاے اور انحراف کا رد اعتدال سے ہے پس اولی ہوگا کہ اشیا معتدل الکیفیت و سریع الاثر کا استعمال شروع ہو اور صناعی کے حیلے سے طبیعت کو قوت دیکر دفع کی طاقت پیدا کرنے کے اسباب جمع کرے اس طریقہ علاج سے بخوبی قلع و قمع علل و امراض کا ہوگا ان اسباب کی بڑی بحث ہے جس سے

ہوکر حق و باطل مین انسان امتیاز نکر سکے اور نفس ایسا عاجز و فراندہ ہو جاسے کہ تحقیق اصلیت اُسکو دشوار ہو مثلاً یہ دریافت نکر سکے کہ خلقت قدیم ہے یا حادث اور آسمان کا وجود ہے یا محض حدِ نظر اور ملائک و شیطان کی بھی کوئی اصلیت ہے یا محض تلّا اور پرانے عقل کے آدمیون کا ڈہکوسلا بقول نیچر پرست کے ہے پس جبکہ انسان ان امور کی اصلیت دریافت نکر سکے اور کبھی دلیل و حجت کو راجح و مرجوح تجویز نکرے اوسکو حیرت کہین گے۔

علاج پہلے یہ یقین کرے کہ اجتماع نقیضین (نفی و اثبات) ایک حال مین محال ہے پھر اپنے دل مین تجویز کرے کہ ان مین سے ایک بات ضرور ہوگی پھر دونون مین وہ بات اختیار کرے جو قریب قیاس اور پسند حکما رہو۔

یہ حکمار کی ہدایت اور عقل کی رہبری سے ممکن ہے۔

جہل بسیط

جہل بسیط اوسکو کہتے ہین کہ نفس فضیلت علوم سے مُعرّا ہو اور جانتا ہو کہ مجھے علم حاصل نہین ہے اور نہ اسقدر بڑھا کہ جیسے تھا ویسا رہو جب بھی کسب علم کی جانب توجہ نکرے۔ اور یہ جہل شروع مین بُرا نہین ہے کیونکہ جبتک آدمی اپنے کو نادان نہٹھرائیگا اوسکو دانا سے فیض نہ ملے گا۔ پھر اگر اوسنے جانا کہ تعلیم سے فارغ ہے اور اسی جہل پر قائم رہ کر راضی اور قانع ہوگیا اور اسپر مصر رہا کہ جو طریق تعلیم مین برا ہے تو نہایت بُری رذیلت ہے۔

+ اسکی مثل بحث عزیز العقلا سفہ کین ہوہ دیں ? [illegible]

علاج یہ ہی کہ انسان خوض و فکر کرے کہ مجھے جانوروں پر جو ترجیح و فضیلت ہے وہ محض گویائی کیوجہ سے ہے اور نطق میں درجہ کمال پایا ہے اس تصور سے یہ رذیلت دفع ہو گی اور تحصیل علم مین شوق پیدا ہو گا۔

جہل مرکب

جہل مرکب یہ ہی کہ ایک شخص اپنے آپکو باطل خیالات سے ایسا خیال کرے اور یقین کرے کہ مین عالم علوم ہون اور حالانکہ وہ بالکل نہین جانتا ہے اور نہ کسی سے دریافت کرتا اور جو کوئی اوسکو اس جہل پر آگاہی دے اوسکا دشمن ہو جاے پس وہ بالکل بیہودگی مین ہے جو ہمیشہ استکمال علم مین بیکار رہے گا اور یہ رذیلت تمام رذایل سے بری ہے۔

علاج آسان یہ ہے کہ ہندسہ و حساب کا علم حاصل کرے کیونکہ جب اوسکے دلایل و ثبوت سے حقیقت مسئلہ کھلجاے گی تو اپنے جہوٹے مسائل کو چہوڑ کر جہل بسیط مین داخل ہو گا اور تحصیل علوم و خدمت علما و صلحا سے ازالہ اس مرض مزمن کا جلد ممکن ہے۔

غضب

[illegible]

غضب نفس کی ایک حرکت ہے کہ اوسکا آغاز و مبدا رخواہش انتقام ہے جب اوسکو اشتداد و زیادتی ہوتی تو آگ غصے کی سلگ اوٹھتی جس سے دل مین ایسا جوش آجاتا کہ دماغ و اعصاب اوسکے دہوئین سے اندہیری و تاریک ہو جاتی اور عقل ضعیف ہو جاتی ہے" **عزیز التہذیب** مین بحوالہ قول ارسطا طالیس ماقدونی کے مذکور ہے جسکا یہ ترجمہ میری زبان مین ہو سکتا ہے کہ وجود آدمی کا مثل ایک غار پہاڑ کے ہے جس غار مین آگ بہری ہے اور تمام دہوان اور لپٹ اوس مین بہرا ہوا اور گھٹا ہوا ہے

جس سے بجز آواز اور لوا ور لپک کے کوئی چیز نہین آتی ہے۔

علاج اسکی مع اسباب عشرۂ متعلق غضب کے کرنا چاہئے

کیونکہ جب سبب مرض زایل ہوتا بیماری خود بخود جاتی رہتی مختصر یہ
کہ انسان اپنی حالت بدل دے یعنی اگر سوار ہو تو پیادہ ہو جاے (یا
جیسی صورت ہو) یا کہ پہلے اوس خیال کو دور کرے جس سے غصہ پیدا
ہوا ہے یا کہ دوسری شغل مین اپنی طبیعت مصروف کرے۔ مین انشاءاللہ
اسکے اسباب بھی بیان کرونگا جسکا بیان یہ فقیر چند اشعار عزیز العالمین
الملقب بہ حمید الکلام کے پڑھکر عرض کریگا -

مثنوی

قہر و غصہ پیشۂ نا مقبلان
می پسند و خشم و کین سنگین دلے
شعلۂ نار جہنم شد غضب
غصہ کردن کار دیوانہ بود

ضبط غصہ شیوۂ صاحبدلان
می پسند و رحم ہر مسکین دلے
بر گریز از آتش ای اہل تعب
خشم خوردن کار فرزانہ بود

یہ ایسے مضامین ہین جنکو میرے دل سے پوچھے کہ کیسا فیض ہوتا -
اب اسباب غضب سنئے ۱ خودبینی ۲ شیخی ۳ جنگ جوئی
۴ خوشطبعی ۵ مبالغہ ۶ غرور ۷ ٹھٹھے بازی ۸ بیوفائی
۹ ظلم ۱۰ طلب نفائس امراض اسکے یہ ہین ۱ پشیمانی ۲ بدلہ دینا

۱ + آگے اسکا ذکر ہے ۱۲

یا پانے کی بتوقف یا بتعجیل امید رکھنا ۳ دشمنی احباب ۴ کینون کے
ساتھ کھُول ۵ دشمنون کے ساتھ بدی ۶ مزاج کا بدلنا ۷ بیفائدہ رنج

"حضرت امیر المومنین حیدر ناو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا ہی کہ غصہ ایک
ساعت کا جنون ہے اور حدت و تیزی اوسکی نوع ہے بے شک صاحب جنون
نادم و پشیمان ہوتا ہے پس اگر پشیمان و خجل نہوا تو جنون اوسکا مستحکم و استوا ہے اور کبھی
حرارت دل مین گھٹ جاتی ہے تو اوس سے امراض پیدا ہوتے ہین جنکو تعلق علل ابدانی
ونفسانی سے ہوتا یا بین لحاظ مواتر یہی ارشاد ایک اعرابی سے حضرت خاتم الانبیا
محمد صلعم نے فرمایا تھا لاتغضب لاتغضب لاتغضب پھر جب وہ بادیہ نشین طلب
نصیحت کرتا یہی ارشاد ہوتا لہذا حضور صلعم بالقابہ نے کہا کہ اے اعرابی یہہ
تمام نصایح کا لب لباب ہے اگر غصہ نکرے گا تمام فضایل و محاسن کا مجمع تیری
ذات ہوگی اور یہ غصہ اس الزوایل ہے اگر تو اسیر قادر ہوا تجھے کچھ حاصل نہوگا
تمام نعمتون سے حرمان اسیکی بدولت ہوتا ہے"۔

جناب رسول مقبول صلعم سے مذکور ہے کہ کسی نے سوال کیا کہ دین کیا ہے
جواب ملا حُسن خلق ۔ ۳ مرتبہ اس سوال کا یہی جواب عنایت ہوا پھر حضرت اوس کی
طرف متوجہ ہوکر فرمانے لگے کہ تم سمجھتے نہین ہوکہ کیا دین ہے دین یہی ہے کہ کسی
پر غصہ نکرو نرمی و رافت سے پیش آیا کرو۔

مسند الوقت علامہ عصر حضرت مولانا سید عبداللہ صمدانی نے اکثر وعظ مین بیان
فرمایا ہے کہ غصہ اصل اصول مضرت دینی و دنیاوی ہے جب کسی پر یہ غالب
ہوا جان جاتی رہی وہ کام سرزد ہوتے کہ آدمی سواد الوجہ فی الدارین ہوتا ۔ مین نے

اس نصیحت کے بیان مین جو لطف و مزہ پایا وہ کبھی اسفار قدیم کی ملاحظت سے حاصل
نہوا دین سے تلافی مافات کیا عداشت سن مین جو کچھ اس مونوی کے غلبہ استیلا
جو ضرر ہوا اوسکو عرض کر نہین سکتا - مین ہمیشہ اپنے بچون کو یہ نصیحت کیا کرتا ہون
کہ اگر دین و دنیا کی برخورداری چاہتے ہو تو غصہ نکرو -
حضرت امام حسن نے فرمایا ہے کہ جو نفس پر قادر ہو کر غصہ کو فرو کرے اوسکو
حلیم کہینگے -

عجب [illegible]

عجب ایک گمان باطل نفس ہے کہ آپ کو اس رتبہ و منزلت
کا مستحق سمجھے جسکا اوسکو استحقاق نہین ہے (مثلاً) ایک گلستان پڑہا ہوا
آپکو محدث و مفسر بزعم باطل اپنی سمجھکر اپنی تعظیم کرانا چاہے -
علاج اپنے عیوب و نقصانات پر جب واقف و آگاہ انسان ہو اور
جانے کہ فضیلت مشترک خلق مین ہے تو اس مرض سے شفا پائیگا عموماً
قاعدہ ہے کہ جب اپنا کمال اورون مین کوئی پاتا ہے تو خود بینی نہین ہوتی
اگر خلاف طبیعت ہو تو ایک اہل عجب کی کہانی سناؤن وہ
یہ ہے کہ فقیر اپنے وطن مین تہا یہ نہین کہتا کہ مین کس حالت مین تہا بہرحال
میرا شغل درس و تدریس جاری تہا ایک مولوی صاحب مجمع علوم و فضائل
میرے جلیس و انیس تھے وہ ایک دن کسی مسجد مین تشریف لے گئے ایک
جاہل ملا جسنے راہ نجات و نام حق کسی سے پڑہ لیا تہا بہت لمبی عبا
پہنے اور عمامہ بشملہ گران سر پر رکھے ہوے مسجد مین بیٹھا ہوا تمام موحدین
واکابر قوم کو صلواتین سنا رہا تہا اور چاہتا تہا کہ مولوی صاحب

(یہ تعظیم پیش آنا تو کوئی بات ہی نہین) ہمارے ہان مین ہان ملائین
نوبت باینجا رسید کہ اوس نے کہا کہ اگر حضرت قدسی سیرت حامی
اسلام ہادی خاص و عام امام اعظم ابحنیفہ کوفیؒ و امام المحدثین محی السنہ
قامع البدعۃ اوحد دہر مجدد عصر مولینا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب
محدث دہلوی سلمہ اللہ نہ پیدا ہوتے تو اچھا تھا ان دونون کی خلفشار
سے مذہب مین جھگڑا پڑ گیا اگر اسوقت دونون یہان ہوتے تو مین
نکات دین اور اصول مذہب سمجھا دیتا اور مولویون کی کیا ہستی و وقعت
ہے۔ اور میری نسبت یہ ارشاد کیا کہ وہ لامذہب اور اوسکے اساتذہ
حضرت شیخنا و شیخ الکل مولینا سید محمد نذیر حسین دہلوی و سرآمد محدثین
مولانا و شیخنا علامہ شیخ حسینؒ بن القاضی محسن یمانی السعدی الخزرجی
سلمہما اللہ تعالی نے اوسکو خراب کر دیا شام دن حدیث کی کتابین لوٹا
کرتا راہ نجات مین کیا کچہ موجود نہین ہے جو صحیح بخاری و مسلم مین
ڈھونڈھتا ہے مین وہ ہون کہ اگر شافعیؒ و مالکؒ ہوتے تو زانوے
ادب دابکر میرے سامنے بیٹھتے۔ پس حضرات ان کلمات کو بغور خیال فرمائیے
کہ کس رتبہ عجب تہا حضرت امام حسن نے فرمایا ہے کہ عجب و نخوت سے بدتر
کوئی چیز نہین ہے حسن خلق سب سے اعلی ہے اور اسی کے استعمال
سے وہ رذیلت دفع ہوتی۔

افتخار

افتخار یہ ہے کہ کوئی شخص ایسے خارجی اشیاء پر ناز کرے کہ جو
سریع الزوال و قریب الفنا ہون نہ جنکے بقا پر وثوق ہو اور نہ ثبات کا

کسی ہندوستانی عملداری مین تین شخص مختلف ملت واقوام کے کار
فرما اور باہم ایسے شیر وشکر تھے کہ اختلاف قوم وملت وتباین مذہب کو
دونکے حسن معاشرت کے سامنے فروغ نہ تھا و لوگ جانتے نہ تھے کہ
تناقض کیا ہے لیکن ایک مادہ غدر نے دو صاحبون مین کہ جو ایک قوم و ملت
کے تھے جوش کیا پھر کیا تھا تیسرے بیچارے کے پیچھے پڑ گئے لباس
خویشی مین بیوفائی و دغابازی ظاہر کی - ابتدا یہ ہوئی کہ اون دونون
کو یہ خواہش تھی کہ ہم مین کا ایک شخص ترقی پاے تیسرا آدمی جو نہایت
مرتبہ ایماندار و کارگزار تھا محروم رہے اور جب ہم مین کا دوسرا کامیاب
ہوجاے تو یہ کامیاب ہو یا نہو اسکی کچھ حاجت نہین - اب انکے نام
کے رموز اس طور پر بیان ہونگے کہ الف ایماندار غیر قوم وغیر مذہب ج
چلتا پرزا کاٹ بہاٹ کا آدمی منتظر ترقی و مترصد ادبار الف وہمرتبہ الف
(د) دنیادار ہندی لیاقت کا آدمی مگر کتر بیونت دنیاوی مین اعلی
درجہ پایا ہوا ناظم کے پیشی کا دیوان مراد ہے -

مشورہ کے بعد الف کو ج و د نے بلوایا -

(د) جناب سید صاحب آپ کے علاقہ دار آپ کی بدنظمی درکنار آپکی
سخت مزاجی کے ایسے شاکی ہین کہ روزمرہ ڈاک مین آپ ہی کی شکایت
کی عرضیون سے لفافے بھرے آتے ہین کہان تک چھپاؤن اور
خاک ڈالون مجبورانہ سنانے ہی پڑے ناظم کی تیز مزاجی کی کیفیت
آپ پر ظاہر ہے آپ کے والد صاحب کی مروت یا آپکے حسن صلا

اجنٹ بہادر کی سعی کب تک کام دے گی یہ عین ترقی کا وقت ہے
ناظم صاحب سفارش کے لئے تیار تھے کہ اس سہاہی مین یہ دہوند ہار گولی
چلی کہ الامان صدالامان - اب ناظم صاحب کی وہ کیفیت آپکے ساتھ
نہین رہی مین سچا بہی خواہ ہون اب صاحب اجنٹ بہادر سے
سعی نکرا ئے گا ورنہ جسوقت صاحب سے اونہون نے فرمایا اور
پوست کندہ حالات سنے تو آپ سے وہ بہی برآشفتہ ہوجاینگے آپ
بار بار صدر مقام مین نہ آیا کیجئے -
راوی حاکم مہربان کو تو ہی برہم کرنے کی فکر مین ہے نہ عرایض مین نہ
شکایت ہے تو ہی سب کچہ کرلے گا اس بیچارہ کے گلے
پر اولٹی چہری پہیریگا - اے نامعقول تجہے خدا سمجہے -
سج (دو ایک ہفتہ کے بعد کہا) جناب میر صاحب اب تو کچہ ایسے خون
سفید ہوگئے ہین کہ کچہ کہا نہین جاتا نہ تو کبہی آپ آتے اور نہ مراسلت
کرتے یہ کبیدگی و کشیدگی کیون ہے ابہی دوستون سے بہی چوری
بہائی مجہے بہی سناؤ مین بہی کچہ کام آؤن دیوان صاحب (د) نے
کچہ یون ہی سا فرمایا تہا خدا جانے کیا انجام اوسکا ہوا مین تو
لغو جانتا ہون -
راوی واہ رے چلتے پرزے - کس تجاہل عارفانہ سے پوچہتا ہے جانو
مشورے مین شریک ہی نہ تہا -
اف (ج سے) یار کیا کہون تردد اور دانگار نے مجہے مین ڈالا کسی

کام کا تہد تھا - آپ تو میری ہمسر عمر ہین ایسی احتیاط میرے مزاج
مین ہے دیوان صاحب نے تو فرمایا ہوگا کیا کہون کچہ
بن نہین پڑتا -

راوی واقعی ایسے سچے آدمیون سے دنیا قائم ہے کیسے اعتقاد کے پختہ
کہ مکار کی بات یقین کر لی

چ (سید سے) بہائی جان معاذ اللہ آپ پر اور بے احتیاطی کا گمان
زمین سے آسمان تک جو فرق ہے اوس سے زیادہ اوسمین تفاوت
ہے لیکن مین سچا خیر اندیش ہون آپ کو ناگوار ہی کیون نگذرے
مین ضرور یہی کہونگا وہ یہ ہے کہ آپ بڑے متدین حد مرتبہ ایماندار
لائق زمانہ و مولف کتب علوم مگر ذرا سی سختی مزاج ضرور ہے اگر
آپ دیانت مزاج ہین تو اپنے لئے غریب متصدیون کا کیون صفایا
کرتے ہین اور اپنے قرابت مندون پر نگرانی تہوڑی سی بہی نہین کرتے

راوی خدا کا غضب تمہ پر کب ٹوٹیگا سید بیچارہ حلیم و محتاط اپنے
پاس کسیکو آنے تک نہین دیتا اقربا کی کیا نگرانی کرے اولٹے فرماتے
ہین کہ کسطرح کا آپکا برتاو ہے -

الف بہائی کیا سختی کرتا کون عزیز قریب میرا جابر ہے محرومی کی نگرانی
نکرون سب کام سرکاری بگڑین ذرا ایمان کی کہو -

چ آپ تو بگڑ اوٹہے ہین مین نے تحقیق سنا تہا وہ عرض کیا آیندہ

+ آپکی دعا سے [illegible] تمام خاندان تباہ ہوا زیادہ [illegible] سید محمود

آیندہ شماوانندو کارشمایبن یاپ کچہ نہ کہونگا مگر خرابی آپ کی زیر نظر ہے خدا وہ دن نہ دکھاے۔

راوی بے شک خرابی سید کی آپ کے مد نظر ہے مگر یہ عندیہ انشاءاللہ پورا ہوگا۔

جناب والا۔ با آ خ ج اور د آل نے منصوبہ گانٹھا کہ الف کو حاکم کی نظر سے جلد گرانا چاہئے اور ج نے اپنے متوسلین سے باد ہوائی عرضیان لکہواکے اوسیروز سے بھجوانا شروع کین جنکو دال پیشی کا مالک رکھتا چاتا تہا یہان تک کہ وہ وقت پہونچا کہ ترقی کے لئے الف کی حاکم سفارش کرے کیونکہ اوسکے ہم عصر ساعی تھے حاکم نے دیوان سے کہا کہ پچھلے سال کے کاغذات سفارش الف کے موجود کیجئے۔ دیوان موقع پاکر کاغذات مطلوبہ بھی لایا اور اونکے ساتھ اون گمنام تحریرات کو لایا جو اسوقت کے لئے فراہم کی ہین۔

افسوس حاکم مستعد سفارش اور دوست تخریب کے لئے کمربستہ (اللہم احفظنا من الاعداء)

دیوان (ناظم سے) عرصہ سے یہ کاغذات ملاحظہ خاص کے لئے مین نے رکھہ چھوڑے ہین ذرا توجہ ہو تو عرض کرون یا کہ خلاصہ سناؤن تاکہ وقت ضائع نہو۔

ناظم وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ ہے مختصر بیان کیجئے یہ کیسے کاغذات ہین کسنے بھیجے اور کس بارہ مین ہین۔

اے بیخبر از سوزش فردای قیامت | امروز مکن ظلم بکن رد مظالم
ور سود مظالم نکنی گفتمت امروز | فردا ست کہ مظلوم کند خندہ بظالم

تجربہ سے یہ بات پائی گئی ہے کہ ظالم مثل امت نوح کے ہے
کہ جب اونکی نافرمانی زیادہ ہوئی تو طوفان سے ڈبایا بس فرق یہ ہے
کہ وہ آگ مٹی کے تنور سے اوٹھے اور یہ مظلوم کے دل کے تنور سے
آگ اوٹھتی کہ اوس سے کوئی ظالم بچ نہین سکتا اوس سے کوہ جودی
پر نجات ملی اور اس آہ کی آگ سے بجز بخشش وجود کے پناہ نہین ملتی

مکن از ظلم و ستم ہیچ دلی را غمگین | یا چو کردی بکن از جود و نوا وان شادش
خانہ را مکن از تیشۂ بیداد خراب | یا بفرمای بدانگونہ کہ بود آبادش

ظالم کو ہوشیار رہنا چاہئے ؎

ظالما ترس مت کہ خور روزے | شوے از ظلم دیگران مظلوم
خوان نعمت زپیش بردارند | خود بمانی چو دیگران محروم

نوشیروان کی عادت تھی کہ اوسکے عہد مین اگر کوئی شخص کسیکا ایک
سیب بھی ظالمانہ لیتا تو جہان تک ہوسکتا سخت سزا دیتا اور کہتا کہ ظلم چاہے
تھوڑا ہو خواہ بہت سب کا درجہ یکسان ہے دیکھو چاہے ایک چنگاری ہو
اور چاہے آگ کا ڈھیر تمام آبادی شہر کی اوس سے جل سکتی ہے جلانے
کا فعل برابر ہے ۔

طلب نفایس

طلب نفایس کہ جس سے مناقشہ و منازعہ پیدا ہونے کا گمان
ہو نہایت خطاء عظیم ہے خصوصاً ارباب قدرت سے ۔ اور جب

آفت کا استقبال کرکے اپنی موجودہ عشرت وعیش اور کاروبار دنیاوی
واُخروی کو تباہ کرنا بیوقوفی وحماقت ہے کیا اس خوف سے اوسکا
نزول رکیگا ہرگز نہین - اور جو آفت کہ ایسی ہے جسکا آنا گمان ہی
گمان ہے اوسکی عدم نزول و وقوع کے تدبیر کرنا عندالعقلا پسندیدہ
ہے اگر انسداد ہوگیا فہو المراد ورنہ اوسکو بھی ضروری امر کے طور پر خیال
کرکے رنج وتردد مین زندگی خراب کرنا نہ چاہئے - موت کا خوف -
اور یہ سخت دہشت ہے جسکے وجوہ یہ ہین -
۱ عدم علم موت اور یہ بھی نجاننا کہ بعد نفس کہان تک ہے -
۲ یہ وہم ہوکہ بعد تحلیل اجزاے بدن کے نفس معدوم ہوجائے گا
اور عالم باقی رہے گا جس سے بیخبر رہے گا ۳ یہ وہم ہوکہ امراض
جسمی سے موت مین بہت درد ہے ۴ ڈرنا عقوبات سے جو بعد مرگ
ہوتی ہین ۵ تاسف اور ہاے ہاے کرنا کہ مال وآل باقی چھوڑدیا جائیگا
سب کوئی جانتے ہین کہ یہ اوہام باطلہ ہین اور اس خوف سے
کوئی نتیجہ مترتب نہوگا -
موت کیا چیز ہے آلات بدنیہ کو نفس استعمال نکرے اسطرح جیسے
کوئی اہل حرفہ اپنا پیشہ چھوڑدے پس نفس اسیطرح باقی رہے گا جیسا کہ
بعد ترک پیشہ کے کوئی پیشہ رہجاتا - نفس ایک جوہر باقی ہے ضایع
نہین اور بدن انسانی اسوجہ سے قائم وباقی نہین رہتا کہ اعتدال
عناصر سے قیام ابدان ہے -

اوسی کو حسود کہنا چاہئے اور اوسکا خلاف محسود ہے ۔حسود کے خواہش سے خدا کے انعام مین کمی نہین ہوتی اور نہ محسود محظوظ نعمت خدائی سے محروم ہوتا۔

"عزیز التهذیب مین ہی کہ حسد تمام خوبیون اور نیکیون کو بندہ کی ضایع کرتی جس طرح لکڑی کو آگ جلا دیتی ہے اور حسود اپنے ہاتھون خود معذب ہمیشہ رہتا ہے جسپر کوئی رحم نہین کرتا اور جیتے جی دوزخ کی آگ گویا اوسکے قلب کو جلائی رہتی ہے اور اوسکے قریب قریب مشہور ہے ۔الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب"

توریت مین ہے کہ جہنم کی آگ کی لپٹ حسد ہے کہ حسود کے قلب وجگر کو جلایا کرتی اور جسطرح نار جہنم بچشم ظاہر نظر نہین آتی یہ بھی کسیکو دکھلائی نہین دیتی ہان حسود کا قلب وجگر پھکا جاتا ہے ۔

یہوداؑ کو ہدایت ہوئی تھی کہ اپنے تابعین کو راہ نیک پر لائے اور وہ یہ کہے کہ خدا جسکو نعمت بخشے اوسپر اوداس ہنو بلکہ مترصد رہے کہ اوسکو بھی خدا دیگا (جسکی تعبیر علما نے حسد سے کی ہے)

شمعیاؑ نے ارض مقدس مین باعلان وعظ دیا کہ موسے علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے نصیحت فرمائی ہے کہ جو شخص چوری و بدکاری وحسد و دغا بازی کریگا اوسکی شفاعت مین نکرونگا کوئی اُمتی مجھسے امید بخشایش نرکھے ۔

شیخ عبداللہ قطب الاولیا مرحوم نے اپنے ملفوظات مین ارشاد فرمایا ہی کہ مین طالبین کو سب سے پہلے یہ نصیحت کرتا ہون کہ جب میرے پاس کوئی شخص بہ نیت ارادت آنا چاہے تو حسد وریا سے اپنے قلب کو صاف کرے اگر ایسا

بھی کرتا ہے وہ امر خدا کا مخالف ہے اور یہ خیال حسد کا شعبہ ہے۔

غبطہ یہ ہے کہ اپنا مال و جاہ زیادہ ہونا چاہیے مگر اونکا نقصان نہ چاہے پس سعادت اخروی کے لئے ہے تو محمود ہے اور اگر دنیا کے لئے ہے تو نہایت خراب ہے۔

غبطہ

(اس بیان کے بعد مقرر نے ذرا دم لیا تو یہ مکالمت ہوئی)

ایماندار۔ جناب سیاح صاحب۔ آپ نے سب کچھ وعدے کئے اور وعدون کو پورا بھی کیا مگر تمام رذایل کے سردار کا ذکر نفرمایا جسکے استعمال کو فی زمانناتو کیا بلکہ کبھی عوام نے برا نہ سمجھا لوگون کا گمان ہے کہ بلا استعمال اوسکے دنیا کا کام نہین چلسکتا مگر اوسکی برائیان اور خرابیان ایسی ہین جس سے تمام اخلاقی حالتین اور تمدنی کیفیتین بگڑ جاتی ہین اور قوم نے تو اسکو ایسا سمجھ رکھا ہے کہ صفات قاضی حاجات مین اوسکو شریک جانتے بلکہ ایسا یا [illegible] ذہن وضمیر ہو رہا ہے کہ جو عیب زیادہ رواج پذیر ہو وہ عیب ہی نہین کھلاتا اور زمانے کی حالت کے مطابق تو اسکا پابند سب کو ہونا چاہیے اور اسکو بددیانتی یا امانت مین خیانت تصور ہی کرنا نامناسب ہے اور اگر ایسا خیال نکرین تو دل کے حوصلے اور ارمان کس طرح پورے ہون اور کس طرح زرق برق پوشاک اور فوق البھڑک* سامان و سواریان چست و چالاک و حشم و خدم مہیا ہوسکین

بددیانتی

* بطور مزاح یہ لفظ ہے ۱۲ سید محمود صمدنی

سیاح - ذرا توجہ کرکے سنئے کیا مین نے بیان ختم کردیا ہے کیا جن وعدون کو مین نے قرار دیا وہ پورے نہین ہوئے ضروری ضروری مسایل اور رذایل کی تعریف اور اونکے تدارک جہان تک ہوسکا عرض کئے اور جن حضرات نے اعتراض کے طور پر ارشاد کیا اوسکا مناسب جواب بھی دیا ابھی میری ہمت اس رذیلت (بددیانتی یا خیانت) کے بیان کرنے سے قاصر نہین ہوئی اور اس مسئلے کا ظاہر کرنا میرے نزدیک نہایت مناسب اور موقع کی بات ہے اور جہان تک مین خیال کرتا ہون اس سے بڑھکر دنیا مین کون خراب چیز ہوگی مین اپنے پندار مین اس خصلت کو راس الرذایل واصل القبایح وبضاعۃ الذمایم و خزینۃ الشرور جانتا اور مجھہ پر کیا حصر ہے جتنے ماہرین علم اخلاق اور برگزیدہ واصفیا روقت گذرے اور موجود ہین سب نے اسکو ایسے ہی تجویز کیا اور اسکے قلع وقمع کے لئے مصلحان قوم ساعی رہے اور اہل نظم ونسق نے تو اسکی بیخ کنی حتی المقدور خوب ہی کی اور کرتے ہین اور کیون نہ کرین ورنہ انتظام ملک درہم و برہم ہوجاوے مین اس بحث کی توضیح کرنا چاہتا تھا کہ آپنے تحریک کی اور جن مقاصد پر مذاکرہ مین کرنا چاہتا پہلے انکے عنوان ضرور لکھہ لیتا پھر اونکی تفسیر و توضیح کرتا ہون چنانچہ یہہ کاغذ موجود ہے ملاحظہ فرمایئے -

ایماندار - مین نے معاذاللہ آپ کو خلاف وعدہ نہین کہا اور نہ مبلغ علم آپ کا کم اور کاسد سمجھتا ہون میرا دلی جوش یا قومی ہمدردی کا ولولہ باعث اس یاددہانی کا ہوا ورنہ میری کیا مجال کہ کچہ عرض کرون مگر چونکہ بددیانتی سے مجھے قطعی نفرت اور اوسکے ضد سے میرے جی کو لگاؤ ہے لہذا پہر بھی یہ کہے بغیر نہ ہوگا کہ اسکی جہانتک تفصیل ہو مجہہ پر احسان ہے -

سیاح - یاددہانی کا شکریہ قبول فرمایئے اور ذرا توجہ ہوکر سنئے -

حضرت - دیانت کی تعریف تو عبدالعزیز کی کتب اخلاق مین ملاحظہ ہوئی ہوگی مگر اوسکے ضد وعکس کو آپنے نہ سنا ہوگا - بددیانتی کیا چیز ہے اور وہ ضد کسکی ہے -

وہ یہ ہے کہ اپنے ذہن مین ایما نا کسی بات کا (عام اس سے کہ اوسکو اپنی ذات سے تعلق ہو یا غیر سے) محاسبہ نکرنا اور بخوبی اوسکے پس وپیش پر توجہ کما ینبغی نفرمانا - اور افراط وتفریط کو دخل دے کر راست بازی اور سچی کارروائی سے التساقی فرایض کا بجا نہ لانا - (اوراسیکو اہل الراے نے بدنیتی بہی لکہا ہے)

یہ سمجہی کی دیا فتوح غیب

اور اسکے ذریعہ سے جو حاصل کیا جاتا ہے اوسکو نا فہم سمجہی کی دیا اور فتوح غیب تصور کرتی ہین - اور سب سے بڑہکر وہ لوگ ہین کہ جو اپنا اجورہ وحق جایز تجویز فرماتے ہین -

میرے نزدیک کیا بلکہ سب ایماندارون کے نزدیک یہ ایسا

سم قاتل ہے کہ کسی تریاق سے دفع نہین ہوسکتا- یا کہ وہ دیو خوار جن ہے
جسکا اثر کسی کامل عمل سے بھی نہین دور ہوسکتا-
یا ایسا کال لے نے کاٹا ہے کہ جو کسی اچھے بیراگی وجتی کے منتر سے بھی
اوتر نہین سکتا- یا ایسی مہلک بیماری ہے کہ جالینوس کی تو ہڈیان
بھی نذار و ہوگئین اسوقت جو بڑے بڑے حاذق طبیب و کامل ڈاکٹر
ہین وہ بھی علاج نہین کرسکتے جس سے نیک نیتی کی جانبری غیر ممکن ہے
یا وہ ضلالت کا شیطان ہے کہ جناب ہادی زمانیان مولانا ابا الفضل و
الکمال شاہ ایماندار صاحب سلمہ بھی راہ پر نہ لا سکین ہان اونکے دعا سے
مجھے امید ہے کہ بیخ کنی اس موذی کی ہوجائے گی- آمین ثم آمین سب
صاحب فرمائین اور مجھے مشکور کرین-
دنیادار- جو تعریف ضد دیانت کی ارشاد ہوئی اوسمین مجھے التماس یہ ہے
کہ حضرت ہمکو صرف اپنے ضرر و نفع پر نظر کرنا چاہئے سارے زمانے
سے ہمکو کیا (بقولیکہ قاضی کیون دبلے شہر کے اندیشہ سے) ہمکو
خالق مطلق نے محض اسی واسطے خلق کیا ہے کہ کمائین کھائین
مزہ سے بسر کرین اور نئے نئے تدبیرون سے جو حاصل ہو اوسکو
خدا کا انعام یا پسینے کی کمائی یا حسن سلوک احباب کہین تب بھی
بجا ہوگا اور یہ تو بخوبی ہر شخص جانتا ہے کہ ایک کا کام دوسرے
سے نکلتا ہے اور کوئی رایگان اپنی دولت ضائع نہین کرتا اور
کیون ضائع کرے کیا بے عقل ہے اور دنیا مین کون ایسا ہوگا

جو اپنے دل مین محاسبہ ہر امر کا نکر لیتا ہو اور پہر عقل ہدایت
کرتی وہ کرتا ہی رہا یہ کہ توجہ حصول مال پر کیجاے یا نہین اسکا فیصلہ
یہ ہے کہ اگر توجہ پس و پیش پر ہو تو کیسے کچہ حاصل ہو یہ حسن توجہ
کا نتیجہ ہے کہ پیدا کرنے والا انسان اپنے غور و تامل پر فائز ہو کر
کچہ غیروں سے لے مرتا ہے -

سیّاح - حضرت آپنے اور ایماندار صاحب نے (جو میرے بڑے محسن اور
دستگیر ہین) ارشاد فرمایا اوسکے مقاصد اور مطالب پر مجھے خیال
ہے میرے ذہن مین جسقدر اسکے مباحث مین عرض کرونگا مگر
اس سے پیشتر عرض کرنیکا یہ بھی موقع ہے کہ اگر ان دونو صاحبان
کے سوا کسیکو فرمانا ہو ارشاد کرین مگر میرے کہنے کو کہ بمنشاے الحق مُر
ہی برا نہ سمجھا جاے اور یہی خیال رہے کہ مجھے کسیکی ذاتی توہین منظور نہین ہے اور
جو کچہ مجھے تجربے سے حاصل ہوا وہی بیان کرونگا میرا مقصد
خاص افادہ عام و خاص ہے نہ اپنے دلکے پھپولے توڑنا اور نہ
غیر کو صدمہ و قلق پہونچانا جسکو مین نہایت برا سمجھتا ہون -

ذرا - توجہ فرماکے سنئے کہ اسی بد دیانتی سے انسان امانت مین خیانت
کرتا اسی کی تسلط سے آدمی حق العبد تلف کرتا اسی کی عنایت
سے انسان دوسرے بیچارہ بیکس کی تمام عمر کی کمائی کو ایک منٹ
مین لے لیتا باوجودیکہ بڑی محنت و جبر ثقیل سے اوس غریب نے
پیدا کیا اور نہایت خرم و احتیاط سے رکھا مگر بجز اسکے کہ اوس

ذخیرہ کو حوالہ کھوے اپنا مغز نہ پایا۔ اور یہ کچہہ ضرور نہین کہ بددیانتی کے لئے کوئی طبقہ یا فرقہ مخصوص ہو یا کسی ملک کے باشندون ہی کے دماغ مین بددیانتی متمکن وجاگزین ہوتی ہو۔ اور نہ یہہ معمول یا اقتضا کسی سن وسال کے آدمی سے ہے اور نہ محدود زمانہ اوسکے استعمال کے لئے ہوتا ہے۔

تذکرہ

ایک مرتبہ مین الہ آباد سے فرخ آباد جاتا تہا راستہ مین معمولاً میری زبان سے اپنی ذہن کے مطابق ایسے کلمات نکلے جسکا نتیجہ یہ تہا کہ تجربہ جسقدر بڑہتا جاتا اور انسان اقبال وادبار کے سمندر کا جزر ومد دیکہتا دیانت وایمانداری اور بصیرت کو ترقی ہوتی جاتی ہے۔ جناب یہ الفاظ میری زبان سے نکلے ہی تہے کہ ایک مسافر جو میرا رفیق تہا معاً کہنے لگا کہ مین ایک تجربہ کار کی سرگذشت سناؤن تو آپ کہین کہ مسن اور تجربہ کار زیادہ بددیانت ہوا کرتے ہین مین مشتاق ہوکر ایسا مصر ہوا کہ اوہنون نے یہ داستان مجھے سنائی

ذکر فیروزپور کے مولوی کا

ذکر۔ فیروزپور پنجاب مین جسوقت عملداری سکہون کی تہی ایک مولوی صاحب چہوٹی نوکری پر مقرر ہوئے اوہنون نے اپنے تقوی وطہارت کو ایسا بڑہایا اور فی الواقع تہا ہی کہ ہر وضیع وشریف اونکو مخدوم ومطاع سمجہتا کیا ماتحت اور کیا افسر ان کی اسمرتبہ تعظیم کرتا کہ مسند پر جگہہ خالی کر دیتا تکیہ سے علحدہ فوراً ہوجاتا تہا اس تعظیم وتبجیل کے وجہ سے اسمرتبہ شہرت بڑہی کہ والی ملک نے جسوقت

یہ خبر سنی کہ ایک مولوی فیروزپور مین [illegible] ماہانہ کا نوکر ہے اوسکے قلمدان
مین کوئی مستغیث ایک انگشتی رکہہ گیا تہا جسوقت اوسکو خبر ہوئی تہا اسکی تلاش
و تجسس مین کوشش کی اور منادی کرائی تو ایک شخص آموجود ہوا اور بیان کیا کہ
بالضرور مین انگشتی رکہہ گیا تہا اور نشان بہی بتلایا کہ داغ سیاہ او سپر ہے اور
اور چاقو کے نوک سے مہین سوراخ ہے ان علامتون کے بتانے سے جب اطمینان
ہوا تو فوراً اوسکے حوالہ کی ۔
پس نہایت مرتبہ ایماندار خیال کرکے نہایت ذمہ داری کا کام اونکے
سپرد کیا مگر جو یا [illegible] رہا کہ دیکھئے ہمارے کام مین اوسکا ایمان ٹہیک رہتا ہے
کہ نہین ۔ بہلا ممکن تہا کہ مولوی کے استقلال اور عہد مین تزلزل و فتور آتا ۔ اس سے
اور بہی اقتدار کی افزونی ہوئی اور ہر ایک اوسکا نام لیکر دیانت اختیار کرتا اور
کی یہ حال تہی کہ دیانت مین مولوی کے سامنے نام کسی کا لیتا گویا ایمانداری مین
ضرب المثل اور عدیم النظیر و فقید البدیل تہے ۔ اتفاق وقت سے اونکے رفیقہ
(زوجہ) رہگرائے عالم بقا ہوئی یہ عورت عجب نیک مزاج تہی اور اصل تو یہ ہے
کہ میان کی تقوے و طہارت و دیانت و امانت کو استحکام اوسی سے تہا ۔ بعد چندے
مزاوجت ثانی کی نوبت پہونچی نئی بی بی صاحبہ تشریف لائین جیسے بنا چندے
اپنے میان کی وضع کو درست رکھا اب حضرت کی ایمان و نیت بدلنے کی کیفیت
سنئے کہ برادری مین بی بی صاحبہ کی تقریب تہی دور دور کے مہمان عورتین آئین
کوئی امیر تہی کوئی متوسط حالت اور کوئی غریب کیفیت رکھتی تہی فراغ تقریب
کے بعد مولوی کی بی بی صاحبہ واپس تشریف لائین ظاہر میان کو دیکھکر بہت

مسرور و محظوظ ملا او داس و مغموم چہرہ۔ میان سید ہے سادے طبیعت کا آدمی
اوسکو شبہہ ہوا کہ شاید اندرونی مرض تو اس سفر مین پیدا نہین ہوا جب اطمینان
سے باہم بیٹھے تو شوہر محبت گستر نے اپنی زوجہ غمخوار سے افسردگی و بدمزگی کی کیفیت
پوچھی اونھون نے پہلے تمولی طور پر فرمایا کہ کچھ بھی بے مزگی نہین ہے شاید کسل سفر
سے تغیر بشرہ مین ہو گیا ہو تو عجب نہین مگر جب اصرار شوہر زیادہ بڑہا تو ارشاد ہوا کہ
مین نے خانم کی شادی مین دہلی و ملتان کے بی بیون کے پاس جو سامان دیکھا
تو دنگ ہو گئی اونکی حقیر چھوکری کے برابر بھی میرا ظاہری سامان نہتا اور اونکے
مردون کی آمد و خرچ کی کیفیت دریافت کرنے سے پا یا گیا کہ اگرچہ سرکار سے تھوڑی
تنخواہ ہے مگر خدا تعالےٰ اونپر اسقدر مہربان ہے کہ بالائی آمدنی سے سب ہی کچھ
اونکے پاس ہے اور جو اونکی بی بیان چاہتین بے تامل اونکے چاہنے والے
میان حاضر کر دیتے اگر وہ آسمان کے تارون اور سورج کی کرنون کو اپنے ڈوپٹون
مین لگانے کی فرمائش کرین تو وہ حاضر کرین اور واے میری حالت نکبت زدہ سیکڑون
و ہزارون روپیہ سال مہراج کے یہان سے تم کو ملے مگر میری وہی حالت جیسے
بڑے گھر کی لونڈی ایسے تقریبات مین جہان حوصلے والیان اکٹھی ہون محبت ایسے
شریک کو خدا جانا نصیب نکرے۔ تقریب مین جو عورتین آئین ذرا اون کی باتین سننے
مرجا نہ۔ ذرا ادہر تو دیکھو کیا مولوی کی بی بی نہین آئین کیسا کچھ مرزانے
لکھا مگر خیال نہ کیا گیا خدا کے فضل سے یہان کون ایسی ہے
کہ جو کپڑون اور گہنے سے درست نہو۔
دُردانہ۔ بی بی جو کچھ آپ نے فرمایا صحیح ہے مگر مولوی صاحب تو

لیجائین سواری کا سامان ہو جائیگا رخصتانہ ابھی لاتے ونگی
ہون اور یہ کل حال بی بی سے اپنی جاکر ضرور ضرور کہدینا
دیکھو اصیل اس مین فرق نہ پڑے اور کچھ دیکر نہ کہنا صاف
صاف کہدینا۔

ذرا دیر مین میری شناسا عورت آئی تو اوسنے دہگت کی صدر مقام
پر سے گئی مرجانا اور رونق نے بڑی معذرت اپنے لاعلمی کی بات کی پس
دو روزکا قیام مجہے سوہان روح تھا خصوصًا چار چار جوڑے دئی والیان جب
پہلاتی تہین تو مین کہتی تہی کہ باری تعالی اے اللہ میان کیا انہین کو تو نے
سب دولت دے رکہی ہے اور سارے زمانے کی محبت انہین کے
شوہرونکو دیدی ہے۔

بس یہی باتین جب خیال کرتی ہون تو کچہ تغیر آجاتا ہوگا

مولوی - تم کچہ اوداس ہو خدا سب کچہ دے رکہے گا - ذرا مصلحت
مین تدبیر کرو -

ناز - (زوجہ مولوی) کیا میری باتین آپنے صحیح تصور نہین کین کیا میری
بے حرمتی سے آپکو صدمہ نہین ہوا - کیا سب باتین خلاف واقع تہین

راوی - خلاف واقع ہوتی مین کوئی کلام نہین کرسکتا حق بر زبان
جاری بی صاحبہ خود ہی ایسے الفاظ فرما رہی ہین - چلو خوب
بناؤ میان بیچارہ کا انتقار پنجاہ سالہ تباہ کرو خوب زیور پہنو
اور یکی ایمانی عظمت خاک مین ملاؤ (شاباش شاباش) -

مولوی - یہ کیا کہا مین تمہارے قول وفعل کو سب سے زیادہ ٹھیک سمجھتا تھا اور کیون نہ جانون جبکہ میرے اس پیرانہ سالی کے رفیق شفیق اور غمخوار حقیقی ہو۔

مثنوی حمید الکلام کے یہ اشعار میرے ورد زبان رہتے ہیں ؎

ہرچہ گفتی من پذیرم بیدرنگ	خواہشت منظور شد بے ریو رنگ
گر زنے پاپوش سر جا غم کنم	گر بگوئی خود بخود کفشی زنم
کفشت افزاید وقار و عز من	مشیوم قربان کفش از جان تن
کفش تو پشت منہم در ہر نماز	تا کہ یاد تو بیاید در نماز

غرض ان راز و نیاز[+] کی باتون کا اثر اوس زن مرید کو اسقدر جیہ ہوا کہ تمام تقوی و دینداری کو سلام کرکے آخر عمر مین اکتساب مال ناجائز کی جانب توجہ کی اور ہزارون روپیہ پیدا کیا تمام حقوق عباد کو تلف کر دیا دس پانچ برس مین موت نے آ دبایا سب بہول گئے بیماری مین بی بی صاحبہ نے خبر بہی نہ لی اپنے باپ بہائی کے گہر جا بیٹہین میان کو مسلوب الوجہ فی الدارین کیا اور خود امیرانہ بسر کیا میان کی زندگی مین اچھا کپڑا نہ کنار بعد موت کفن بہی نہ دیا اہل قرابت نے تجہیز و تکفین کی۔

پس حضرت بدیانتی کے لئے کوئی خاص وقت یا محدود مدت نہین ہے مولوی کا حال سنا عبد العزیز نے کہا ہے ؎

[+] اس ذکر مولویصاحب مین زن و شوی کے مکالمت مین جو الفاظ لکھے گئے وہ مزاح ظرافت پہنے ہوئے کے پیرایہ مین ہین ۱۲ عزیز

واعتبار دولت سکے پسندیدگی تھی۔ کسی یوروپین معزز افسر کی سفارش سے
برٹش گورنمنٹ کے علاقہ کا ایک باشندہ اوس ریاست مین مقرر ہوا شاید وہ
جانے ریاست نے مانگا تھا۔ اور اسکو جسے ذمہ داری کا کام دیا گیا وہ دیانت
پسند ملک کا رہنے والا اور دیانت دار حاکم کا بھیجا ہوا تھا جسکو تعلیم بھی خوش دیانت
ہونے کی ہمیشہ دی گئی تھی وہ کسطرح مرتکب شنایع و ذمایم ہوتا۔ علاقہ پر جاکر
خوب بند وبست کیا بڑے پیٹ والون کو پست کرکے اپنی نیکنامی کا نتیجہ بھی
عام رعایا کے نیک خیالات سے پایا اور سب سے بڑھکر یہ ہوا کہ اوسکے آقا ء قدیم
(یوروپین افسر) نے اوسکے حالات سنکر خوشنودی ظاہر کی تو اور بھی حوصلہ
نیک چلنی کو ترقی ہوئی راجہ بھی خوش رعایا بھی راضی مگر تمام ارکان واعیان
ریاست ناراض بلکہ تشنۂ خون وقت کے منتظر چھریان تیز کئے ہوے بیٹھے
تھے۔ اتفاق وقت کہ یوروپین افسر صاحب یوروپ تشریف لے گئے اور ان
بیچارے کا کوئی مربی نرہا راجہ صاحب کو سمجھایا گیا کہ زین پور کے عملدار نے
حضور کا نقصان اسقدر کردیا کہ جمع سرکاری کم ہوگئی (حالانکہ وہ رقم زاید
نمایشی و غیر ممکن وصول تھی اور عملدار ایماندار نے بحکم راجہ صاحب کے خارج
کرکے معافی مشتہر کی تھی) راجہ صاحب عقل کے مخزن اور دانشمندی و پیش بینی
کے سمندر و معدن بگڑ ہی تو گئے کچھ خیر خواہیون اور نیک کرداریون کا خیال
نکرکے حکم معطلی دیکر ماخوذ کیا اور جوابدہی کے لئے بلوایا۔ عملدار ایماندار
صاحب حاضر ہوے ارکان نے کہا کہ حضرت بیات برس سے یاستہ مین
ملایا تمام مال مار کر راہ انگریزی مین بھیجا اب چھٹی کا دودہ یاد آئے گا تو

ون کی مہلت ہے ورنہ شکنجہ اور زیر بند جناب والا کی پشت شریف پر بوسہ دیگا ۔ بیچارہ
بیچارہ کے ہوش وحواس پریشان ہوئے بہت کہا کہ بارہا مین نے کچھ نہین لیا قسم کہ
کہا ئی کہ مجھے تو نا جائز کمائی کی اجازت ہی نہین دی گئی تھی اور نہ مجھسے ہو سکتا
تہا نہ میری سرشت مین خدا نے اسکو مخلوق کیا مین کیسے کرتا ۔ جواب ملا تم نے
کیون نہ لیا تم کو کسنے ممانعت کی تہی اگر تم برا سمجھتے ہو تو نہ لیتے ہمکو اگر ولاتے
تو کیون اس ذریعہ خرابی پر پہونچتے ۔ تمکو اگر تعلیم ایسی دیگئی تو تمہارے اتالیق
کی ہے عقلی جسنے زمانہ کی روش کے مطابق تعلیم ندی اب وہ اپنی پٹیہ یہان
حاضر نہ کرینگے (معاذاللہ لعنت ایسے خیالات پر) خود نہ لیتے مگر ہمکو دیتے کیون
بُری تعلیم (دیانت کی) پائی جب عملدار بیچارہ گہبرایا اور دیکہا کہ کسیطرح آبرو
اور رہائی بخشی نظر نہین آتی تو وعدے کرکے بہاگ آیا ہر چند چاہا کہ راجہ تک
پہونچے مگر رسائی ہوئی ۔ ہوئی ۔

میری رائے یہ ہے کہ جب کبھی نوخیز نوعمر کو اخلاقی تعلیم دیجاے تو پہلے
خیانت وبددیانت کے قبائح سمجہائے جائین اور جو جو نکتے اوسکے متعلق ہین اوسکو
سنائے جائین تو امید قوی ہے کہ تمام رذائل اور خصائل ناپسندیدہ بدل کر
محمود ہو جائینگے ۔

اور سنئے گہبرائیے نہین کہ دیانت دار کے دشمن ہزارہا اشخاص ہو جاتے ہین

+ (نوٹ) چونکہ متدین فرقہ قلیل جماعت کا ہوتا اور مخالف اوسکے ہزارہا اشخاص ۔ لوگوا پنے
مکروزور دریا و نمایش سے اوسکا مغلوب کرنا ہو یا ایذا پہونچانا کچھ مشکل نہین ہوتا اور دیانت دار گروہ اپنے
راستی طبیعت اور خدا داد صدق کے منشا سے مقابلہ چاپلوسی نہین کرتا بلکہ لغزت کو بہی بکمال ادعا ۔ [illegible]

تعصبات

تعصب وہ مرض لادوا ہی کہ جب اسکا حدوث جس قوم مین ہوتا
ممکن نہین کہ حضرت مسیح بھی اسکے علاج و شفا دینے مین نیکنامی
پا سکین اور یہ وہ بلا ہی بے درمان ہی کہ ہزار تدبیر اسکے تدارک کی کوئی کرسکے
کیا ممکن کہ اوسکا ازالہ ہو اور یہ وہ جن ہے کہ بڑے سے بڑا کوئی عامل
تیرانداز عملیات مین اور اوس پر بڑے چلے کھینچے بھلا اوسکا کیا مقدور
کہ اوسکو کسی کے سر سے اوتار سکے حکما روشن ضمیر نے ہمیشہ اصلاح
و ترقیہ قوم کے لئے یہ اصول مقرر کئے ہین کہ حمایت بیجا نکیجاے اور یہ
مادہ سخن پروری اور ناجائز کوشش سے پیدا ہوتا ہے اصرار کسی فعل پر اسدرجہ
تک کیا جاے کہ آخر کو منجر بارتکاب جرایم ہوجائے اور یہ جوش محض غیظ و
غضب سے ہوتا ہی یا اخفاء امور سیئہ اور اونکے برخلاف اظہار حسن
وغیرہ - یہ امر باطل حیا و غیرت کے منشا سے واقع ہونا -
جب ان سیئات کے خلاف انسان کریگا کبھی تعصب پاس نہ آئیگا
ہمیشہ جہلا یا اہل غیظ کے طبائع سے یہ خراب مادہ پیدا ہوتا اور پھر
اسمرتبہ ساری و متعدی و بار ہوجاتا کہ عقلا و صلحا پر دسترس پاتا دسترس
سے میری مراد یہ ہے کہ جہلا کیفر کردار کو پہونچتے اونکے ساتھ ناکردہ بھی
مبتلاء عقوبت ہوجاتے - ہمیشہ کم فہم لوگ ہمدردی کے پیرایہ مین اس کا
استعمال کرتے حالانکہ یہ کوئی ہمدردی قوم نہین ہے کہ قوم اپنی بیخ کنی

سے برُے اعمال لیے اور جب گنہگار عقوبت ہو تو اوسکی مدد کیجائے بلکہ
ہرگز اونکا ساتھہ نہ دے۔

ہر قوم و ملت کے برگزیدہ اشخاص اسکی بیخ کنی ہمیشہ کرتے رہتے ہین
اور کرتے ہین مگر افسوس کہ اونکے مساعی جمیلہ کا اثر مترتب عموماً نہین خصوصاً
مسلمانون کے جسقدر فرقہ و گروہ ہین اونکے دماغ مین ہمدردی کے معنی یہی
ہین کہ جسوقت جسکو بیکس و بے یار و مددگار پاوہ مدد کرو (کوئی تخصیص مجرم
وغیر مرتکب جرم کی نہین) اس قوم مین سب سے زیادہ یہ خرابی ہے
کہ آپس مین خود جلتے اور کٹتے ہین (خاصکر فروعی مسائل مین ایک دوسرے
کا دشمن جان ہی) یہ نہین خیال کرتے کہ اسی نامعقول تعصب کیوجہ سے
نکبت و ادبار نصیب ہوا اور اسی ہٹ دہرمی اور بیجا کوشی سے ذلت
حاصل ہوئی۔ ہمیشہ صلحاء قوم نے یہی نصیحت فرمائی ہے کہ آپس مین میل
جول کرو کسی کے مزاحم و مانع نہو جو شخص اعانت چاہے تا بمقدور دریغ
نکرو یہ وہ اعانت نہین کہ اگر کسی نے کسیکو مار ڈالا اور اوسکے وارث
درپے انتقام ہوئے تو اونکے لیے تمام قوم چڑھ جائے اور مقتول کے
وارثون کو صدمہ پر صدمہ اور رنج پر رنج پہونچائے۔ بھلا یہ کوئی انسانیت
ہے کہ ایک آبادی مین چند قومین آباد ہون اور اونمین میل نہو یہ کس مذہبی کتاب
کا ارشاد ہے کہ اونکے درپے خواری ہو جاؤ اونکو تنگ کرو (عام اس
سے وہ قلیل جماعت ہو یا کثیر) یا کہ یہانتک صرف تعصب ہو کہ کشت و خون
و لوٹ اور کھسوٹ کی نوبت آجائے۔

التقاط
عزیزالوصایا

نصایح منتخج از عزیزالوصایا*

۱ اوسکو انسان سمجہنا چاہئے جسنے یہ خیال نہ کیا کہ پہلے مین کیا تھا اور اب کیا ہون اور آیندہ کیا ہوجاونگا۔ ذرا سمجہنے کی بات ہے کہ ایک قطرہ خون یا پہولکا ٹہا یا مٹی کا تودہ انا ولاغیری کا دعوی کرے۔ بہلا یہ دعوی ثابت ہوسکتا ہے (ہرگز نہین) محض بیعقلی اور نادانی کی بات ہے۔

۲ کیا ایسے بیوقوف کو کوئی شخص انسان کہہ سکتا ہے جسنے خدا کی دی ہوئی نعمت پر لات مارے اور اپنی خواہش نفسانی سے کام لیا اور سب کو احمق سمجہکر وہ انداز اختیار کیا جسپر ذلیل و رذیل نے بہی انگشت نمائی کی (میرا پندار یہ ہے) وہ انسان کبہی نہین کہا جا سکتا (یہ خیال بہت صحیح ہے)

۳ اے حمید سعید آدمی وہی ہے کہ منشار پیدائش کو پہچانے اور اپنے فرایض کو خلوص قلب سے پورا کرے خالق نے (آدمی را بہر طاعت آفرید) (نے برائے گفتن و دید و شنید) اور انسان (زندگی از بہر خورد و خفت ہست) کا حامل ہے مالک کو یہ فعل پسند آسکتا ہے (ہرگز نہین) دنیاوی آقا ذرا ذراسی بات پر بہت جہڑکتا اور زجر و توبیخ کرتا کیا انسان سے بازپرس نہوگا (ضرور ہوگا)

۴ اے حمید (خدا تیری عمر دراز کرے) ذرا خیال کرنا چاہئے کچہہ زیادہ

* عزیزالوصایا مولف کی ایک کتاب عربی زبان مین ہے جس مین صدہا نصیحتین اور وصایا مولف نے اپنے فرزندان دلبند و احباب ارجمند کے لئے لکہی ہین اوسی سے یہ التقاط کیا گیا کہ نفع عام کو ہو پہلے عربی بجز علما کے کون جانتا ہے ۔ السید محمد

سید محمد الشہیر عبدالحمید طول عمرہ پسر اکبر مولف

حقیقی بھیجے لئے پیر کیا وجہ ہے کہ اونکے ذریعہ سے جو احکام تم کو ملے اوسپر
عمل کرو (ضرور کرنا چاہئے) خود خدا نے اپنے کلام پاک مین عامہ ناس سے
ارشاد فرمایا ہے کہ ما اتیکم الرسول فخذوہ اور جب کوئی تنازع پیش آئے تو
نبی کریم کیجانب رجوع ہو لہذا مجھے یہ لکھنا بیجا نہوگا ؎

بورع و تقی کوش و صدق و صفا ولیکن میفزائے بر مصطفیٰ

غضب یہ ہے کہ اوسپر عمل نہین ہاتھا پائی کے لئے آستین چڑہی ہوئی ہے
اور (ہر کہ آمد برآن مزید کرد) طریقہ مرضیہ قرار پاگیا حالانکہ من احدث فی امرنا
ہذا ما لیس منہ فہو رد ہی اگر یہ سچی بات زبان سے نکالی جائے تو یار لوگ تیار ہین
کہ چپٹا اور زبان کا مصافحہ کرادیا جائے۔

۴۴ اے میرے حیوۃ مستعار کے سرمائے - خوب جانو کہ جو کام نرمی
ولینت سے نکلتا وہ سختی سے ہرگز نہین ہوتا بلکہ بگڑ جاتا ہے نہایت رافت قلبی
اور سچی محبت سے جو بات کہوگے وہ زیادہ اثر پذیر ہوگی ؎

مباش در پئے آزار و ہرچہ خواہی کن کہ در طریقت ما جزازین گناہے نیست

۴۵ اے میرے زیرک لڑکے استقلال عجب چیز ہے کبھی متلون حالت
رہنا نہ چاہئے اسمین بڑی بڑی تکلیفین آغاز مین ہین مگر اوسکے نتایج بہت اچھے
ہین جبکہ عمدہ امور اور خیر کے معاملات مین ہو اور وہ استقلال طبع وہم واپسین
تک قائم رکھنا دلاور مزاج کا کام ہے ریا و نمایش سے کبھی مستقل مزاج کا جی
خوش نہین ہوتا " خوب جانتے ہو کہ میرے مخالفین نے کیسے شداید مجھ پر

۴۴ بطور لطف طبیعت کے یہ اصطلاح تحریر ہوئی ہے ۱۲ سید محمد عفا عنہ

کیسے اور تشنہ خون رہے (خدا معلوم اب کیا اونکا منشا ہے) مگر اعلان کلمۃ الحق
مین مین نے جو انداز شروع سے اختیار کیا وہ اب تک ہے (یا اللہ قائم رکھ)
میرے معاندین نے مجھے کیسی کیسی مضرت پہونچائی اور منافع ظاہری کو میرے
نقصان پہونچایا اور پہونچاتے ہین مگر مین نے اپنے سکون وثبات سے ہمیشہ کام
لیا بے شک تم یا تمہارے بھائی یا اولاد تمہاری میرے قلیل اثاثہ پر نظر ڈالو
تو مجھے اچھے کلمات سے یاد نکروگے اور زبان پر بھی آئے گا کہ ہمارے لئے
ہمارا باپ یا ہمارا مورث ایسا بھی نکر گیا کہ جو باطمینان خاطر ہم لوگ بیٹھکر کہاتے
اور شان امارت سے بسر کرتے جیسا کہ ہمارے معاصر بسر کر رہے ہین جنکی
مورث سرمایہ کثیر چھوڑ گئے مگر تھوڑے غور سے یہ عقدہ حل ہوسکتا ہے کہ مال
ناجائز وغیر طیب کسی کا ساتھ نہین دیتا اور وجہ طیب وحلال ایک حال مین رہتا ہے
اور یہ وجہ حسنہ بلا استقلال کے حاصل نہین ہوسکتی (دیکھو) بہت شخص ایسے
گذرے کہ پہلے احتیاط کی مگر استقلال نے ساتھ نہ دیا پھر جو کچھ کیا کیا کہون
اونکا خزانہ وبال جان ہوگیا (سنو) بہت ایسے مجتہد پر وار ہوے کہ مین
اپنے عقاید حقہ چھوڑ کر پابند ملوثات مکروہ کا ہوجاتا پھر اب ذرا غور سے دیکھو
کہ جو جو ... اونکی شان اونکی آن جو بان کیا ہوئی سب خاک
مین ملگئے اور ہم بھی اونکے پاس پہونچینگے۔

حق بات پر جما رہنا اور اوسکا اعلان کوئی امر مذموم نہین ہی ہان جو کرے
پھر اوسکے خلاف نہو۔

اے حفیظ (حماک اللہ عن شر النوائب) تم نے میرے ابتدائی حالات

انتقام نہ لے سکتا تھا یا میری ہمت یا میرے تحمل و صبر نے اجازت انتقام لینے
کی نہ دی) اب موقع پا کر کیا اوسکو اذیت دوگے (ہرگز نہین) تم خوب جانتے
ہو کہ میرے عزیز و ہم نوالہ و ہم پیالہ (یا اونھون نے جنکی مدد مین نے کی تھی)
کیسے برتاؤ مجھسے کئے مگر مین نے ہمیشہ ع اگر مردی احسن الی من اسا - پر
عمل کیا تاکہ تم بھی اونکے ستائے ہوئے ہو اور ظلم تم پر ہوا اس سے یہہ
لازم نہین آتا کہ نیکی چھوڑ دو (ہرگز نہین)

۵ یہہ کوئی عقلمندی کی بات ہے کہ جو تم سے کوئی کچھ کہے اوسپر بلا
تحقیق و تفتیش کے یقین کر کے عمل کیا کرو (ہرگز نہین) اوسکو سنلو کیونکہ
عدم توجہ اور راوی کی روایت نہ سننے سے کج خلق مشہور ہو جاؤ گے کہ جو آدمی کیلیے
مضرت انگیز امر ہے اور عمل کرنا بھی مناسب نہین ہے کیونکہ تمہاری بھی شکایت کسی
سے کوئی کرے اور وہ عوض لینے کو آمادہ ہو جائے اوسکا وہی نتیجہ ہوگا کہ جو تم
غیر کے لئے تجویز کرتے۔

۶ کیا تم یہ آسان جانتے کہ جو دل مین آیا کہدیا پس و پیش کا خیال نہ کیا
کیا اگر کسی کریم النفس کی شان مین آپنے کوئی خفیف کلمہ کہا فرض کیا کہ وہ درپے
انتقام نہوا مگر یہ کیا اچھی بات ہے کہ اوسنے دل بھاری کیا۔

۷ یہ کیا باعث تحسین و آفرین ہے کہ آپ کسیکو بیٹھے بیٹھے برا کہین اور موقع ملنے کی
حالت مین درپے آزار و اذیت ہو جائین (یہ ہرگز مناسب نہین)

۸ کسی مہذب نے کبھی یہ شیوہ پسند نہ کیا اور نہ کریگا کہ سامنے دوستانہ طرز ہو اور
غیبت مین اوسکی برائی اور اوسکے عیب کا اظہار ہو کوئی کسیکو مجبور نہین کرسکتا کہ وہ با عزت

۸۳ مجھ پر کچھ حصر نہین کسی نے بھی یہ امر پسند نہین کیا کہ سادہ چال سے شان وشکوہ
مین فرق آجاتا شان وشکوہ اسباب ظاہری ہین کہ جو اسباب دول اور ظاہر مین اشخاص
کو پسند ہوتے جسکو علما اخلاق نے مہلکات کے بیان مین تعبیر غرور وخود پسندی
سے فرمایا ہے اور سادہ روش کا مفہوم وتعبیر اخلاق سے ہے کیا بدخلقی سے آسایش
کیسیکو ملسکتی اور خلق سے کسی متنفس کو رنج پہونچتا (ہرگز نہین بلکہ آرام ملتا)
۸۴ رشادت کو تمہارے نام سے زیادہ نسبت ہی لہذا یہ مجھے ضرور کہنا پڑا اگر رشید زمانہ ہوا
چاہتے تو راہ راست پر چلو کیسیکو دکھہ ندو بقدر امکان حاجت روائی کرو۔
۸۵ اے میرے غفار سلمہ اللہ تعالی۔ خدا نے تمکو اہل پیدا کیا اور اہلیت سے
ہمیشہ بسر کروگے (انشاء اللہ) کیا تم کو یہ پسند ہے کہ جو خدا نے تمکو دیا اوس سے فیض
کیسیکو ندو اگر ایسی سمجھ ہے اور اسکو صحیح باور کرتے اور عمل بہی کرتے اور یقین اسدرجہ
تمہارا بڑہ گیا کہ وقت ضائع ہوگا اگر کسی سے مکالمت کیجائے میرے نزدیک یہ پندار
غیر صحیح ہے (بہت درست کہا گیا) کیا تم شیوا زبان ہمیشہ سے تھے کہ جسکا اثر اوروں تک
پہونچانا اپنا کسر شان جانتے فی الواقع خدا کی موہبت ہے کہ تمکو شروع سن نمو سے
عمدہ عمدہ مشاغل رہے (اور رہینگے) تمکو خدا نے شستگی الفاظ اور چستی بیان اور
غیر زبان پر قدرت دی اور پھر کیسی قدرت کہ اہل زبان بہی گرفت نکر سکے۔ پھر اس سے
کیا تم ہی تک یہ کمال محدود رہے گا اپنے قومی بھائیون کے لئے اسکا ذخیرہ ضرور
جمع کرکے اونکو فائدہ دینا چاہئے۔
۸۶ قادر السنہ ہونا نہایت محمود وپسندیدہ امر ہے نہ یہ کہ اپنا مقابل کسیکو نہ سمجھو سبکو
نافہم کہو ہر فرد مین کوئی نہ کوئی ضرور ملکہ اور بے ہمتا ہوتا لازم ہے کہ سے

آغا سید رضا المشہور
بعبد الغفار [illegible] مؤلف

درکنار نوبت آبروریزی و خونریزی کی پہونچے بھلا بتلاؤ تو ذرا کس ہادی امت و
مصلح قوم نے اسطور سے دعوت و منادی اسلام فرمائی بلکہ انبیاء و صلحاء
امم پر بڑے بڑے جور و ظلم ہوئے اونہون نے اُف نہ کیا اسطرح کی دعوت
اوسوقت اثر و فائدہ دیتی جبکہ تنزیل ربانی اور ارشاد نبی کے مطابق عمل کیا
جاے رائے و قیاس کو دخل نہ ہے جسقدر خرابی اور بربادی دین مین واقع
ہوے محض عدم اتباع تنزیل الہی و حکم نبی کیوجہ سے ہوئی اور ہوتی اور ہوگی
کیا ایسی دل آزاری و خودرائی کو اتباع کہینگے یا کہ تلقین و تعلیم کہا جائے گا
(ہرگز نہین یہ اتباع نہین بلکہ خودپسندی ہے)

۳ میرا مقصود اس سے یہ ہے کہ ہر انسان فعل کرے خالصاً لوجہ اللہ محض
احراز سعادت و ادخار ثواب اور افادہ و ترفیہ عام کے لئے ہو نمایش کا دخل
نہو اگر ایسا ہو اور اسپر عمل کیا میرے نزدیک وسکے اہل اخلاق ہونے مین شک نہین

۴ اے فرزند دلبند بھلائیون اور نیکیون کے خزاین پر اگر تجکو قبضہ کرنا منظور
ہے تو دیانت اختیار کر کیونکہ وہ کنجی ہے تمام دولت کی مکانون کی اور ظاہر ہے
کہ بے کنجی کے قفل نہین کھلسکتا۔

۵ اے پسر ارجمند دیانت پر انسان پورا دسترس نہین کرسکتا جب تک تقوی
پر عبور نہو کیونکہ تقوی کو راس الحسنات حضرت صلعم نے فرمایا ہے۔

۶ اے لخت جگر تم جانتے ہو کہ دیانت تمام تکلیفون اور زحمتون کا دریا ہے
بے شک ایسا قیاس ابتداءً ہر ایک کا ہوتا ہے مگر تہوڑے غور سے یہ عقدہ حل
ہوسکتا کہ انسان جب تک شناوری و تیراکی کی مشق نہ کرلے گا دریاے زخار

سے موقع نایاب (یا دُرشا ہوار) نہین پا سکتا شنا وری کے لئے اصل اصول
سانس کا روکنا اور جسم کا سنبھالنا ہو اسی طرح اختیار دیانت مین نفس پر قابو
پ آے نور دیدہ - کوئی انسان عیور یہ امر پسند کر سکتا کہ کسی کے سامنے اوسکی
آنکھ نیچی ہو جاے (ہرگز نہین) پھر کیسے ہو سکتا کہ کچھ وجہ نا جائز سے حاصل کرے
اور تمام عمر اوسکو دبنا پڑے (ہرگز نہین) کیا تم کہہ سکتے ہو کہ کوئی شخص بے امید
نفع و دفع ضرر کے کچھ دیتا ہے (ہرگز نہین) تمام دنیا کے کامون مین اگر کوئی
ایک پیسہ خرچ کرتا تو اوسکے عوض ہزار روپیہ کا کام نکالنا چاہتا اور دوسرے کے
ایمان کو تلف کراتا پھر بتلاؤ کہ کوئی عاقل اپنے ایمان کا تلف ہونا چاہے گا
(ہرگز نہین)

پ آے میری زندگی کے نتیجے - کیا تم پسند کر سکتے ہو کہ نا جائز وجوہ سے
تمہارے لئے ذخیرہ جمع کیا جاے اور غیر طیب مال سے نشو و نما دیا جاے اور تمکو تو مندی ہو اور
پھر خداے واحد کے سامنے تم کو یا جمع کرنے والے کو سرخروئی ہو اس سے
سرخروئی نہین ہو سکتی (بلکہ ابدی روسیاہی) -

آے میرے عزیز از جان کیا تمہاری سمجھ مین ایسا ہو کہ جمع کرنیوالے وجوہ
نا جائز کے لئے روسیاہی ہے نہ صرف کرنے والون کے لئے اگر ایسا خیال ہے
تو مخالف عقل ہے (دیکھو بخاری شریف) اصل مجرم اور مددگار جرم کی حیثیت
ایک ہی ہے -

آے میرے یادگار کبھی انسان کو سرداری اور ریاست کا درجہ نہین مل سکتا
جب تک کہ حلم اور بردباری ہو اور حلم انسان مین نہین آسکتا جب تک مسائل اخلاق

پر مجبور نہ ہو۔

اے طالب ترقی آبرو۔ تجھے اپنی عزت وآبرو بڑہانا منظور ہے تو تو وین کی پابندی اختیار کر اور بے اتباع اوسکے عظمت نہین پا سکتا اور ہر وقت ہر ایک کی مدارج و مراتب کا خیال و موازنہ کرتا رہ۔ ایسے الفاظ زبان پر آئین ہرگز نآئین جو دوسرے کو مکروہ معلوم ہون اور بالفرض اونکا کہنا منظور ہی ہے تو اوسکا ضد اپنے جانب کر کے کہو اور ایسا پیرایہ مکالمت ہو جس سے تمہارا طرز سخن شیرین ہوجاے اور آخر مین قبولیت عام کا درجہ پائے ورنہ سخت الفاظ کا کہنا ہمیشہ رنجش بڑہاتا اور آبرو جاتی ہے۔

۹/۲ اے میرے پیارے۔ زیرکی و دانائی یہ ہے کہ کسی کی سعایت و غمازی سے کبھی برہمی مزاج نکرے کیونکہ چغلخور کا مقصد محض اپنی درخور اور افزونی رسوخ ہے نہ تمہاری ترقی چاہتا اور نہ تمکو وہ باآبرو دیکھنا پسند کرتا ہی جب تم سے اوسکی غرض نکلجائے گی بیگمان تم سے علحدہ ہو جاے گا۔

۹/۳ اے بھائی کبھی اپنے ماتحت پر بیجا غصہ نکرنا کیونکہ انسان وہ بھی ہے اگر بشریت سے خفیف جرم ہو گیا تو معافی دو ورنہ تم سے جوبالا ہے وہ تمکو بھی تھوڑے ہی جرم مین پکڑ لیگا اوسوقت تمام غیظ و غضب بھول جاؤ گے۔

۹/۴ اے بھائی سفر اسی خطا مین کسی سے ایسی سختی نکرو جسکا جواب تمکو بری طرح سے ملے۔

۹/۵ اے بھائی عمدہ زندگی و فیاض حیات یہ ہے کہ کسیکی ضرر رسانی مین شرکت نکرو اور نہ کسیکی مضرت سے خوشی ظاہر کرو بلکہ ہر شخص کی جائز مدد کرو کیا تمکو یہ پسند

اختتام جلسہ

اختتام سرگذشت

تقریر سیّاح کا خاتمہ۔ حاضرین کا شکریہ سیاح کا وداع

سیّاح۔ اپنی زندگی کا قصہ کہانتک کہون اور آپکو رام کہانی سناؤن مین نے
تمام عمر ہرزہ گردی و دریوزگی و بادیہ پیمائی مین ضائع کی جسکا نتیجہ بجز تاسف
وحسرت کے کچہ نہین ہے۔ وللہ درمن قال صرفت العمر فی لہو و لعب
فآہا ثم آہا ثم آہا۔

میرا تو یہ ہرگز منشا و مقصود نہ تہا کہ آپ جیسے اصحاب علم و فطنت کے
سمع خراشی اور تضیع اوقات کرون مگر مجہے دو امور نے مجبور کردیا ۱ اپنی
سرگذشت بیان کرنے سے اور اپنے خاندانی حالات گذشتہ کو یاد کرکے
موجودہ کیفیت کو دیکھتا اور عبرت کرکے نفس مرید کو متنبہ کرتا اور خلایق
کو دکہلا دیتا کہ ایک اعلیٰ خاندان علم و فن کا مین ننگ و عار ہون۔
۲ اپنے مکرم میزبان کے حکم کو بجا لانا اور یہ امر سب سے فایق ہے
مگر مجہے یہ خیال ہے کہ وقت ضائع ہوا اور کلام موثر نہوا اور کسطرح ہو
جبکہ میرا مبلغ علم ہی کچہ ہو یہ پہلی کتابون کا خلاصہ اور اپنی سفر و سیاحت
کا تجربہ یہ میری گویائی کا معین ہوا تو کچہ مین نے عرض کردیا جناب میر عمل تو
ع بر رسولان بلاغ و باشد و بس پر ہے۔ اگر قبول ہو زہے قسمت
اگر نا مطبوع ہو میری شامت۔ سامعین کا حرج ضرور ہوا اوسکی معافی

چاہتا ہون -

جماعت حاضرین سے آواز آئی - کیا فرمایا ہمارے لئے آپ کا ارشاد دستور العمل یا مفرح القلب ہے - ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے آج قوم (میزبان) کے وسیلہ سے آپ جیسے طیب النفس کریم الطبع سلیم المزاج کی زیارت نصیب ہوئی اور فیضان وعظ سے بہرہ اندوز کامیاب ہوے

میزبان - جناب سیاح صاحب وحضرات حاضرین مکرمین ہماری کیا بلکہ ہماری قوم کی خوش طالعی تہی جو ایسا بلیغ وفصیح واعظ شیریں کار ہمارے یہان تشریف لایا اور اپنے قدم رنجگی سے آبرو بڑہائی اور آبرو صرف نہین بڑہائی ہماری بصیرت وخبرت کی ترقی کے مسائل اخلاقیہ کی ضمنی بیان مین جو رذایل وقبایح معاشرت اہل دنیا بیان کئے اوس سے اصل تو یہ ہے کہ انسانیت کا درجہ دکہلا دیا اور ظاہر کر دیا کہ جب یہ رذایل نہون تو انسان ہے ورنہ ایک ہڈیوں کا ڈہانچا ہے جو کارآمد نی نہین ہے مین تہ دل سے سپاس گذار سیاح ہر دلعزیز کا ہون اور سب لوگونکو آگاہی رہی کہ یہ تمام بیان اصطلاحی خطابین ہے جسکو دوسرے وقت صاف واضح طور پر لکہکر شائع کرونگا اگرچہ اورون نے بہی کچہ کچہ لکہ لیا ہے مگر مین نے حرف بحرف یا لفظ بہ لفظ مطالب کو تحریر کیا ہے -

سیاح تسلیم - مہمان نوازی کا شکریہ قبول فرمائی اور اس چند روز کے قیام فقیر مین جو تصدیع وتکلیف ہوئی اوسکو معاف کیجئے اور اجازت دیجئے کہ یہ درویش کل بعد نماز فجر چلتا پہرتا نظر آئے کیونکہ رمتا جوگی بہتا پانی

اچھا ہوتا ہو سیاح یہ کہکر صدر مقام سے اوٹھکر سب کو آداب بجا لایا۔

جماعت کثیر فی امان اللہ سپرد کرتے ہین دعاے خیر سے جناب یاد فرمایا کیجئے

اور خداے تعالی آپکو اس وعظ کا نیک جزا دے۔

آواز بلند۔ آمین ثم آمین۔

ضمیمہ

(چند اکابر و مصلحان قوم کے اچھے خیالات کا اظہار نسبت عزیز الاخلاق کے)

مجھے اس قصد سے ہمیشہ نفرت رہی اور ہے کہ حضرات طیب النفس کی تحریرون اور زرین خیالات کے اظہار کے پیرایے مین اپنی خودستائی و خویشتن ثنائی کرون مگر مجبور ہون کہ جن کبرا وقت نے اپنے اصابت راے اور منصفانہ خیالات سے **عزیز الاخلاق** کو برا نہ سمجھکر مجھے اطلاع سے اعزاز بخشا اونکے اشفاق گرانمایہ کا شکر نہ کرنا نہایت مرتبہ کفران نعمت و مخالف تحدث بالنعمہ ہے اونکے بے بہا خیالات کے نتایج کا ایک ذخیرہ ہے جنکی تعداد بہت زاید ہے اونکا بیان بالاستیعاب ذکر کرنا ناظرین شایق کے کلالت و ملالت خاطر اور اضاعت وقت میرے پندار مین ہے لہذا اوس طومار ضخیم سے معدودے چند کی نقل اس ضمیمہ مین ہے۔

مین سب سے اس امر کو فرض سمجھتا ہون کہ حامی قوم۔ خیرخواہ اسلام فصیح البیان طلیق اللسان۔ بلیغ زبان۔ نئی انشا پردازی کی جان۔ قالب تہذیب کی روح روان جناب امراؤ مرزا صاحب الشہیر بہ مرزا حیرت دہلوی

یہ قوم کی قدر افزائی ہے ورنہ میری تالیف ہی کیا چیز ہے جسکو بنظر قدر [illegible]
دیکھے۔ نہ میرا مبلغ علم ایسا ہے جسکی شہرت سے تالیف کی خواہش سب کو ہو۔

فقیر مولف عفا عنہ

استنارات

طبع حامی وخیر خواہ اسلام نیک اندیش خاص وعام یکتاے زمان وحید
آوان فصیح اللسان بلیغ البیان اہل تالیف کثیر مرجع کبیر وصغیر کاشف العویصات المعضلہ
مبین الغوامض المشکلہ۔ (اعنی)

حضرت مولوی امراؤ مرزا صاحب حیرت دہلوی سلمہ اللہ القوی

نمبر ۱۴۲

جناب مولینا سید عبدالعزیز صاحب اسلامی گروہ کے سرتاج سلامت
وعلیکم السلام۔ پرسون جناب کا ایک رسالہ موسوم بہ عزیز الاخلاق
پہونچا۔ مین نے اوسے اول سے آخر تک بغور دیکھا۔ مین آزادانہ اسپر ریمارک
کرتا ہون واقعی یہ رسالہ بطور ایک دلچسپ قصہ کے لکھا گیا ہے طلبا کے لئے خصوصًا
بہت مفید ہے جن مطالب کے کہ اتنے بڑے رسالہ مین گنجایش ہوسکتی تھی اس سے
زیادہ قابل مصنف نے صرف اپنی قابلیت اور علمیت سے وہ باتین درج کی ہین
کہ جس سے نہ صرف اون کی لیاقت کا ہی اظہار ہوتا ہے بلکہ قومی ریفارم کی بھی
صفت اسیقدر پائی جاتی ہے اردو تحسین اور روزمرہ سے بھری ہوئی ہے
عبارت کا سلسلہ قابل مدح ہے قصہ کا انداز بہت اچھا ہے۔ جن باتونکی

کہ آج کل ضرورت تھی وہ جہان تک مین اندازہ کرسکتا ہون ہو وان مصنف نے
پورے پورے بیان کئے ہین ۔ ملک کو واقعی ایسے ریفارمر کی بہت سرگرمی سے
قدر کرنی چاہئے ۔ مسلمانون کو بڑے فخر کا مقام ہے کہ ان مین ایسے ایسے لایق اور
کثیر التصنیف لوگ پیدا ہونے لگے ۔ ہمارے یہ کہان نصیب تھے کہ ہمارے زمانہ مین
ہمارے ہی آنکھون کے آگے ان انفاس کا ظہور ہووے کہ جنکو زمانہ نے ہماری
اصلاح کے لئے پیدا کیا ہے مین کتاب مذکور کی نسبت اس کہنے کی بھی جرات کرسکتا
ہون کہ اگر گورنمنٹ کے مدارس مین یہ لے لی جاوے اور طلباء کے درس مین مقرر کردیجاے
تو ان چڑے چڑیا کی کہانی والی کتابون سے بدرجہا بہتر ہے جنکا یونیورسٹیون مین
رواج ہے ۔ بڑے خیالات کی اصلاح چھوٹے چھوٹے خرافات اقوال کی درستی
شریر اور رذیل اشخاص کی قابل تنفر اور کریہہ عادات سے پرہیز ۔ اپنے سچے احبا کی
قدر کرنا ۔ غرض انسانی زندگی کی ضروریات جیسے اخلاقی حیات درست ہوتی موجود
ہین ۔ ایک بڑی بات اس کتاب مین یہ رکھی ہے کہ حکمیہ اور منطقی مسایل کو ایسے
سیدھے سادھے اردو مین مشرح بیان کیا ہے کہ جو از خود لاثانی اور عالی دماغ
مصنف کی تعریف پر ناظر کو آمادہ کرتی ہے ۔ اب تک صدہا کتابین اخلاقی اور تمدنی
پیرایہ مین تحریر ہو چکی ہین لیکن اس کتاب مین وہ صفت جس سے ہم دایرہ امتیاز مین
اسے قائم کرسکتے ہین یہ ہے کہ یہ جامع مطالب و مقاصد ضروریہ ہے ۔ علاوہ ان
تمام باتون کی ایک صفت اسمین اور بھی ہے اور وہ سب سے زیادہ قابل قدر ہے
یعنی اکثر مواقع پر احادیث نبوی کا ترجمہ یا صحیح حدیثون کے مطالب درج ہین ۔ اہل
علمون کو فرض ہو گیا کہ وہ اسے دینی کتاب کے طور پر گو قصہ کے لباس مین کیون نہو

ہمیشہ اپنے درس مین رکھین۔ نہ صرف مسلمان بلکہ ہر قوم اور فرقہ کے طلبا اس سے
استفادہ لے سکتے ہین فقط

راقم امراؤ مرزا حیرت دہلوی ۱۲ ستمبر ۱۸۹۱ء

دوسرے مرتبہ جناب معلی القابہ نے اپنے گرانمایہ خیالات کے اظہار سے
مشکور فرماکے گرانبار فرمایا اور ظاہر کردیا کہ قدر علم کی عالم ہی کرتے اور تالیف کے
مقاصد وہی جانتا کہ جو خود کثیر تصنیف رکھتا ہے یا جسکی نظر سے اسفار علم گذرے ہین

ولہ

عزیز الاخلاق جو اسوقت میرے سامنے کھلی ہوئی رکھی ہے اور
جسکی لطیف و دلچسپ باتتابع مضامین کو بار بار پڑھ چکا ہون یہ جناب مولانا مولوی
سید عبد العزیز صاحب کی تالیف سے ہے جہان تک مین اس کتاب کی
بابت رائے دیسکتا ہون وہ یہ ہے کہ یہ اخلاقی نسخہ نہ صرف پند و نصایح سے پر ہے
بلکہ اسمین پولیٹکل اور مجلسی تمدنی ۔ اخلاقی معاملات طرز معاشرت کو ایسے برجستہ جملون اور
سیدہی سادی عبارت مین ادا کیا ہے کہ جو سب کی سمجھہ مین باسانی آسکتی ہین ۔
کتاب کی بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے محدود مضمون سے ایک غیر محدود اور
وسیع مضمون کو اپنا محاط بنالے جسقدر اسکے پڑھنے سے باذوق طبیعتین دلچسپی حاصل
کرین اسیقدر بلکہ اس سے زیادہ اپنی حالت کی اصلاح کرنیکا انہین موقع ملے اگر انسان غور
عزیز الاخلاق کا مطالعہ کرے گا تو اوسے ایسے بہت سے قیمتی خزاین کا ڈھیر
ملیگا کہ جو بڑے جستجو اور عرق ریزی کے بعد حاصل ہوتا۔ ایسے مصنف کی مسلمان
جتنی عزت افزائی کرین تھوڑی ہے۔ یہ کتاب گو ہر شخص کو جو اسکو دیکھے ایک

حدتک فائدہ پہونچا سکتی ہے لیکن طلبہ کے لئے تو یہان ہے اگر ہندوستان کے یونیورسٹین
اسکو اپنے یہان تعلیمی کتابون کے سلسلہ مین شامل کرلین تو طلبہ کو ہر قسم کی
مدد ملے گی انکا اخلاق سنوریگا وہ جانینگے کہ زندگی کیونکر بسر کیا کرتے ہین انہین معلوم
ہوگا کہ عجب وتکبر کیا کیا خرابیان پیدا کرتا ہے وہ اسکا پورا تجربہ کرینگے کہ اخلاق
سے ہمین کیا نتیجے پیدا ہوے ہین - انہین اس امر کا مشاہدہ ہوگا کہ دنیا مین مہذب
بننا بہی عجیب چیز ہے وہ اس کتاب کو مطالعہ مین لاکر ملاحظہ کرینگے کہ ان برائیونکے
دور کرنے کے لئے مستعدی ظاہر کرہی ہے کہ جو عموماً طلبہ مین پیدا ہوجاتی ہین -
گو صدہا اخلاق کی کتابین میری نظر سے گذر گئین لیکن مجھے یاد پڑتا ہے اگر میری
یاد درست ہے کہ ایسی جامع کتاب اسوقت تک دیکھنے مین نہین آئی اسکا ڈھنگ
بالکل انگریزی اخلاقی کتابونکا سا ہے کہ جو عموماً اکثر مطالب پر حاوی ہوتے ہین
زبان صاف، روزمرہ درست - عبارت دلچسپ لطیف مضامین با نتائج اور قیمتی
اس مین درج ہین - جو با مذاق شخص دیکھیگا اسے میرے ریمارک کی تصدیق ہوجاویگی جس شوق سے
کہ مین نے اسکو شروع کیا اوسی شوق سے مین نے اسکو ختم کیا مین نے اوسے دیکھکر وہ فایدہ اٹھایا کہ
جو ایک قابل روشن دماغ مصنف کی تصنیف سے مجھ جیسا شخص اوٹھا سکتا ہے مولانا صاحب
موصوف ایک لایق اور عالم شخص ہین اونکی تصنیف سے صرف یہی غرض معلوم
ہوتی ہے کہ تمام آدمیونکو جو فائدہ اوٹھانے کی قابلیت رکھتے ہین مستفید ہون ہم
بہت دہوم دہام سے ایسے ہی خواہ ملک وقوم کی تائید کرتے ہین اور دعا کرتے
ہین کہ خدا ایسے مصنف کی کوششون مین برکت دے آمین ثم آمین -

راقم امراؤ مرزا حیرت دہلوی

انتخاب تحریر مولوی سید محمد حسین صاحب بہادر اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمۂ زراعت و یونیورسٹی فیلو الٰہ آباد و ممبر سیریبن سیسٹر کالج انگلینڈ آپ نے کتاب عزیز الاخلاق بھیجا مین نے اوسکو پڑھا پڑھنا کیا معنی بچشم غور دیکھا واقعی آپ نے ملک کے لیے ایک رسالہ اچھا علم ادب مین لکھا ہے اور ایسی کتابون کی آج کل ہم لوگون کو بہت ضرورت ہے محاورہ کی تعریف یا مسایل تمدنیہ کی موشگافی کی تنار فضول ہے جبکہ کثیر التصنیف فاضل ادیب کی تحریر ہے خدا آپ کی عمر مین برکت دے۔

آپکا نیاز مند محمد حسین کانپور ۹ م - اگست ۱۹۰۱ء

انتخاب والا نامہ فیض ختامہ امیر الامرا رئیس الوزرا النا قد المتانا بین الاقران انسان عین الاعیان وزیر الدولہ خلیفہ سید محمد حسن خان بہادر سلمہ اللہ بالتفاخر سی ایس ائی وزیر الاعظم راج پٹیالہ ملک پنجاب

حضرت مولانا - آپ کی عطیہ دونون کتابین عزیز الاخلاق و حمید الکلام جو آپ نے محض حب قومی سے ہدیۃً ارسال فرمائی ہین میرے پاس پہونچ گئین جنکے لئے مین تہ دل سے آپکا شکریہ ادا کرتا ہون واقعی ایسی کتابون کی قوم کو ضرورت اور ایسے ہی مولفین کے زمانہ کو حاجت تھی آپ نے قوم پر احسان فرمایا جسکا جزائے خیر خدا دے مین اس گرانمایہ ہدیہ کے عوض اعجاز التنزیل یعنی مولفہ کتاب جو میری سہ سالہ محنت کا نتیجہ ہے نذر کرتا ہون علیا

سے پُر فلٹ پہونچے گا۔

خاکسار محمد حسن

انتخاب تحریر فیض مطیر جالینوس ہندوستان رشک فلاطون
یونان محی ضوابط و احکام حکمت سدید جامع مسایل طب
قدیم و جدید بارع دہر او حد عصر جناب حکیم شیخ محمد اصغر حسین
خانصاحب المخاطب بہ خطاب افسر الاطبا رخلف الرشید
غفران مآب منشی شیخ غلام غوث صاحب رئیس فتحگڈہ متعلق فرخ آباد

مولوی صاحب معظم و محترم زید مجدکم ۔ والا نمیقہ مع کتاب بلاغت نصاب
جامع فضایل اخلاق جمیلہ و مخزن ہدایات صفات جزیلہ خلاصہ تجارب دانشمندان
آفاق موسوم بعزیز الاخلاق تصنیف سامی موصول ہوا اوسکے مطالعہ سے
نہایت مسرت انبساط ہوتا میرا قصد یہ تھا کہ بالاستیعاب اوسکو مطالعہ کرکے پاسخ عالی نمیقہ
کا لکھونگا مگر بسبب ہجوم مریضون اور اپنی علالت کے ایسا فاقد الفرصہ ہون کہ
باوصف امتداد زمان ابتک اوسکے مطالعہ سے فارغ نہین ہوا ہون تخمیناً
دو جزو دیکھنے کو باقی ہین حق تو یہ ہے کہ آپ نے بہت عمدہ کتاب بڑے خوش اسلوبی
اور سلاست عبارت سے ایسی لکھی ہے کہ ہر شخص کو فیض اوسکا پہونچے گا خصوصاً
اس زمانہ مین کہ طوفان بے تمیزی موجین مار رہا ہے اور در و دیوار صدا سے
آزادی پکار رہا ہے اسوقت ایسی کتابین ضرور درکار ہین خدا آپکو صد و بست سال

سلامت و بامراد رکھے اور جزائے خیر دے۔

اصغر حسین ۵ ستمبر ۱۹۰۸ء از فتحگڈہ ضلع فرخ آباد

رقیمۂ خامہ

حضرت قطب الاولیا سرآمد اصفیا مفسر بے نظیر فقیہ روشن ضمیر حکیم الحکما۔
تاج الاطبا مولینا شاہ عبد الحق کانپوری نزیل حیدرآباد المخاطب بخطاب
شمس العلما۔ ابن عارف باللہ شاہ غلام رسول رسول نما نقشبندی مخدومی
روحی فداک یا سیدی ۔ السلام علیکم وعلی من لدیکم سپاسگزار
خداوندی ہون کہ لے چہ برس بعد مجھے یاد کیا جزاک اللہ کہ اپنے خیالات زرین
کا مجموعہ مجھے عنایت فرماکے مجھے اس لایق آپ نے سمجھا کہ اوس سے فیض حاصل کرون
مولینا آپ کی تالیف کی کیا التعریف ہو سکے تقریظ کے لئے بڑی قابلیت چاہیے
کم استعداد اور اردو خوان لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل کا یہ جگر کہ پانچوین سوارون
مین نام اپنا لکھا ہے۔ قیام کانپور اور باہمی یکجائی کے وقت میرے ذہن مین
گذرتا تھا کہ کسی وقت ایسا مجمع اخلاق اپنے دماغی قوت سے قوم کو ضرور فائدہ
پہونچائے گا الحمد للہ کہ میرا خیال صحیح نکلا - مین نے اردو در کنار عربی مین بھی
اس مذاق کے ساتھ مسایل اخلاق کی موشگافی نہین دیکھی (جیسا کہ مخزن الاخلاق
مین ماشاء اللہ آپ نے فرمائی) مین جب آپ کی اس کتاب کو دیکھتا ہون یہ
سمان نظر آتا کہ میرا پیارا فاضل محدث عبد العزیز با لواجبہ گہر ریزیان فرما رہا ہے
اور مین اوسکو اپنے دامن التقاط مین لے رہا ہون - مین اوسکے مضامین سے

ایسا مستفید ہوا کہ ایک روز تفسیر انک لعلی خلق عظیم کی مین نے بیان کی تو آپ ہی
کی کتاب کے مسایل سنا دیئے۔

حمید الکلام کا مذاق مولینا وہی ہے جسکا وعدہ ایک مرتبہ آپنے
فرمایا تہا الحمد للہ کہ میرا فاضل محدث کو ظاہری ہنین ہے بلکہ غواص و آشناء
قلزم تصوف و عرفان ہے۔ آپ کا کلام مستانہ ایسا نہین ہے کہ سواے ارباب
طریقت کے آج کل کا کوئی ملا سمجہہ سکے۔ آپ نے وہی کام کیا جو شفیق قوم اور
سرگروہ جماعت کو کرنا زیبا ہے فی الحقیقت مسلمان اسوقت اخلاقی مسایل سے
بے بہرہ ہو رہے ہین آپنے اونکے ساتہہ وہ نیکی کی ہے کہ جو سرتاج گروہ مسلمین کو
فرمانا چاہیئے اور کیون آپ نفرماتے سیادت قوم کا یہی منشا ہے اگر اب قوم
تو یہ نکرے وہ چاہے نظم

بسوزش دل من چشم تر چہ کار کند	بطالعیکہ زبون شد ہنر چہ کار کند
نہال تلخ نگردد بہ تربیت شیرین	پسر کہ بدگہر افتد پدر چہ کار کند

مولینا خدا تمہاری عمر و علم مین برکت دے۔ کیون برداشتہ خاطر ہو یہی
کل کی بات ہے کہ بسن آغاز مین نے دیکھا تہا غالبًا چالیس کے قریب عمر پہنچی
ہوگی اسے بہائی لڑکونکو پڑہانا بڑا فرض ہے۔ اونکے دماغ کو علم حدیث سے
روشن کرو دل سے دماغ بچون کا پریشان نکرنا وہ بیہودہ مشقت ہے جسکا معاد سے
تعلق نہین ہے۔ کیا وہ زمانہ بہول گئے کہ کانپور مین گہنٹون مجہسے آپ تفسیر مین
اولجہتے تہے اپنی پرزور تقریر سے میرا ناک مین دم کر دیتے تہے اللہ رے یہہ
دماغ آپکا کہ جس بحث پر اصرار کیا اوسکو ثابت کر دیا۔ مفتی میر عباس جیسے

اوپب کو اپنے ادیبانہ کلام کا معتقد بناتا آپ ہی کا کام تہا میر جمال الدین
شیعی کو مناظرہ کے وقت پس پا کرنا اور اون سے عجز نامہ لکھانا آپ ہی کے
حصہ مین تہا مین تو متعجب تہا کہ ایک ہفتہ کی بحث مین کیا نتیجہ ہوگا مگر پہر میدان
آپ ہی کے ہاتہ رہا الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

مولینا۔ کیا وہ وقت تہا کہ آپ امام رازی کی تفسیر کبیر کو جامع تفاسیر ارض
فرماتے تہے اور مین اوسکے خلاف تہا مہینون اسکی بحث رہی مگر آپ نے الفاظ
اپنے واپس لئے اور مجہے تہکا دیا مین دکن مین برداشتہ خاطر رہتا ہون وہ
لطف بیان کہان اور نہ اوکو دیان مزا۔ سفر حجاز درپیش ہے ہر دم یہی لو لگی ہے
برتا رکیئے خاطر من جسم گرانست — برگیر الہی زمین این بار گران را
حرمین مین پہونچکر مالک کی بارگاہ مین آپ کی حسن عاقبت اور بچون کی ترقی علم
وعمر کی دعا کرونگا۔ ماشاء اللہ حمید مد عمرہ اب تو کچہ سمجہنے لگا ہوگا اوسکو حدیث
ضرور پڑہانا مجہے اوسکے دیدار کا شوق ہے مگر اب وقت نہین ہے کہ عبد الحق و
عبد العزیز کو یکجائی نصیب ہو۔ الا ماشاء اللہ

راقم دعاگو فقیر عبد الحق عفی عنہ
از حیدرآباد دکن

صورة ما قرظ

الفايق اقرانه بلاريب المتنزهة قومه عن كل وصمة وعيب الفاضل النحرير
ومن ليس له في اقرانه نظير نخبة الولي الفضل الاماجد ومن قرة عيناه الاقارب والاباعد
حكيم الحكماء واسوة الاطبا البري عن كل شين السيد
مرتضى حسين وقاه الله تعالى من كمال العين۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله العزيز العلي الحكيم ملهم عزيز التهذيب
والاخلاق لخلقه بالفضل العميم والصلوة والسلام
على النبي الخميم المنعوت في الكتاب الكريم
بانه لعلى خلق عظيم واولاده آل يس وحم الذين هم
شفعاء الامة وكاشفو الغمة يوم ازلفت الجنة وسعرت
الجحيم — اما بعد فقد قرت عيون الدهر بهذه القرة
تجلت اتراب العصر من هذه الدرة وهي حديقة
اشجار الاخلاق عارية عن اهواء الاقلاق وجنة ازهار الاشفاق
الفائحة بعبقات السرور ولا شقاق فيها ابكار قواعد الحيا
والاحسان معرفة قلوب الاتقياء بالتجميش وحسن البيان
وغلمان فوائد الحلم والسكون المزيلة بشجو الفواد من لحاظ العيون۔

اطربت النفوس حمائم مباديها الهادرة واطابت
الخواطر اكمام معانيها الناضرة ابياتها معمورة
بتدبير المنزل وصفحاتها النظم المدينة الفاضلة
خير موئل ابواب جناتها متوجة لكل خليل
وحياضها المترعة مملوة لابن السبيل فلله
در مولفها الجليل و[illegible] النبيل قد انبت
شقايق البلاغة من مخضر و اصطر سحائب
الفصاحة على اتفاق نظمه ونثره و[illegible] .. لا و هو
رب الاخلاق والاداب زينة حلان الاحباب
ملجاء الابرار وحيد الاطوار الحكيم الاجل الاسعد
السيد عزيز احمد الشهير بعبد العزيز
الحسينى الرضوى درت فوائده وعمت
عوائده فما المرجو من الناظرين اليها
والمقبلين عليها ان يعلموا قدرها بالافكار
الصحيحة ويعرفوا فضلها بالافهام الصريحة
واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين
وصلى الله على سيدنا محمد واهل
بيته الطيبين الطاهرين

اقل انام سید مرتضی حسین غفر الله له

اخبار مہذب و گداز پریس لکھنؤ محلہ کٹرہ برن بیگ خان
باہتمام مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر ایڈیٹر مہذب اخبار
نمبر ۳۶ مطبوعہ ۲۳ ستمبر ۱۸۹۱ء مطابق ۱۹ صفر ۱۳۰۹ھ
روز چہارشنبہ جلد ۲ - صفحہ ۳۹۲ -

عزیز الاخلاق ایک عمدہ علم و ادب و اخلاق کی کتاب ہے جیسا کہ اوسکے نام
سے ظاہر ہوتا ہے اسکے مصنف مولوی سید عزیز احمد الشہیر بہ عبد العزیز
صاحب رضوی فرخ آبادی ہین - اور الہ آباد کے مطبع نجم الثاقب
مین ۲۰×۲۶ تقطیع کے متوسط درجے کے کاغذ پر چھپی ہے - اور سر آکلنڈ کالون صاحب
بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے نام پر ڈیڈیکیٹ کی گئی ہے
اور اسی غرض سے اخیر مین ٹائٹل - فہرست - اور دیباچہ انگریزی زبان مین بھی
لگا دیا گیا ہے اسمین اخلاق کے ضروری مسائل الیگری کے طرز پر بتائے گئے ہین
اور عاقل آباد کے لکچر اون لڑکون کو سنائے گئے ہین جو شایستگی کے مجسم اوصاف
فرض کر لئے گئے تھے ہمین زیادہ تفصیل بحث کرنے کی فرصت نہین مگر اتنا بغیر بتائے
نہین رہ سکتے کہ اخلاق کی یہ ایک عمدہ اور قابل قدر کتاب ہے - بہتر ہو اگر
بچون کی خانگی تعلیم مین داخل کر دیجاوے اور مصنف نے (اپنی زبان و طرز سے
معلوم ہوتا ہے) کہ اس امر کی کوشش کی ہے جو دیباچہ مین لایق مصنف نے ظاہر کیا
ہے کہ یہ مذہبی تعلقات کے ہمارے یونیورسٹیان اخلاقی تعلیم کے ذمہ دار نہین

عربی

مقالات جالینوس

توریت

احیاء العلوم الدین - حضرت امام غزالیؒ

فارسی

کلیات خلاق المعانی

کیمیائے سعادت - حضرت غزالیؒ

مکتوبات حضرت امام مجدد الف ثانیؒ

صراط المستقیم - حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہیدؒ دہلوی

اُردُو

فنون حکمت - منشی دہلوی

عزیز الاخلاق - عزیز صمدنی

خاور حکمت - علامہ صمدنیؒ

فیض احمد ״

فیوضات (عزیز السوانح) عزیز صمدنی

عزیز الوصایا عزیز صمدنی

اِ - شـ - تہـ - ـار

عزیز احمد الشہیر بہ عبد العزیز عفا عنہ

ابن علامہ غفران مآب سید منظور احمد حسینی الرضوی

باشندہ صمدن مضاف فرخ آباد نزیل کرچھنان

ضلع الٰہ آباد -

توجہ ہوئی البتہ کلام عاشقانہ کی جانب متوجہ ہوے کہ جسکے اوایل عمر مین پڑہنے
سے پڑہنے والونکا زمانہ عشرت عسرت سے مبدل ہوگیا اگر ایسی کتابین زمانہ سلف
سے ہند مین بزبان سلیس رایج ہوئی ہوتین تو یہ خرابیان کہ جو بعض شرفا کے
لڑکون مین پائی جاتی ہین نہوتین اگر بقول جناب میرزا حیرت دہلوی مسلمانون کی رسم
مین یہ کتاب اختیار کیجاسے تو یقین ہے کہ بعد چندے اس کتاب کے فیض سے
حالت شرفا اصلی حالت پر آجاسے اور یقین ہے کہ عاملان کتاب ہذا آوارگی و غمازی
وحسد و بغض و غیبت و دروغگوئی جملہ رذائل اخلاق و تمدن کی طرف راغب نہون
جیسا کہ فی زمانتا اپنی اوقات عزیز کو ایسے ہی امور خبیثہ مین ضائع کرتے ہین اور ایسے
ہی باتون سے اونکو ایک دلچسپی رہتی ہے اور طرفہ امر یہ ہے کہ جناب مولانا صاحب نے
جن امور کے نقایص و قبایح تحریر فرمائے ہین وہ ہر ملت مین شرعًا و عقلًا نا جائز ہین غرضکہ
اس چہوٹی سی کتاب مین جملہ مدارج اسطور سے درج ہین کہ گویا دریا کو کوزہ مین اور ہوا
کو مٹہی مین بند کیا ہے اس کتاب کو **اشعات مکالمات** کہون تو زیبا ہے
کیونکہ اسکے مکالمے کی روشنی قلوب اہل اخلاق کو منور کر رہی ہے بارالہا اس کتاب کو
قبولیت عام دے اور ہماری قوم کو بصیرت عنایت فرما تا کہ اس کتاب فیض رسان
سے استفادہ کرے ۔

خاکسار توکل حسین متوطن پروی متعلق کراری من مضاف الہ آباد

ارشاد

اہل ارشاد مرجع ارباب السداد ملاذ علوم الاسلام ملجا العلما الفخام الحامی عن الطریقۃ
لائمۃ المحدثین والمضطلع باعباء علوم الاکابر المفسرین شرف المتکلمین اسوۃ المتالہین

[illegible]

قدوة مقدام الفضلا الناهی عن المنکرات الشرعیة والآمر بالمعروفات الورعیة محی الطرق الصوفیه مروج آثار عوارفیه مولینا و موالنا الکل حضرت قدسی سیرت مولوی سید محمد عبد الله محدث صوفی صدقی متع الله المسلمین بطول حیوته -

بنامیکه دنیا و دین آفرید
بنامیکه پیغمبر ما هستا
بنامیکه نعمت مرا داده ست

بنامیکه چرخ و زمین آفرید
فرستاده از بهر تلقین ما
بروییم در فضل بگشاده ست

آغاز سخن ست ورنه کلام بی اثرستی تنگری بیچون بیچگو تم عطوفتا که بر من کرده و با وجود صد و خطا با یم فراوان مهر گسترده و بخشایش ها نموده -

سپاسش ز امکان من دورست
اگر نعمتش را تحدث کنم
چه اعداد انعام و احسان او

بتحریر روی خامه معذورست
براه فضولی قدمها زنم
فزون و مزیدست ای نیک خو

خداوندگار از فرط مهر خویش بمن هرچه بخشوده دوابواب کرم بروی این دریوزه گر بی نوا رهنیدست و آزمند کیشوده شرح وی کردن باو بشت پیوند آب بهاون کوفتن ست

ز آلاء و افضال وی نعمتی
که بخشیده یزدان داور ما

ز اکرام و انعام او دم ملتی
بدین آزمند ذلیل گدا

تا کجا ایشم و تا کجا بخامه لسپرم نتانم گفت نتوانم نبشت هر احسان را گفتن و هر منت را نگاشتن بی بهرست که هانکه یافتم از آنجمله -

همینست وافی که در خاندان
فروزان چراغی بکاخ مرا

عزیزاست نام آور و کامران
که دریافت عالم از وصد صفا

مرحبا خوش نسخهٔ شافی اسقام بد — داده به تشخیص حکیم روح به ایمان خلق
وه چه کتابے غریب دُرِّ دره خلق داد — زیبد اگر گوش بد [illegible]شان خلق
بیخ ذمائم چه کند طرح محاسن بست — زنگ ضلالت زدود صیقل برهان خلق
ظلمت ظلم و ستم گشته منور از و — ظلمت دل بر فروخت نیر تابان خلق
هر که به یک طرفه چشم بدیدش کشاد — یافت به یک دم زدن گنج زرکان خلق
عادل صادق مقال بس کن و هشیار باش — تا نه زنی هرزه در خم چوگان خلق
از دل خود خواستم چون پی سالش بگفت — هاتف غیبم بگوش زیب گلستان خلق

۱۰ ۱۳

عادل ۱۸۹۳

از متراکمات گهربار بسم الله صحیفهٔ سخندانی دیباچهٔ نسخهٔ معنی آفرینی زینت کاشانهٔ شاعری سراج وهاج منیر دولتکدهٔ زبان آوری قالب فصاحت را روح روان جسم فقره بلاغت را جان مداح رسول انام کلامش مقبول خاص و عام افتخار الشعرا زبدة الکملا حافظ شاه سید کمال الدین احمد صاحب وصله الله بر شادة السر علیشیری الهآبادی قطعه به تقریظ کتاب مجموعه اخلاق عزیز الآفاق مصنفه سید سندی مولنا مولوی سید عبدالعزیز صاحب رضوی نزیل کرچهنان ضلع الهآباد مدمجده

عالم باعمل و کاشف اسرار علوم | سید رضوی و تخت جگر آل رسول

مترشحه خامه گهربار

سر آمد شعرای متاخرین نشان شان متقدمین ابلغ بلغای عصر و افصح فصحای دهر

حافظ سید کمال الدین احمد صاحب سلمه الله الصمد

قطعه بدیعه و صنعت حصول عدد عبد عزیز از هر عددی که خواهند بترکیب منظوره اشعار

۱۲۰

ای عبد عزیز از عزیزی — هستی همه وجود و موجود

خواهی که رسی بصدق گفتار — این نکته شنو بطرز محمود

از هر عددی که نام جوئی — با ضرب ده اش بباید افزود

با حاصل ضرب جمع کن شش — وانگاه دگر به ده زنش زود

تقسیم بکن بصد همه را — تا باقی قسمت و هر سود

کن جمع به هشت آن بقیه — تا دیده و دل شوند خوشنود

مطلوب به ضرب پنج یابی — دروازه توان بضرب بگشود

تضعیف کن آن همه عدد را — کز نیمه او تراست مقصود

کلکت به نگارش مواعظ — خوانده سبق صحیفه جود

شد مشک فشان ز ریش حاسد — کلکت به حروف مشک آلود

توفیق رفیق و رهنمون باد — از حضرت کردگار معبود

طفلان ترا رفیق بادا — تکمیل هنر به بخت مسعود

کردست بنوک کلک حافظ — این نامه بنام تو زر اندود

بطریق عمل

۱۲۰ ۱۰ ۱۲۰۰ ۶ ۱۲۰۶ ۱۰ ۱۲۰۶۰ ۱۲۰۰ ۶۰ ۸ ۶۸ ۵ ۳۴۰ ۲ ۱۷۰ ۱۷۰